ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

نسل کشی کی جنگ رُکی نہیں، غزہ میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران مزید سات فلسطینی شہید ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.64, Tuesday, 08 September 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۶۴)، بروز منگل، ۸ ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۲۵ ربیع الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

آبنائے ہرمز میں مداخلت کے خلاف ایران کا جنوبی کوریا کو انتباہ

تہران: ایران کی وزارتِ خارجہ نے پیر کو جنوبی کوریا کو آبنائے ہرمز میں فوجی تعیناتی یا امریکی کارروائیوں میں ملوث ہونے کے خلاف خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے اقدام کے ''سنگین نتائج'' ہوں گے۔ جمعے کے روز سیئول نے کہا کہ وہ آبنائے ہرمز میں سکیورٹی کی امریکی کوششوں میں ''شرکت'' پر غور کر رہا تھا۔ اسے تہران نے جنگ شروع ہونے کے بعد سے وسیع پیمانے پر کنٹرول کیا ہوا ہے۔ جنوبی کوریا نے کہا، ہم اس اقدام پر غور کریں گے بشرطیکہ ہمیں اپنی فوجی تیاری پر سمجھوتہ نہ کرنا

پڑے لیکن مزید کہا کہ کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ پیر کے روز ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے جنوبی کوریا کو ''امریکی دباؤ اور خوف'' کے سامنے جھکنے کے خلاف خبردار کیا ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ''[عرب] خلیج یا آبنائے ہرمز میں کوئی بھی فوجی تعیناتی یا دوسرے ممالک کی کارروائیوں میں شرکت کو صرف اس جارحیت کے ذمہ دار فریق کی براہِ راست حمایت سمجھا جاسکتا ہے اور اس کے سنگین نتائج ہوں گے۔''

سعودی عرب اور بنگلہ دیش کا بحری دفاعی اتحاد کے تحت دوطرفہ تعاون پر تبادلہ خیال

ریاض: سعودی بحریہ کے چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل محمد الغریبی نے بنگلہ دیشی بحریہ کے چیف آف اسٹاف ایڈمرل خندقرب مصباح العظیم اور ان کے ہمراہ آنے والے وفد سے ملاقات کی۔ ریاض میں بحریہ کے ہیڈکوارٹر میں منعقد ہونے والی اس ملاقات کے دوران دونوں فریقوں نے دونوں ممالک کے درمیان بحری عسکری تعاون اور کثیر القومی بحری دفاعی اتحاد کے دائرے

میں تعاون کے پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس کے علاوہ سمندری نقل وحمل اور بحری مواصلاتی خطوط کی سکیورٹی سے متعلق خطرات اور چیلنجز کا بھی جائزہ لیا گیا۔

ہالینڈ کے فلسطینیوں کا جمہوری نمائندگی کا مطالبہ، 'فلسطینی فورم آف نیدرلینڈز' کے قیام کا اعلان

ایمسٹرڈم: ہالینڈ میں مقیم فلسطینی شرکاء نے وہاں فلسطینیوں کی نمائندگی سے متعلق کسی بھی ایسے انتظام کو واضح طور پر مسترد کر دیا ہے جو کسی واضح جمہوری مینڈیٹ کے بغیر ہو۔ اس بات پر زور دیا کہ عوامی شرکت کے بغیر نمائندوں کا چناؤ ہالینڈ کے فلسطینیوں کی حقیقی مرضی کی عکاسی نہیں کرتا۔

یہ موقف ان مباحثوں کے تناظر میں سامنے آیا ہے جو ہالینڈ میں فلسطینیوں کی نمائندگی کے طریقہ کار اور اس امر پر مرکوز تھے کہ نمائندوں کے انتخاب کا عمل ایسے جمہوری اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے جو ملک میں مقیم فلسطینیوں کی شمولیت کو یقینی بنائیں، کسی بھی ایسے انتظام سے گریز کیا جائے جو واضح عوامی مینڈیٹ کا حامل نہ ہو۔

شرکاء نے فلسطینی قومی اداروں کی تعمیر نو کے عمل میں بیرون ملک مقیم فلسطینیوں کو شامل کرنے کی اہمیت پر زور دیا، اور اس بات کا اعادہ کیا کہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے باہر مقیم لاکھوں فلسطینیوں کو قومی فیصلے سازی اور فلسطینی عوام کی نمائندگی کرنے والے اداروں کے مستقبل کا تعین کرنے میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسی مناسبت سے شرکاء نے 'فلسطینی فورم آف نیدرلینڈز' کی تشکیل کے ذریعے باہمی رابطے اور قومی تعاون کو جاری رکھنے پر اتفاق کیا، تاکہ یہ فورم ہالینڈ میں مقیم فلسطینیوں کے درمیان آہنگ اور گفت وشنید کا ایک فریم ورک بن سکے اور ان کے مابین باہمی تعاون اور مشترکہ عمل کو فروغ مل سکے۔

شرکاء کے طے کردہ فیصلوں کے مطابق اس فورم کا مقصد ہالینڈ میں مختلف فلسطینی طبقات کے درمیان قومی گفت وشنید کے لیے ایک جگہ فراہم کرنا اور کوششوں کو مربوط بنانا ہے، تاکہ ملک میں مقیم فلسطینیوں سے متعلق امور کو اجاگر کرنے اور رابطے و اجتماعی کام کو تقویت دینے میں مدد مل سکے۔

اختتامی دستاویز میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تنظیم آزادی فلسطین (پی ایل او) کے اداروں کی تعمیر نو اور قومی فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی موجودگی کو فعال بنانے میں بیرون ملک اور ڈاسپورا کے فلسطینیوں کی شرکت، جمہوری اور نمائندہ اصولوں پر فلسطینی قومی جدوجہد کی تعمیر نو کے راستے کا ایک بنیادی حصہ ہے۔

شرکاء نے ایسے لائحہ عمل اپنانے کا مطالبہ کیا جو سیاسی زندگی اور قومی اداروں میں ڈاسپورا اور بیرون ملک مقیم فلسطینیوں کی شمولیت کی ضمانت دیں، تاکہ عوامی نمائندگی کے اصول کو تقویت ملے اور دنیا کے مختلف حصوں میں مقیم فلسطینیوں کو قومی عمل کی ترجیحات اور اس کے اداروں کے مستقبل کے تعین میں کردار ادا کرنے کا موقع مل سکے۔

اس تناظر میں 'فلسطینی فورم آف نیدرلینڈز' کا قیام ہالینڈ میں مقیم فلسطینیوں کے درمیان رابطہ کاری کے لیے ایک قومی فریم ورک فراہم کرنے، ان کے مابین گفت وشنید کو فروغ دینے اور ایسی نمائندگی کی طرف بڑھنے کی کوشش کے طور پر سامنے آیا ہے جسے وہ عوامی ارادے اور جمہوری شرکت سے زیادہ قریب سمجھتے ہیں۔

سوئس عدالت کا غزہ احتجاج کی کوریج سے متعلق میڈیا ادارے کا جرمانہ ختم کرنے کا فیصلہ

لوزان: سوئس وفاقی عدالت نے آزاد میڈیا شکایات کمیشن کے اس سابقہ فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا ہے جس کے تحت جرمن زبان میں نشریات پیش کرنے والے سوئس ریڈیو اور ٹیلی ویژن ادارے کو غزہ کی حمایت میں ہونے والے جامع احتجاج کی کوریج پر مجرم قرار دیا گیا تھا۔ آزاد میڈیا شکایات کمیشن نے سنہ 2024 کے دسمبر میں اپنا فیصلہ جاری کیا تھا جس میں سوئس ریڈیو اور ٹیلی ویژن ادارے پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے سنہ 2024 کے دوران سوئٹزرلینڈ میں غزہ سے یکجہتی کے لیے ہونے والے احتجاج کی یکطرفہ کوریج پیش کی تھی۔ سابقہ فیصلے میں یہ مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ کوریج نے احتجاج کے دوران پیش آنے والے بعض واقعات کو کم اہمیت دی تھی اور اسے یہود دشمنی کے ان مظاہر پر کافی حد تک روشنی نہیں ڈالی تھی جن کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ تاہم سپریم وفاقی عدالت نے میڈیا ادارے کو ان تمام الزامات سے بری کر دیا اور اپنے فیصلے کے نکات میں وضاحت کی کہ کثرتِ رائے کے اصول کی خلاف ورزی قانونی طور پر اس وقت تک ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ متعلقہ موضوع سے جڑے بنیادی پہلوؤں کو منظم اور ارادتاً نظر انداز نہ کیا جائے۔ عدالت کی جانب سے کی گئی ایک جامع نظر ثانی سے یہ بات سامنے آئی کہ جرمن زبان میں نشریات پیش کرنے والے سوئس ریڈیو اور ٹیلی ویژن ادارے نے مختلف پروگراموں اور ادارتی فارمیٹس کے ذریعے یہود دشمنی کے الزامات کا احاطہ کیا تھا اور عدالت نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اس کی کوریج مروجہ قانونی دائرہ کار کے عین مطابق تھی۔ اس قانونی چارہ جوئی کا آغاز اس وقت ہوا تھا جب ایک فرد کی طرف سے میڈیا ادارے کے خلاف شکایات درج کروائی گئی تھی جس کے بعد ریڈیو اور ٹیلی ویژن ادارے کی مرکزی تنظیم نے اپنے خلاف آنے والے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی تھی۔ عدالت نے اپنے حتمی فیصلے میں تنظیم کی اس اپیل کو منظور کر لیا جس کے ڈھانچے میں سوئس انفو پلیٹ فارم بھی شامل ہے اور یوں یہ مقدمہ سابقہ سزا کے خاتمے پر انجام کو پہنچا۔

ہم ہار نہیں مانیں گے: ایران نے امریکہ کے خلاف 'سافٹ وار' بھی متحرک کر دی

تہران: تہران کی جانب سے یہ سمجھے جانے کے بعد کہ امریکہ کے ساتھ تنازع عسکری تصادم سے بھی آگے بڑھ چکا ہے، ایران نے اپنے اس شعبے کی طرف توجہ تیز کر دی ہے جسے وہ ''سافٹ وار کے شعبے'' کا نام دیتا ہے۔ یہ اقدام ان میڈیا اور نفسیاتی مہمات کے مقابلے میں ہے جن کے بارے میں اس کا ماننا ہے کہ وہ ایرانی معاشرے کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ یہ عسکری تصادم کے جاری رہنے کے ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔

ایرانی فوج کے چیف آف جنرل سٹاف اور ''خاتم الانبیاء'' ہیڈکوارٹرز کے کمانڈر علی عبداللہی نے کہا ہے کہ امریکی اور اسرائیلی سافٹ وار، نالج وار اور معاشی دباؤ کے ذریعے اپنے خلا اور سٹریٹجک ناکامیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ علی عبداللہی نے ایرانی افواج سے منسلک ''سافٹ وار کے شعبے'' کے حکام کے ساتھ ملاقات کے دوران مزید کہا کہ امریکیوں کو آٹھ دہائیوں سے زیادہ عرصے سے کسی ملک سے منفی جواب نہیں ملا تھا۔ انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ وہ اس وہم میں تھے کہ ایرانی عوام ہار مان لیں گے لیکن ان کا یہ تصور کبھی پورا نہیں ہوگا۔

علی عبداللہی نے اس خطرناک تصادم میں قومی ہم آہنگی کے حصول اور تمام صلاحیتوں سے استفادہ کرنے پر زور دیا اور کہا کہ سافٹ اور نالج وار کے مقابلے میں، دشمن کے خلاف تمام قومی اور سرحد پار صلاحیتوں کو استعمال کیا جانا چاہیے۔

ایرانی سافٹ وار کا شعبہ

ایرانی عسکری ادارے میں سافٹ وار کی فائلوں کی ذمہ داری ثقافتی، ابلاغی اور معلوماتی امور سے متعلق اداروں کے پاس ہے جن میں مسلح افواج کے جنرل سٹاف کے ثقافتی اور

سافٹ وار امور کے معاون ابوالفضل شکارچی بھی شامل ہیں جو مسلح افواج کے ترجمان کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے ہیں۔ ایرانی رپورٹس کے مطابق یہ شعبہ ان ابلاغی، نفسیاتی اور ثقافتی مہمات کی نگرانی پر توجہ مرکوز کرتا ہے جن کے بارے میں تہران کا ماننا ہے کہ وہ ایران کے اندرونی محاذ کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ اس شعبے کے تحت عسکری تیاری کے ساتھ ساتھ اس چیز کو محفوظ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے جسے وہ داخلی معنوی محاذ قرار دیتے ہیں۔

چند روز قبل ایرانی رہبر اعلیٰ مجتبیٰ خامنہ ای نے حکام کو خبردار کیا تھا کہ ملک کی کمزوریوں کے بارے میں عوامی سطح پر بات کرنا دشمن کی بڑی مدد ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کسی بھی ایسے خطاب سے پرہیز کرنے کی ہدایت کی جو مایوسی پھیلائے یا سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کمزوری، کمی اور کوتاہی کو بیان کرنے اور نمایاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ انہیں ختم کرنے اور حل کرنے کے لیے منصوبہ بندی اور کام کی ضرورت ہے۔ انہوں نے گزشتہ ماہ کے آخر میں شائع ہونے والے ایک پیغام کے مطابق ایران میں ان چیزوں کو اجاگر کرنے کی ہدایت کی جنہیں انہوں نے قوت، صلاحیت اور مثبت نکات قرار دیا۔

امریکہ اور ایران نے گزشتہ عرصے کے دوران ایک دوسرے پر جوابی حملے کیے ہیں۔ یہ حملے گزشتہ جولائی سے نسبتاً خاموشی کے ایک وقفے کے بعد شروع کیے گئے۔ واشنگٹن نے پابندیوں کے ذریعے تہران پر معاشی دباؤ بڑھا دیا ہے اور ان ممالک کو بھی نشانہ بنانے کا اشارہ دیا ہے جو ان پابندیوں سے بچنے میں ایران کی مدد کرتے ہیں۔

اسرائیلی آبادیوں سے تجارت پر برطانوی پابندی کو 'حقیقی تبدیلی' کا باعث بننا چاہیے: فرانسسکا البانیز

اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ فرانسسکا البانیز نے کہا ہے کہ غیر قانونی اسرائیلی آبادیوں سے تجارت پر برطانیہ کی مجوزہ پابندی ایک ابتدائی قدم ہے جسے اس کے عملی اثرات سے پرکھا جانا چاہیے۔ اس حوالے سے انہوں نے دی گارڈین کو بتایا، ''آبادیوں کے تجارتی سامان پر پابندی برطانیہ کے حکومتی مؤقف میں ایک تبدیلی تھی اور بالکل اہم تھی'' اور یہ کہ وہ تفصیلات کے اعلان سے پہلے اسے مسترد کرنے والوں میں شامل نہیں ہوں گی۔''

یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب برطانیہ کے سیکرٹری خارجہ ایڈ ملی بینڈ نے اسرائیلی آبادیوں اور غزہ میں امداد کی مسلسل پابندی کے خلاف مزید فیصلہ کن کارروائی کرنے کا عزم ظاہر کیا۔

برطانیہ میں فلسطینی گروپ ملی بینڈ کی پالیسی کی باریک تفصیلات کا انتظار کر رہے ہیں جس کا اعلان منگل کو کیا جائے گا۔ تاہم وہ 2024 کے بعد سے برطانوی مؤقف میں سب سے زیادہ بنیادی تبدیلی کی توقع کر رہے ہیں جب سابق سیکریٹری خارجہ ڈیوڈ لیمی نے اسرائیل کو ہتھیاروں کی برآمدات کے بڑے لائسنس واپس لے لیے تھے۔

البانیز نے کہا، آبادیوں سے تجارت پر پابندی ''اسرائیل-فلسطین کے لیے حقیقی تبدیلی'' کا حصہ ہونی چاہیے جو بالآخر 2024 میں بین الاقوامی عدالت (آئی سی جے) کی مشاورتی رائے پر عملدرآمد کا باعث بنے۔ اس مشاورتی رائے سے یہ سامنے آیا کہ اسرائیل کا قبضہ ''مکمل طور پر غیر قانونی'' ہے۔ اس کے نتیجے میں ''تمام ریاستوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قبضے کو قانونی تسلیم نہ کریں اور اسے برقرار رکھنے میں مدد فراہم نہ کریں۔

انہوں نے خبردار کیا کہ برطانیہ کی پالیسی میں تبدیلی کو اشیاء پر محدود پابندی تک محدود نہیں رہنا چاہیے - خاص طور پر زرعی مصنوعات اور کاسمیٹکس - کیونکہ یہ ''قبضہ برقرار رکھنے والی چیزوں کا صرف ایک حصہ اور ایسا حصہ ہے جسے اسرائیل بغیر کسی مشکل کے جذب کر سکتا ہے۔'' حکومت کو چاہیے کہ وہ خدمات، انٹیلی جنس تعاون، اسلحہ لائسنسنگ اور قبرص میں رائل ایئر فورس کے اکروتیری ایئر بیس سے غزہ کے اوپر غیر جانچ شدہ پروازوں کو ہدف بنائے۔

البانیز نے کہا، ''اگر یہ اقدامات چھوڑ دیے گئے تو مجوزہ تبدیلی'' وقت کے ساتھ محض ایک پریس ریلیز بن کے رہ جائے گی۔ کیونکہ آئی سی جے کی 2024 کی مشاورتی رائے مقبوضہ علاقوں میں پوری اسرائیلی موجودگی کو غیر قانونی قرار دیتی ہے اور فریق ثالث ریاستوں کی ذمہ داریاں ہر اس چیز تک پھیلی ہوئی ہیں جو مجموعی طور پر اس غیر قانونی موجودگی کو برقرار رکھتی ہے۔''

البانیز نے حکومت برطانیہ سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ طے شدہ ای ون آبادی کے خلاف اقدامات کرے جو اگر مکمل ہو گئی تو مشرقی یروشلم کو مغربی کنارے کے باقی حصوں سے الگ کر دے گی۔ انہوں نے اسرائیلی وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ کے ان تبصروں پر روشنی ڈالی کہ ای ون کو فلسطینی ریاست کے تصور کو دفن کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا

انہوں نے کہا،'' برطانیہ کو بھی آئی سی جے کے سامنے جنوبی افریقہ کے ساتھ شامل ہونا چاہیے اور جب عدالت جرمنی کی طرف سے ابتدائی اعتراضات سنے تو نکاراگوا کی حمایت کرے۔'' واضح رہے کہ نکاراگوا نے آئی سی جے میں دائر کردہ مقدمے میں الزام لگایا گیا تھا کہ برلن کی اسرائیل کو ہتھیاروں کی مسلسل فروخت نسل کشی میں ملوث ہونے کے مترادف تھی۔

البانیز نے کہا:'' برطانیہ اس معاملے میں فریق نہیں ہے۔ وہ اب بھی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسے کس طرف کھڑا ہونا ہے: آیا وہ بین الاقوامی احتساب کے طریقہ کار میں شرکت کو کسی اتحاد کے لیے خطرہ سمجھتا ہے یا یہ تسلیم کرتا ہے کہ اصول اور قانون کی حکمرانی کے علاوہ کسی اور چیز پر قائم ہونے والا اتحاد ہرگز ایک اتحاد نہیں ہے۔ یہ صرف سہولت کی بنا پر کیا گیا انتظام ہے جس کا احترام صرف سہولت ملنے تک ہوگا۔''

اسرائیل ہماری بحالی کا سفر معطل کرنے کی کوشش کر رہا ہے: اسعد الشیبانی

صنعاء: شامی وزیر خارجہ اسعد الشیبانی نے دمشق کی جانب سے ''علاقائی ممالک پر ایرانی حملوں'' کی مخالفت کی تصدیق کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ عرب سرزمین کو ''دوسروں کے حساب کتاب چکانے کا میدان'' بنانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے جمعے کے روز قاہرہ میں وزرائے خارجہ کی سطح پر عرب لیگ کے کونسل کے اجلاس کے دوران کہا کہ اسرائیل شام میں نئے علاقوں پر اثر ورسوخ مسلط کرنے اور ملک کی بحالی کے راستے کو معطل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ الشیبانی نے واضح کیا کہ شام امریکی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات میں شامل ہے جس کا مقصد اسرائیلی حملوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ شامی وزیر خارجہ نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ ''ہتھیاروں کو محدود کرنا اور روک تھام کا فیصلہ ریاست کے ہاتھ میں ایک مطلق خود مختار حق ہے''۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ دمشق صوبہ السویداء میں امن قائم کرنے کے لیے اردن کے ساتھ سہ فریقی روڈ میپ پر عمل درآمد جاری رکھے ہوئے ہے۔ الشیبانی نے اس بات کی تصدیق کی کہ دمشق نے ''ریاست کو نشانہ بنانے والے تقسیم کے منصوبوں'' کو ناکام بنا دیا ہے اور ''ہتھیاروں کی بدامنی کے خاتمے اور جامع سکیورٹی کے نفاذ'' کے مقصد سے اپنے اداروں کی تشکیل نو کی ہے۔ شام پر پابندیوں کے حوالے سے الشیبانی نے کہا کہ دمشق نے قیصر قانون کو منسوخ کرانے، امریکی اور یورپی پابندیوں کو ہٹانے اور نفاذ کے 47 سال بعد دہشت گردی کی پشت پناہی کرنے والے ممالک کی فہرست سے شام کا نام خارج کرانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شام ''امن اور علاقائی سلامتی کے تحفظ میں ایک فعال شراکت دار'' بن چکا ہے۔ شامی وزیر خارجہ نے اس امید کا اظہار کیا کہ ''اپنا مقام بحال کرنے اور علاقائی ممالک کے ساتھ تعلقات کا نیا باب کھولنے'' کے بعد شام کو سال 2027 کے لیے عرب تنظیموں اور فنڈز کے پروگراموں میں شامل کر لیا جائے گا۔ باخبر ذرائع نے گذشتہ مہینے یہ اطلاع دی تھی کہ الشیبانی نے اردن میں اسرائیلی موساد کے سربراہ رومان گوفمین سے ملاقات کی تھی، جو ایک ورچوئل اجلاس تھا اور ان حملوں کے چند روز بعد ہوا جن میں شام کے ابوالظہور فضائی اڈے کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ ان حملوں کے نتیجے میں دمشق اور تل ابیب کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہو گیا تھا۔ واضح رہے کہ واشنگٹن ایک سال سے زیادہ عرصے سے اسرائیل اور شام کے درمیان ایک سکیورٹی معاہدہ طے کرانے کی کوشش کر رہا ہے، تاہم یہ معاہدہ اب بھی کوسوں دور ہے۔ اس لیے کہ اسرائیل نے شامی علاقوں میں فوجیں بھیجی ہیں اور سرکاری تنصیبات پر حملے کیے ہیں جن کی وجہ اس نے اپنی سکیورٹی کے لیے خطرات بتائی ہے۔

مکہ معاہدہ دہشت گردی کے خلاف کوششوں کو تقویت دینے اور سلامتی کے فروغ کا باعث بنے گا: ترکیہ

علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر تیزی سے ابھرتے ہوئے سکیورٹی اور فکری چیلنجز سے نمٹنے کے لیے رابطہ کاری کو فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال

انقرہ: اسلامی عسکری اتحاد اور ترکیہ نے دہشت گرد تنظیموں کا مقابلہ کرنے، ان کے فکری اور مالیاتی سر چشموں کو خشک کرنے، انتہا پسندانہ پروپیگنڈہ پھیلانے، افراد کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور معاشروں کے امن واستحکام کو خطرے میں ڈالنے کے لیے ڈیجیٹل اسپیس اور جدید ٹیکنالوجی کے ان کے بڑھتے ہوئے استحصال کا توڑ کرنے کے لیے بین الاقوامی کوششوں کو مضبوط بنانے اور موثر شراکت داری کو تیز کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

اسی سیاق وسباق میں دونوں فریقوں نے دہشت گردی اور انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے میں مشترکہ کوششوں کو مضبوط بنانے اور بین الاقوامی امن وسلامتی کی حمایت کرنے کے لیے مکہ مکرمہ معاہدے کے مضامین پر عمارت کھڑی کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

انہوں نے اسی وقت مکہ معاہدے کی تعریف کی کیونکہ یہ تعاون اور یکجہتی کے راستوں کی حمایت کرنے اور امن واستحکام کو مستحکم کرنے میں ایک اہم قدم کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسلامی عسکری اتحاد اور ترکی کے درمیان تعاون کے افق

دونوں فریقوں نے مشترکہ دلچسپی کے شعبوں میں اسلامی فوجی اتحاد اور ترکیہ کے درمیان تعاون کے افق اور ایسے رابطہ کاری کو فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا جو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف جنگ کے مقصد سے کی جانے والی اجتماعی کوششوں کو تقویت دے اور علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر تیزی سے ابھرتے ہوئے سکیورٹی اور فکری چیلنجز کا مقابلہ کرے۔

یہ بات دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لیے اسلامی فوجی اتحاد کے سیکرٹری جنرل میجر جنرل پائلٹ محمد المغیدی کی طرف سے ریاض میں اتحاد کے ہیڈکوارٹر میں مملکت میں ترکیہ کے سفیر ڈاکٹر امر اللہ ایشلر سے ملاقات کے دوران کہی گئی۔ المغیدی نے ملاقات کے دوران اتحاد کے چار شعبوں یعنی فکری، میڈیا، دہشت گردی کی فنانسنگ کے خلاف جنگ اور عسکری شعبے میں اتحاد کے نمایاں ترین کاموں، اس کے پروگراموں اور اسٹریٹجک اقدامات کا جائزہ لیا اور یہ بھی بتایا کہ وہ صلاحیتوں کی تعمیر، تجربات کے تبادلے اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مہارت رکھنے والی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے ذریعے رکن ممالک کو کیا حمایت فراہم کرتا ہے۔

ریاض: مصنوعی ذہانت کی اخلاقیات سے متعلق یونیسکو فورم میں 100 مقررین شرکت کریں گے

ریاض: ریاض میں یونیسکو کے مصنوعی ذہانت کی اخلاقیات سے متعلق عالمی فورم کے چوتھے ایڈیشن میں ماہرین، حکام اور فیصلہ سازوں سمیت 100 سے زائد مقررین شرکت کریں گے۔ فورم میں انسان اور مشین کے درمیان تعلق کے مستقبل، سلامتی، ذمہ داری اور انسانی نگرانی سے متعلق چیلنجوں پر 30 سے زائد اجلاسوں اور ورکشاپوں کے ذریعے بحث کی جائے گی۔ یہ فورم 14 سے 17 ستمبر 2026 کے دوران منعقد ہوگا۔ اس کا اہتمام سعودی ڈیٹا اینڈ آرٹیفیشل انٹیلیجنس اتھارٹی ''سدایا'' اور اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم ''یونیسکو'' کے اشتراک سے کیا جا رہا ہے۔ سعودی عرب اس فورم کی میزبانی کرنے والا پہلا عرب ملک ہوگا۔ سدایا کے سرکاری ترجمان انجینئر سعید الشہرانی نے ''العربیہ ڈاٹ نیٹ'' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فورم میں مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیز میں تیزی سے آنے والی تبدیلیوں پر بحث کی جائے گی، خصوصاً اس تناظر میں کہ اداروں کے اندر ذہین نظاموں کا استعمال بڑھ رہا ہے اور یہ نظام کام کی جگہوں اور حقیقی دنیا کے ماحول میں منتقل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اجلاسوں میں مصنوعی ذہانت کی مدد سے کام کے طریقہ کار کی تشکیل میں انسان اور مشین کے درمیان تعلق کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی زیرِ بحث آئے گا کہ انسانوں اور ذہین نظاموں کے درمیان کردار اور ذمہ داریاں کس طرح تقسیم کی جائیں تاکہ انسانی نگرانی، خودمختاری اور جواب دہی برقرار رہے۔ فورم میں Physical AI کے نام سے معروف تصور پر بھی بحث کی جائے گی جس کے ذریعے روبوٹس، مجسم ایجنٹس اور خودمختار نظاموں کے ذریعے مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کو حقیقی دنیا سے جوڑا جاتا ہے۔ الشہرانی نے کہا کہ ان ایپلی کیشنز کے پھیلاؤ سے نئے اخلاقی چیلنج پیدا ہو رہے ہیں، جن کا تعلق سلامتی، ذمہ داری، انسانی نگرانی اور ان فیصلوں پر اعتماد سے ہے جو ذہین نظام انسان اور اس کے ماحول کے ساتھ براہِ راست تعامل کے دوران کرتے ہیں۔ فورم میں ہونے والی بحث کا دائرہ تعلیم، کام، صحت اور ثقافت کے مستقبل کے ساتھ ساتھ ثقافتی اور لسانی تنوع، ذہنی رازداری، عصبی معلومات (Neural Data) اور ماحول اور توانائی تک بھی پھیلے گا۔

نسل کشی کی جنگ رُکی نہیں، غزہ میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران مزید سات فلسطینی شہید

غزہ: سات اکتوبر سنہ 2026ء سے لے کر پیر تک غزہ کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیلی بمباری اور فائرنگ کے نتیجے میں تین بچوں سمیت سات فلسطینی شہید ہو گئے۔ یہ دہشت گردی ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب قابض فوج جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کے باوجود شہریوں اور پٹی کے مختلف حصوں کو نشانہ بنانا جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شہادت کے یہ واقعات غزہ کے وسطی حصے میں پیش آئے، جبکہ تین شہداء پچھلے حملوں میں لگنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے، جبکہ دیگر چار شہداء گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران ہونے والی مجرمانہ صہیونی کارروائیوں میں شہید غزہ کے مغرب میں حمید چوک کے قریب ایک گاڑی پر اسرائیلی بمباری میں یوسف عقیلہ اور ان کی بیٹی وفاء شہید ہو گئی۔ شہر غزہ کے عباس کے علاقے میں امریکی اسکول کے پیچھے واقع علاقے کو نشانہ بنانے والے بم حملے کے نتیجے میں نوجوان محمد عاطف سکر شہید ہو گیا۔ شہید کی عمر اٹھائیس سال تھی۔

صبحی البطریخی اس زخمی حالت کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے جو انہیں گذشتہ رات شہر غزہ کے مغرب میں مواصلات چوک کے قریب شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنانے والے بم حملے کے دوران لگی تھی۔ شہر غزہ میں فلسطین اسٹیڈیم کے گردونواح میں حسن علی ساق اللہ کل شام لگنے والے زخموں کی وجہ سے جام شہادت نوش کر گئے۔

قطاع کے وسط میں شہر دیر البلح کے شمال مشرق میں بے گھر افراد کو پناہ دینے والے سکینہ اسکول کو نشانہ بنانے والے توپ خانے کے حملے کے نتیجے میں سات سالہ بچہ سعدی غالیہ شہید ہو گیا۔ جبکہ شہر غزہ کے شمال مشرق میں چھ سالہ دلا ور مکاط کی شہادت کا اعلان کیا گیا جو چند ہفتے قبل التفاح محلے کے الزرقا کے علاقے میں قابض فورسز کی فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہوئے تھے۔ یہ صہیونی جرائم غزہ میں قابض اسرائیل کی کارروائیوں اور حملوں کے تسلسل کے سائے میں ہو رہے ہیں، اکتوبر سنہ 2025ء میں نافذ ہونے والے جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود، جو قابض دشمن کے مختلف اور بڑھتے ہوئے جرائم کو روکنے یا بند کرنے میں ناکام رہا ہے، جہاں شہری اب بھی نشانہ بننے کے خطرے سے دوچار ہیں، جبکہ جنگ کے اثرات جاری ہیں جنہوں نے رہائش گاہوں، تنصیبات اور بنیادی ڈھانچے میں وسیع پیمانے پر تباہی مچائی ہے، اور ایک گہرے انسانی اور طبی بحران کو جنم دیا ہے۔

حملوں کا یہ تسلسل صحت کے نظام پر دباؤ میں اضافہ کرتا ہے، جو ادویات، لوازمات، توانائی اور عملے کی کمی کی وجہ سے انتہائی کٹھن حالات میں کام کر رہا ہے، جبکہ زخمیوں کو علاج اور ضروری دیکھ بھال حاصل کرنے میں اضافی مشکلات کا سامنا ہے۔

گذشتہ روز کے فجر سے لے کر اس فالو اپ کی تیاری تک سات شہداء کے اعلان کے ساتھ ہی قطاع میں انسانی جانوں کے نقصانات کا سلسلہ جاری ہے، ایسے وقت میں جب جنگ بندی فلسطینیوں کو مکمل تحفظ فراہم کرنے یا گزشتہ تین برسوں سے جاری صہیونی سفاکیت کو ختم کرنے سے قاصر دکھائی دیتی ہے۔

جنوبی لبنان میں جھڑپ کے دوران دو قابض اسرائیلی فوجی زخمی

قابض اسرائیلی فوج نے اعلان کیا کہ جنوبی لبنان میں قلعہ شقیف کے گردونواح میں حزب اللہ کے ایک کارکن کے ساتھ ہونے والی جھڑپ کے دوران گولانی بریگیڈ کے دو فوجی زخمی ہو گئے۔ عبرانی ذرائع ابلاغ نے بتایا کہ حزب اللہ کے ایک مسلح شخص نے قابض فوج کی ایک فورس پر اس وقت فائرنگ کر دی جب وہ قلعہ کے گردونواح میں

گھروں کے اندر تلاشی کے آپریشن انجام دے رہی تھی، جس کے نتیجے میں دو فوجی زخمی ہو گئے۔ بعد میں صہیونی فوج نے حملہ آور کو قتل کرنے کا اعلان کیا۔ یہ جھڑپ جنوبی لبنان کے علاقوں میں جاری مسلسل کشیدگی کے سائے میں پیش آئی، جو قابض فوج کی طرف سے اس علاقے کے اندر اپنے آپریشنز جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ ہے جسے اس نے سکیورٹی زون قرار دیا تھا اور لبنان کے کئی علاقوں پر اس کے حملے جاری ہیں۔ لبنانی حکام کی طرف سے جاری کردہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ دو مارچ سے لبنان پر بڑے پیمانے پر ہونے والے اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں چار ہزار تین سو باسٹھ شہری شہید اور بارہ ہزار تین سو اڑسٹھ دیگر زخمی ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ ایک ملین سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

صہیونی عقوبت خانوں سے غزہ کے 12 اسیران رہا، ہسپتال منتقل

غزہ: قابض اسرائیلی حکام نے کرم ابو سالم کے راستے غزہ سے تعلق رکھنے والے 12 فلسطینی اسیران پر مشتمل ایک نئی کھیپ کو رہا کر دیا جن میں اکثریت مزدوروں کی ہے جبکہ ان میں ایک تاجر بھی شامل ہے۔

ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے عملے نے رہا ہونے والے اسیران کو ناصر ہسپتال منتقل کیا جہاں متعلقہ شعبوں میں داخل کرنے کے بعد ان کے ضروری طبی معائنے کیے گئے جبکہ اس دوران متعدد افراد کی شدید تھکن، غذائی قلت اور نفسیاتی و جسمانی اثرات سے دوچار ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آئیں ہیں۔ رہا ہونے والوں کی فہرست میں شریف موسی النجار، ہیثم یاسر ابو العراج، عمرو مساعد قشطہ، ہیثم محمود اخضیر، محمد سالم ابوعصر، احمد فرید ابو لولي، محمود ابراہیم بسیونی، عبداللہ محمد غنیم، اکرم جہاد جندي※، سالم یوسف زیار※، حازم احمد ابو مطلق اور ناصر محمود صبح شامل ہیں۔

یہ رہائی جنگ شروع ہونے کے بعد سے قابض دشمن کی طرف سے غزہ سے تعلق رکھنے والے ہزاروں فلسطینیوں کو حراست میں رکھنے کے بعد وقفے وقفے سے آنے والی کھیپوں کے تحت عمل میں آئی ہے جن میں وہ مزدور اور تاجر بھی شامل ہیں جنہیں باڑ کے قریب یا اپنے کام کی جگہوں تک پہنچنے کی کوشش کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔

کمیشن برائے امور اسیران اور کلب برائے اسیران قطاع غزہ سے تعلق رکھنے والے اسیران کی تعداد ہزاروں میں بتاتے ہیں جبکہ بااختیار اداروں نے قید کی کٹھن حالات اور منظم تشدد کے حوالے سے بیانات کو دستاویزی شکل دی ہے۔

حراست میں موجود ہزاروں دیگر اسیران کے حالات تاحال نامعلوم ہیں جبکہ حقوق انسانی کے اداروں کی طرف سے انہیں ان کے قانونی اور انسانی حقوق فراہم کرنے اور ان کے خلاف ہونے والی زیادتیوں کے ذمہ داروں کا محاسبہ کرنے کے مطالبات کیے جا رہے ہیں۔

شیخ عکرمہ صبری کے خلاف صہیونی دشمن کے مقدمے کی دوبارہ سماعت کا آغاز

غزہ: مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیلی عدالت میں مسجد اقصیٰ کے خطیب اور القدس میں سپریم اسلامک کمیشن کے سربراہ الشیخ عکرمہ صبری کے خلاف مقدمے کی سماعت کا دوبارہ آغاز ہو گیا، جن پر اشتعال انگیزی کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ دفاعی ٹیم کا کہنا ہے کہ یہ مقدمہ ان کارروائیوں اور تعاقب کے طویل سلسلے کا حصہ ہے جن کا سامنا وہ گذشتہ برسوں کے دوران کرتے رہے ہیں۔

شیخ صبری کی دفاعی ٹیم نے بتایا کہ عدالت نے دوپہر کے وقت ایک نئے اجلاس کا انعقاد کیا، جہاں وہ فرد جرم کی فائل میں موجود شواہد کو سننا شروع کرے گی، اور انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شیخ اپنے خلاف لگائے جانے والے تمام الزامات کی تردید کرتے ہیں۔ موجودہ مقدمہ سنہ 2024ء کے وسط کا ہے، جب قابض اسرائیل کے استغاثہ نے الشیخ عکرمہ صبری کے خلاف دہشت گردی پر اکسانے کے الزام میں تحقیقات کا آغاز کیا تھا، جو کہ تین واقعات پر مبنی تھیں، جن میں دو تعزیتی کلمات شامل ہیں جو انہوں نے سنہ 2022ء میں کہے تھے، اور ایک خطبہ جس میں انہوں نے اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سابق سیاسی بیورو کے سربراہ اسماعیل ہنیہ کو اسی سال اگست میں ان کی شہادت کے بعد خراج عقیدت پیش کیا تھا۔ دفاعی ٹیم اس بات پر قائم ہے کہ شیخ صبری کے بیانات کو ان کے مذہبی پس منظر سے الگ کیا گیا، اور انہوں نے اشارہ کیا کہ فوت شدگان کے لیے دعائے مغفرت اور ان کی تعزیت کرنا ایک مسلم عالم دین کے معمول کے مذہبی فرائض میں شامل ہے، اور تفتیشی مواد میں ان کے خطابات کے مضامین کو کاٹ چھانٹ کر مسخ کیا گیا تھا۔

مسلسل تعاقب

موجودہ مقدمہ ان صہیونی اقدامات سے الگ تھلگ نہیں ہے جو القدس کی نمایاں ترین مذہبی شخصیات میں سے ایک، شیخ صبری کے خلاف گذشتہ برسوں کے دوران کیے گئے ہیں۔ شیخ کو مسجد اقصیٰ سے دوری کے فیصلوں، تحقیقات اور تعاقب کا سامنا کرنا پڑا ہے، جو مسجد اور القدس سے متعلق ان کے مواقف، خطبات اور بیانات کی بنیاد پر تھے، جبکہ ان کی مذہبی سرگرمیوں اور سیاسی و قومی مواقف کی وجہ سے قابض حکام کی طرف سے انہیں بار بار پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا گیا۔

جنوری سنہ 2024ء میں قابض فورسز نے القدس میں ان کے گھر پر دھاوا بولنے کے بعد شیخ کو گرفتار کر لیا اور ان سے تفتیش کی، اس کے بعد انہوں نے ان پر مسجد اقصیٰ میں داخلے سے متعلق پابندیاں عائد کر دیں، اور اس سے قبل بھی قابض حکام نے کئی مواقع پر ان کے خلاف مسجد سے دوری کے احکامات جاری کیے تھے۔ مسجد اقصیٰ کی پیش رفت اور قطاع غزہ کی جنگ کے بارے میں ان کے مواقف کے بعد ان کے خلاف اقدامات میں خاص طور پر تیزی آئی ہے، ایسے وقت میں جب قدسی شخصیات اور مذہبی اداروں پر پابندیاں بڑھ رہی ہیں۔

الشیخ عکرمہ صبری کا یہ مقدمہ القدس میں ان کے مذہبی مقام کی وجہ سے ایک خاص حساسیت رکھتا ہے، کیونکہ وہ مسجد اقصیٰ کی خطابت کے منصب پر فائز ہیں اور اعلیٰ اسلامی کمیشن کی صدارت کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ مسجد کی حقیقت، وہاں عبادت کی آزادی اور اس کے امور کی سرپرستی پر بڑھتی ہوئی کشمکش کے سائے میں ہو رہا ہے۔

فلسطینی اور قدسی حلقوں کا ماننا ہے کہ شیخ کو نشانہ بنانا القدس میں مذہبی شخصیات پر دباؤ ڈالنے اور ان کے خطاب کو محدود کرنے کی وسیع تر کوشش کا حصہ ہے، بالخصوص جب بات مسجد اقصیٰ اور ان تبدیلیوں کی ہو جو قابض حکام شہر میں مسلط کر رہے ہیں۔

القدس اور انسانی حقوق کے ادارے اس مقدمے کو القدس میں اظہار رائے اور مذہبی خطبے کی آزادی کی حدود کے ایک امتحان کے طور پر دیکھتے ہیں، جو فلسطینی اداروں اور مذہبی شخصیات کے خلاف صہیونی اقدامات کے تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

یہ سماعت ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب قابض حکام القدس اور مسجد اقصیٰ میں اپنے اقدامات کو سخت کر رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ مسجد میں موجودہ صورتحال کو تبدیل کرنے کے لیے صہیونی مطالبات میں بھی تیزی آ رہی ہے، جو اس کے نمایاں خطیبوں میں سے ایک کے مقدمے کو شہر میں فلسطینی وجود اور مذہبی مرجعیت پر دباؤ کے وسیع تر منظر نامے کا حصہ بناتا ہے۔

قصہ معصوم کلی وفاء، صبح کو کاندھے پر علم کا بستہ سجایا اور شام کو قابض اسرائیل کے سفاک ستم نے لہو میں نہلا دیا

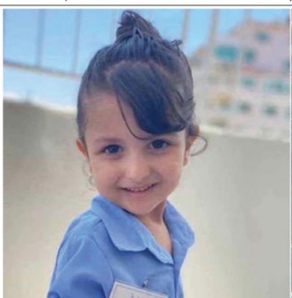

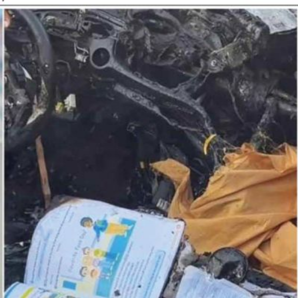

غزہ: فلسطینی پھول جیسی معصوم بچی وفاء یوسف عقیلہ جس کی عمر محض نو برس تھی، یہ نادان حقیقت بالکل نہیں جانتی تھی کہ اس کی درسگاہ کی جانب یہ پرنور واپسی صرف چند گھنٹوں کی امانت ہے۔ وہ نیا بستہ اور چمکتی نئی کاپیاں، جو اس نے علم کی شمع جلانے والے سال کے پہلے دن بڑے ارمانوں سے اٹھائی تھیں، اب ایک ایسے ادھورے بچپنے کے خواب کی آخری نشانی بننے جا رہی تھیں جسے غاصب دشمن کی ظالم فضائی بمباری نے ہمیشہ کے لیے خاک میں ملا دیا۔

وفاء نے اتوار کی صبح اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ یہ وہ کٹھن دور تھا جب غزہ کے ننھے بچوں پر مسلط کردہ جنگ نے طویل اور تاریک تعطل ڈال رکھا تھا۔ درسگاہ کی گھنٹی بجنے اور چھٹی کا وقت ہونے پر وہ اپنے چھتیس سالہ شفیق والد یوسف عقیلہ کے ساتھ کتابیں اور قلم خریدنے کی غرض سے بازار کا رخ کرتی ہے۔ ابھی وہ شہر غزہ کے مغربی حصے میں واقع حی النصر کے پرسکون مکاں سے نکلے ہی تھے کہ قابض اسرائیل کے سفاک ڈرون نے ان کی چلتی ہوئی گاڑی کو موت کے شعلوں میں لپیٹ لیا۔ فلسطینی ذرائع اور الشفاء ہسپتال کے معتبر طبی ذرائع کی گواہی کے مطابق، اس دلخراش حملے میں یہ پیارا باپ اور بیٹی اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے جبکہ کئی دوسرے بے گناہ افراد لہولہو ہو گئے۔

میں لت پت اس قیامت کے بعد جب کیمرے کے عدسے نے جائے وقوعہ کی تصویر کشی کی تو روح دہل گئی۔ وہاں ننھی وفاء کا بے جان جسدِ خاکی، اس کی کتابیں، اور سکول کا معصوم ساز و سامان خون میں تر بتر بکھرا پڑا تھا۔ یہ ایک ایسا دل چیر دینے والا منظر تھا جہاں ایک طرف نئے تعلیمی سال کی خوشبو تھی اور دوسری طرف بربریت کے پائے کوب نشانات تھے۔

گھر کا اجالا اور آنکھوں کا تارا

شہید وفاء کے چچا رباح عقیلہ نے اپنے بھائی اور بھتیجی کے اس اچانک بچھڑنے پر دل کا درد بیان کرتے ہوئے کہا کہ یوسف ان کے گھر کا سب سے پہلا چشم و چراغ تھا اور اس کی اولاد پر جتنا فخر اور خوشی یوسف کو تھی، ویسی کسی اور کو نہ تھی۔ انہوں نے بھرا دل لے کر مزید بتایا کہ وفاء اپنے والد کے دل کی دھڑکن اور کائنات کی سب سے بڑی مسرت تھی، وہ اس گھر کا ایسا اجالا تھی جو کبھی ماند نہیں پڑتا تھا۔

رباح نے ہچکیوں کے درمیان بتایا کہ اس معصوم کلی نے سکول جانے کی تیاریاں کتنے انوکھے چاہت اور شوق سے کی تھیں۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی کاپیاں اور بستے کا سامان چنا تھا، مگر گھر کی طرف لوٹتے ہوئے راہیِ منزل کو کیا خبر تھی کہ موت گھات لگائے بیٹھی ہے۔ گھر کی دہلیز پر اس کے دو ننھے بھائی اس کی راہ تک رہے تھے مگر وہ اپنے والد کے ہمراہ امر ہو گئی۔

چچا کا دل پھٹ پڑا جب انہوں نے بکھرے ہوئے خون آلود ورق اور نشستوں کے سینوں میں پیوست لوہے کے ٹکڑے دکھائے۔ انہوں نے اشکبار آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھ کر سوال کیا کہ آخر ہم ایسے دور میں کیوں موت کے گھاٹ اتارے جاتے ہیں جہاں کسی اپنے کے بچھڑنے کا وہم و گمان تک نہیں ہوتا؟

قسکول کا ایک بستہ قابض کے لیے کون سا خطرہ ہے؟

وفاء کی اس دل سوز کہانی نے انسانیت کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ یہ داستان اس بھاری تاوان کا دردناک استعارہ ہے جو غزہ کے ننھے فرشتوں کو اس تاریک جنگ کی بھٹی میں چکانا پڑ رہا ہے۔

غزہ میں وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل منیر البرش نے اپنے دل کا غبار نکالتے ہوئے کہا کہ وفاء اپنے ننھے منے سینے میں بڑے بڑے خواب سجوائے علم کی روشنی کی طرف بڑھ رہی تھی، مگر قابض دشمن کے میزائلوں کی آندھی اس کی سانسوں سے پہلے آ پہنچی۔ انہوں نے ظالموں سے سوال کیا کہ جدید ہتھیاروں سے لیس یہ سفاک فوج ایک معصوم بچی کے جسم میں کون سا خوف دیکھتی ہے؟ کیا سکول کا ایک بستہ، ایک کاپی اور ایک معمولی قلم کسی غاصب ریاست کے لیے کوئی خطرہ بن سکتا ہے؟

دوسری طرف صحافی عبدالحکیم ابو ریاش نے درد بھرے لہجے میں لکھا کہ آج غزہ میں تعلیمی سال کا آغاز بچوں کے قہقہوں اور پیارے بستوں سے نہیں، بلکہ جلتی ہوئی سٹیشنری، دھواں دیتی لاشوں اور گوشت کے ٹکڑوں کی کہانی بن کر رہ گیا ہے۔

معروف کارکن معین الکحلوت نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وفاء اپنے ننھے قدموں میں خوابوں کی دنیا اور علم کی پیاس لیے گھر سے نکلی تھی، مگر قابض اسرائیل کی درندگی نے اسے اور اس کے باپ کو ابدی نیند سلا دیا۔ ادھر صحافی محمد ہنیہ نے اس عبرتناک تضاد کو اجاگر کیا جہاں ایک طرف کچھ بچے زندگی کا نیا تعلیمی سال سجانے نکلے تھے اور دوسری طرف کئی بچوں کی میتیں سالوں بعد ملبے کے سینے سے نکالی جا رہی تھیں۔

اسی دردناک تسلسل میں کارکن محمود العیلہ نے اپنے قلم کے آنسو بہاتے ہوئے لکھا کہ آج کا دن تو وہ مبارک دن ہونا تھا جہاں غزہ کی گلیاں بچوں کے شور سے مہک اٹھتیں، مائیں محبت سے بچوں کے بستوں کی تہوں کو درست کرتیں اور باپ اپنے بچوں کی انگلیاں تھام کر علم کے راستے پر چلاتے، مگر ظالم جنگ نے تقدیر کا پورا روپ ہی بدل ڈالا۔ آج بچے سکول تو پہنچتے ہیں مگر ان کے سروں سے باپ کا سایہ اٹھ چکا ہوتا ہے اور خاندان ان یادوں کے سہارے تعلیمی سال شروع کرتے ہیں جنہیں یہ جنگ نگل چکی ہے۔

وفاء کی شہادت پر دنیا بھر کا ماتم

اس معصوم روح کی پرواز نے صرف مقامی فضا کو ہی سوگوار نہیں کیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی دلوں کو ہلا ڈالا۔ فرانس کی انقلابی جماعت کے نامور رکن پارلیمنٹ ایمریک ارون نے گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس معصوم نے اپنے والد کے ساتھ موت کے منہ میں جانے سے چند لمحے پہلے ہی اپنے علم کے سفر کا آغاز کیا تھا۔ انہوں نے فلسطینیوں، بالخصوص معصوم بچوں کے اس بہیمانہ اور مسلسل قتل عام پر شدید تنقید کی۔

غزہ کے معروف مصنف اور بلند پایہ سیاسی تجزیہ کار رایا دالقرا نے وفاء کے اس آخری دن کے ہر ایک لمحے کو یاد کرتے ہوئے لکھا کہ وہ کیسی خوش نصیب بیٹی تھی جو اپنے والد کی انگلی پکڑ کر کتابیں خریدنے نکلی تھی، اور پھر دونوں ایک ہی گولی اور ایک ہی دھماکے کا نشانہ بن کر ہمیشہ کے لیے سو گئے۔

اس المناک سانحے پر اپنے شدید رنج کا اظہار کرتے ہوئے اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ قابض دشمن نے علم کے پہلے دن اس معصوم کو قتل کر کے اپنی درندگی کی انتہا کر دی ہے۔ انہوں نے صیہونی فضائیہ کو اس خون کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے نام نہاد عالمی امن کونسلوں کی مجرمانہ خاموشی پر کڑی تنقید کی جو ان کھلی نسل کشی پر مہرِ لب سکوت لگائے بیٹھی ہیں۔

ایک پوری نسل کا سلگتا ہوا المیہ

وفاء کی یہ دلخراش موت غزہ میں تعلیم کے پورے نظام کی بربادی کی ایک زندہ تصویر ہے۔ یہاں تعلیمی سال ایسے قیامت خیز حالات میں پروان چڑھتا ہے جہاں جنگ نے درسگاہوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ تعلیمی عمل کی اس راکھ سے اڑنے والے چنگاریوں جیسے چند فدائیوں نے خیموں کے اندر عارضی تعلیمی مراکز قائم کیے ہیں تاکہ نسلِ نو کے مستقبل کو اس تاریکی میں مکمل طور پر ڈوبنے سے بچایا جا سکے۔

فلسطینی مرکزی ادارہ شماریات کے دردناک اعداد و شمار گواہی دیتے ہیں کہ اس سفاکانہ جنگ کے طوفان میں شہید ہونے والے معصوم بچوں کی تعداد اکیس ہزار دو سو تراسی تک جا پہنچی ہے، جن میں تقریباً انیس ہزار وہ نورِ نظر شامل ہیں جو سکول کے طالب علم تھے۔ اس کے علاوہ چالیس ہزار سے زائد بچے شدید زخمی ہیں اور لاکھوں بچے اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

یوں ننھی وفاء نے اپنے علم کے سفر کا آغاز ایک چھوٹے سے بستے، چند کاپیوں اور قلم کے ساتھ کیا تھا، مگر اس کی زندگی کا پہلا دن کاندھوں پر اٹھائے جانے والے تابوت پر تمام ہوا۔ کل کو جس نے اپنی جماعت کے تختے پر بیٹھ کر روشن مستقبل کی بنیاد رکھنی تھی، اس کا وہ بستہ اور کاپیاں اب اس میدانِ جنگ میں اس بچپنے کی بے گناہی کی ابدی گواہی بن کر رہ گئی ہیں جس نے پڑھنے کی چاہت تو کی تھی مگر ظالموں نے اسے جینے کا حق ہی نہ دیا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

ال نینو کے باوجود

ایک ایسے وقت میں جب ال نینو کی وجہ سے مانسون کے کمزور اور بے ترتیب ہونے کی توقع کی جارہی تھی، ملک کے بہت سے حصے بارش اور سیلاب کے دوہری چیلنجوں سے دوچار ہیں۔ اس سے اتر پردیش، مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ، بہار، دہلی-این سی آر، اور ہماچل پردیش سمیت کئی ریاستوں میں زندگی متاثر ہوئی ہے۔ اتر پردیش میں گنگا، یمنا، مندا کنی اور گھاگھرا جیسی ندیوں کے بہنے کی وجہ سے تقریباً 26 اضلاع زیرآب ہیں۔ بہار میں گنگا، گنڈک اور کوسی جیسی کئی بڑی ندیاں خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں، جس سے دارالحکومت پٹنہ سمیت ریاست کے چودہ اضلاع میں سنگین صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ دریں اثنا، محکمہ موسمیات نے شمال مغربی مدھیہ پردیش اور اس سے ملحقہ جنوب مغربی اتر پردیش کے اوپر کم دباؤ والے علاقے کی تشکیل کی وجہ سے کئی ریاستوں کے لیے بھاری بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ اگست میں ملک میں معمول سے سولہ فیصد کم بارش ہونے کے باوجود یہ صورتحال سامنے آئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے بھی ستمبر میں معمول سے کم بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ تاہم زیادہ بارش کے باعث کئی علاقوں میں سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ اگرچہ دریا کے سیلاب کے لیے کسی حد تک فطرت کو ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے، لیکن اس کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے کہ ایک معمولی بارش سے بھی گاؤں اور شہروں میں سیلاب آسکتا ہے، سڑکیں زیرآب آسکتی ہیں، ٹریفک میں خلل پڑتا ہے اور ہوائی سفر میں خلل پڑتا ہے۔ گھر سے باہر نکلنے کے خلاف انتظامیہ کی ایڈوائزری جب تک کہ بالکل ضروری نہ ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ شہروں کو بارش سے محفوظ بنانے کا ذمہ دار کون ہے؟ دیہی علاقوں میں بھی اسی طرح کی پالیسی تبدیلیوں کی ضرورت ہے، کیونکہ سیلاب اور بارش کسانوں کی فصلوں کو تباہ کر دیتے ہیں، اور مؤثر طریقے سے ان کا وجود ہی چھین لیتے ہیں۔ جب کہ دھان، سویا بین اور مکئی جیسی فصلیں فی الحال اپنے کھیتوں میں ڈوبی ہوئی ہیں، کسانوں کو اگلی فصل کے لیے وسائل جمع نہ کرنے کی فکر بڑھ رہی ہے۔ واضح طور پر، حکومت کو فوری ریلیف فراہم کرنے سے آگے بڑھنا چاہیے اور مسئلے کے مزید ٹھوس حل کی جانب قدم اٹھانا چاہیے۔ اگر فوری طور پر سیلاب سے نمٹنے کے اقدامات پر رقم خرچ کی جائے تو یہ ٹھیک ہے۔ لیکن سیلاب سے انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصان کا بھی اندازہ لگانے کی ضرورت ہے۔ بہار کو اس بار دوہرے عذاب کا سامنا ہے۔ جبکہ ریاست کے کئی اضلاع سیلاب کی تباہ کاریوں کا سامنا کررہے ہیں، مجموعی طور پر بارش معمول سے 35 فیصد کم رہی ہے۔ بہار میں یکم جون سے 820 ملی میٹر سے زیادہ بارش ہونی چاہیے تھی، لیکن اب تک 530 ملی میٹر سے کم بارش ہوئی ہے۔ تاہم، اتر پردیش میں اس مانسون میں عام بارش کا 1 فیصد سے بھی کم ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اسی طرح اتراکھنڈ میں معمول سے زیادہ بارش ہوئی ہے، جب کہ قومی راجدھانی دہلی مسلسل بھیگ رہی ہے۔ جھارکھنڈ اور ہماچل پردیش میں بھی کم وبیش مناسب بارش ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر صرف لداخ اور اڈیشہ میں اچھی بارش ہوئی ہے۔ تاہم، سپر ال نینو کا کچھ اثر ضرور ہوا ہے، اور جنوبی ریاستیں خاص طور پر متاثر ہوئی ہیں۔ اگرچہ بعض مقامات پر کم بارش اور بعض مقامات پر زیادہ بارش کوئی نئی بات نہیں ہے، لیکن انتظام ایسا ہونا چاہیے کہ نہ تو سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہو اور نہ ہی کہیں خشک سالی ہو۔

اہمیتِ صُلح امام حسن علیہ السلام کا عمیق مطالعہ و تجزیہ

ڈاکٹر شجاعت حسین

زمانہ یہ سبق لے فاطمہ کے دل کے ٹکڑوں سے
کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

امام حسن علیہ السلام کی صلح کی کامیابیاں جنگ کی فتوحات سے کم نہیں۔ فتح اسے نہیں کہتے جس میں قتل ہی کر دیا جائے بلکہ فتح اسے کہتے ہیں جس میں اہداف، ارادے و مقاصد عبور کئے جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صلح اور جنگ میں بہت معمولی فرق ہوتا ہے۔ دونوں میں مقصد کسی اُلجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھانا ہوتا ہے۔ سلجھانے کا طریقہ البتہ موقع کے لحاظ سے بدل جاتا ہے۔ عام تجربہ و رائے یہ ہے کہ کبھی کبھی جنگ سے زیادہ صلح ضروری ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ میں نہ سمجھوں تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے۔ یہ واضح ہے کہ صلح امام حسن علیہ السلام سے جنگ سے زیادہ مقصد حاصل ہوا ہے۔ صلح اگر روشن خیالی اور اہداف کو مدنظر رکھی جائے تو جنگ سے زیادہ فیصلہ کن ہے۔ کیونکہ ہر بات اپنے وقت پر درست ہوتی ہے۔ صلح بھی اپنے محل پر کامیاب رہی۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے معاویہ کے ساتھ صلح کر کے ملت اسلامیہ کو نہ صرف جنگ کی عظیم ہولناکیوں سے محفوظ رکھا بلکہ اپنی صلح کے دُور رس نتائج کی وجہ سے اپنی سیاسی بصیرت و فراست کی فوقیت کا لوہا بھی منوایا۔ ملت جعفریہ اس موضوع کے منظر و پس منظر کو بڑے فاضلانہ طور پر مطالعہ کریں، صلح امام حسن علیہ السلام کے بہترین نتائج سے آشنا ہونے کی ضرورت ہے۔ صلح حسن علیہ السلام کے بارے میں اپنوں کی اکثریت میں غلط فہمی پائی جاتی ہے جس کا مطالعہ خصوصاً آج کی دنیا میں حقیقتِ صلح سے واقف ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔

معاویہ لعنت اللہ کی اسلام دشمنی اور اہلبیت علیہم السلام کے خلاف شازشیں امام حسن علیہ السلام کے سامنے تھیں۔ 40 ہجری میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی زندگی کا چراغ گل ہوا تھا جس کے پیچھے معاویہ لعنت اللہ کا ہاتھ تھا۔ معاویہ ان سے برسرِ پیکار تھا۔ حالانکہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک فوج جمع کی تھی کہ وہ معاویہ کی خفیہ ریشہ دوانیوں کا راز فاش کریں۔ امام حسن علیہ السلام کے سامنے یہ سب کچھ موجود تھا۔ وہ بنوامیہ کی خصوصیات سے بخوبی واقف تھے۔ آپ نے اپنے اردگرد معائنہ کیا تو دیکھا تو آپ کو اعوان وانصار کی کمی نظر آئی۔

یہ قابل ذکر امر ہے کہ عثمان کے دورِ خلافت سے ہی افواج اسلام مجاہدانہ نیت سے جنگ میں شریک نہ ہوتی تھیں۔ ان کا نظریہ بدل کر لوٹ مار اور دولت کی جانب رغبت ہوگئی تھی۔ سونے چاندی کے چند سکّوں کی چمک ایمان تھا۔ وہی زندگی کا وظیفہ و ہدف تھا۔ دوسری طرف حالات کی تدبر و تفکر سے مطالعہ کیا جائے تو آسانی سے اخذ کیا جاسکتا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کے پاس مال و دولت نہ فوج اور نہ ہی وفادار و دیانتدار اصحاب تھے۔ آپ علیہ السلام اپنی فوج کو لوٹ مار کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ اب حالت یہ تھی اور آسانی سے مشاہدہ کیا جاسکتا تھا کہ اسلام نے بہت دلوں میں پوری طرح جگہ نہ کی تھی۔ آپ علیہ السلام کے پاس فوج کی کمی، ان میں خون سے کھیلنے کے بجائے، تلواروں کی جھنکار کے بدلے سکّوں کی آواز نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ حالانکہ امام حسن علیہ السلام ان کو مخاطب کر ان کی برائیوں اور کمزوریوں کو بتاتے تھے۔ ان کے سامنے ان کی بزدلی کی داستانیں سناتے تھے۔ ان کی بیوفائی کا تذکرہ کرتے، ان کی عرب حمیت کو جوش میں لاتے تھے لیکن دلوں پر دولت کا قبضہ ہوگیا تھا۔ امام حسن علیہ السلام نے ایسا عمل اس لئے کیا کہ حجت تمام ہو جائے اور تاریخ کے صفحات گواہ رہیں کہ امام حسن علیہ السلام نے جنگ سے منہ نہیں موڑا۔ شیر خدا حیدر کرار کے فرزند نے ہر ممکن کوشش کی۔

واضح طور پر تحریر کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ جنگ سے نبرد آزمائی خودکشی کے مترادف تھا۔ جنگ ناممکن ہوگیا تھا۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ معاویہ کی عسکری قوت اپنے شباب پر تھی۔

اب صرف صلح کو مفید اور کارگر بنانے سے کام چل سکتا تھا اور اسی میں امام علیہ السلام کی سیاسی قابلیت کا اندازہ ہر شخص کو ہوسکتا ہے۔ اس دوران آپ کوفہ سے مدائن کی طرف کوچ کر گئے۔ مدائن اپنے محل وقوع کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ایران، عراق اور حجاز سب کچھ قریب ہی تھے۔ آپ علیہ السلام نے اس مقامِ خاص کا انتخاب اس لئے کیا کہ ساری اسلامی دنیا کے بیچ کھڑے ہو کر اپنا رُخ صاف کر دیں۔ اس سے اور کوئی بہتر جگہ نہیں ہوسکتی تھی۔ اس مقام پر ساتھ دینے والے آسانی سے جمع ہو سکتے تھے۔ امام حسن علیہ السلام نے صلح کے اسباب پر پوری طرح اپنے خطبوں کے ذریعے آگاہ کیا کہ بعد میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ رہ جائے۔ یہ سب کرنے کے بعد صلح کے لئے آمادہ ہوئے۔ ایسا کیا لیکن اسلام آپ علیہ السلام کے سینے سے لگا ہوا تھا۔ امامت کا تاج سر پر تھا۔ قرآن آپ کے قلب کی گہرائیوں میں تھا۔ اور اپنی نزع کی آخری سانسوں میں امام حسن علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کو اپنا وصی اور ولی مقرر کیا۔

یہ ان باتوں سے آگاہ کرنا ضروری ہے کہ لوگ صلح چاہتے تھے۔ ہر طرف سے صلح کی آواز بلند ہوئی۔ مسلمانوں کو خون بہانا مناسب نہیں تھا۔ لوگ زندگی چاہتے تھے۔ علاوہ ازیں جو مٹھی بھر مددگار تھے وہ بھی جنگ میں ختم ہو جاتے اور جنگ میں شکست کا نتیجہ بھیانک ہوتا کہ معاویہ لعنت اللہ امام حسن علیہ السلام کو مجبور کر سکتا تھا کہ اس کی بات مانیں۔

شرائطِ صلح امام حسن علیہ السلام کی جانب سے پیش ہوئے۔ معاہدے کی شرطیں جامع اور انتہائی سیاست دانی اور فکرِ عمیق پتہ دیتی ہیں۔ اور ایک بات زیرِ غور ہونے چاہئے کہ جو صلح کی شرطیں پیش کر کے منوا سکے وہی فاتح خیبر و خندق کا فاتح پسر ہے۔

25 ربیع الاول، 41 ہجری کو کوفہ کے قریب مقام انبار میں فریقین کا اجتماع ہوا اور صلح نامہ پر امام حسن علیہ السلام اور معاویہ کے دستخط ہوئے اور گواہیاں ثبت ہوئیں۔ (نہایۃ العرب فی معرفۃ انساب العرب، صفحہ 80)

تکمیل صلح کے بعد امام حسن مجتبیٰ منبر پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: "اے لوگو! خدائے تعالیٰ نے ہم میں سے اوّل کے ذریعے سے تمہاری ہدایت کی اور آخر کے ذریعہ سے تمہیں خونریزی سے بچایا۔ معاویہ نے اس امر میں مجھ سے جھگڑا کیا جس کا میں اس سے زیادہ مستحق ہوں لیکن میں نے لوگوں کی خونریزی کی نسبت اس امر کا ترک کر دینا بہتر سمجھا۔ تم رنج و ملال نہ کرو میں نے حکومت اس نااہل کو دے دی اور اس کے حق کو جائے ناحق پر رکھا۔ میری نیت اس معاملہ میں صرف امت کی بھلائی ہے۔" (تاریخ خمیس، جلد 2، صفحہ 325)

امام حسن علیہ السلام کی عظمت ان سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ علیہ السلام کی شان میں قرآن میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں جن میں آیت تطہیر، آیت انما ولیکم، آیت مباہلہ، آیت قربیٰ، سورۂ کوثر، اور سورۂ "ھل اتی" زیادہ مشہور ہیں۔ اسی طرح بہت سی احادیث محمد مصطفیٰ بھی تواتر سے ہیں۔ آپ علیہ السلام کو جوانان جنت کا سردار کہا، حسن علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں حسن علیہ السلام سے ہوں، اپنی خنکی چشم اور جگر کا ٹکڑا بتایا۔ آپ بچپن سے تربیت رسولؐ، علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا میں رہے اور طفلی میں ہی لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے تھے۔ "صلح حسن علیہ السلام" آپ کا بڑا کارنامہ ہے جس سے مسلمانوں کی خانہ جنگی اور خون وخرابہ کا سدباب ہوا اور نقاب ملوکیت الٹ کر حق و باطل آشکار کیا۔

امام حسن علیہ السلام کی عظمت ان سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ علیہ السلام کی شان میں قرآن میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں جن میں آیت تطہیر، آیت انما ولیکم، آیت مباہلہ، آیت قربیٰ، سورۂ کوثر، اور سورۂ "ھل اتی" زیادہ مشہور ہیں۔ اسی طرح بہت سی احادیث محمد مصطفیٰ بھی تواتر سے ہیں۔ آپ علیہ السلام کو جوانان جنت کا سردار کہا، حسن علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں حسن علیہ السلام سے ہوں، اپنی خنکی چشم اور جگر کا ٹکڑا بتایا۔ آپ بچپن سے تربیت رسولؐ، علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا میں رہے اور طفلی میں ہی لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے تھے۔ "صلح حسن علیہ السلام" آپ کا بڑا کارنامہ ہے جس سے مسلمانوں کی خانہ جنگی اور خون وخرابہ کا سد باب ہوا اور نقاب ملوکیت الٹ کر حق و باطل آشکار کیا۔

امام حسن علیہ السلام کی صلح کی مکمل شرائط علم میں اضافہ کے لیے تحریر کیا جارہا ہے۔ اس صلح میں امت کی بھلائی تھی:

1- یہ کہ معاویہ حکومت اسلام میں، کتاب خدا اور سنتِ رسول پر عمل کریں گے۔ 2- یہ کہ معاویہ کو اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد کرنے کا حق نہ ہوگا۔ 3- یہ کہ شام و عراق و حجاز و یمن کے جگہوں کے لوگوں کے لیے امان ہوگی۔ 4- یہ کہ حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب اور شیعہ جہاں بھی ہیں ان کے جان و مال اور ناموس و اولاد محفوظ رہیں گے۔ 5- یہ کہ معاویہ، حسن ابن علی علیہم السلام اور ان کے بھائی حسین ابن علی علیہم السلام اور خاندان رسولؐ میں سے کسی کو بھی نقصان پہنچانے یا ہلاک کرنے کی کوشش نہ کریں گے نہ خفیہ طور پر اور نہ اعلانیہ اور ان میں سے کسی کو کسی جگہ دھمکایا اور ڈرایا نہیں جائے گا۔ 6- یہ کہ امیر المومنین کی شان میں کلمات نازیبا جو اب تک مسجد جامع اور قنوت نماز میں استعمال ہوتے رہے ہیں وہ ترک کر دیے جائیں۔ آخری شرط کی منظوری میں معاویہ کو عزر ہوا تو یہ طے پایا کہ کم از کم جس موقع پر امام حسن علیہ السلام موجود ہوں اس جگہ ایسا نہ کیا جائے۔ یہ معاہدہ ربیع الاول یا جمادی الاول 41 ہجری کو عمل میں آیا۔ (چودہ ستارے، صفحہ 192)

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ امام حسن علیہ السلام انسان کی حیات، سبب نجات، آبروئے رسالت، کمال امامت، اوج ولایت، سدرہ ہدایت، حکمت کی شگفتگی، عرفان کی چاندنی، عفو و درگزر کی جولانی، صفاتِ یزدانی، اوصاف حمیدہ کا گلدان، حسنِ عمل کا میزان، انسانیت کا ارمان: آپ ہیں عاجزی کی آب وتاب، امن کا آفتاب، سخاوت کا ماہتاب، جوانان جنت کے سردار، صلح کا اوتار، امن کے کردگار، نفاق کے لئے ضرب تلوار، مکارم اخلاق کا نشان، رشک حرم، صبر و تحمل کا کمال:

یہ بشر ان کے سبب اشرف مخلوق ہو
روبرو ان کے، خضر علم کا مرزوق ہو
ان سے ہے دیں کی عزت انھیں حرمت کہئے
فرق انسان یہ برستی ہوئی رحمت کہئے

□□□

کیا ایران مکّہ معاہدہ میں شامل ہوگا؟

اسد مرزا

پاکستان، ترکی اور سعودی عرب کے درمیان طے پانے والا مکہ معاہدہ اپنے قیام کے بعد سے ہی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اسے نیٹو کے آرٹیکل 5 کی طرز پر ایک معاہدہ قرار دیا گیا، جس کے تحت کسی ایک رکن پر حملے کو تمام اراکین پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت، نیٹو نے خود بھی ایران جنگ اور امریکہ کی عراق پر یلغار کے دوران، جب امریکہ نے نام نہاد 'بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں' کی تلاش کا دعویٰ کیا تھا، آرٹیکل 5 کا استعمال نہیں کیا۔ یہ صرف ایک بار، 12 ستمبر 2001 کو، 11/9 کے حملے کے بعد استعمال ہوا ہے۔

ترکی، جو نیٹو کی رکنیت رکھنے کے باوجود اپنی نیٹو ذمہ داریوں سے باہر رہ کر اس معاہدے میں شامل ہوا ہے، وہ بھی اس معاہدے کے نتیجے میں اس پر ہونے والا کوئی بھی حملہ نیٹو کی حمایت حاصل نہیں کرے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس معاہدے کے اراکین کی جانب سے آرٹیکل 5 طرز کے عزم کا امکان کم ہے، کیونکہ ترکی کبھی بھی نیٹو کی جانب سے نظرانداز یا الگ تھلگ کیے جانے کا خطرہ مول نہیں لے گا۔

اس معاہدے میں شامل ہر ملک کے اپنے مفادات اور سلامتی کے خدشات ہیں۔ سعودی عرب کو ایران اور اس کے حمایت یافتہ گروہوں، خاص طور پر حوثیوں اور عراق میں موجود ملیشیاؤں کی جانب سے اپنی سرزمین پر حملوں کا خدشہ ہے۔ وہ اپنی تیل کی برآمدات میں کسی رکاوٹ کا خواہاں بھی نہیں۔ ترکی شمالی شام کے حالات، کرد باغیوں اور اسرائیل کے ساتھ جاری کشیدگی سے متاثر ہے۔ حال ہی میں نیتن یاہو نے ترک صدر اردوان کو 'یہود دشمن آمر' قرار دیا۔ ترکی کو قبرص-یونان-اسرائیل محور پر بھی تشویش لاحق ہے۔

پاکستان اپنے مغربی صوبوں میں شورش کا سامنا کر رہا ہے؛ وہ افغانستان کے ساتھ تنازع میں الجھا ہوا ہے اور ہندوستان کے ساتھ اُس کی کیشیدگی بھی برقرار ہے۔ وہ ایران کے ساتھ تنازع شروع نہیں کرسکتا کیونکہ بلوچستان کے شورش زدہ علاقے میں اس کی ایران کے ساتھ 900 کلومیٹر طویل سرحد ملتی ہے۔

تینوں ممالک کیلئے اسرائیل مشترکہ تشویش کا باعث ہے، جو اپنی مرضی سے کہیں بھی حملہ کرسکتا ہے، جیسا کہ نومبر 2025 میں قطر میں کیا گیا، اور روایتی سلامتی فراہم کنندہ امریکہ اسے روکنے میں ناکام رہا۔ تاہم سعودی عرب اور اسرائیل کے درمیان براہ راست دشمنی نہیں، جبکہ ترکی کا وہاں سفارت خانہ بھی موجود ہے۔ صرف پاکستان ہی اسرائیل کو تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔

ایسی اطلاعات بھی ہیں کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک، بشمول سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر نے نجی طور پر ایران سے رابطہ کر کے علاقائی سلامتی سے متعلق پیغامات بھیجے ہیں۔ ایران کی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے بتایا کہ انہیں ہمسایہ ممالک سے نئے سلامتی انتظامات اور اقتصادی تعاون سے متعلق متعدد پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ نے اسرائیل کی خاطر اپنے اتحادیوں کے مفادات کو نظرانداز کرتے ہوئے اور دھونس جماتے ہوئے ان سب کی سلامتی کو اس حد تک خطرے میں ڈال دیا کہ انہیں مختصر وقت کے لیے اپنا وجود کو داؤ پر لگتا محسوس ہوا۔ ایران نے مکہ معاہدے کا خیر مقدم کیا کیونکہ اس نے امریکہ کو باہر رکھا ہے۔

اطلاعات کے مطابق پاکستان کے وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے مکہ معاہدے سے متعلق بات چیت میں ایران کو بھی باخبر رکھا، تاکہ اس کے اس خدشے کو دور کیا جاسکے کہ یہ معاہدہ اس کے خلاف ہے۔ دیگر میڈیا رپورٹس میں یہ بھی بتایا گیا کہ ایران کو مکہ معاہدے میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے، تاہم اس کی تصدیق نہ تو معاہدے پر دستخط کرنے والے ممالک نے کی ہے اور نہ ہی خود ایران نے سرکاری طور پر کی ہے۔ یہاں تک کہ حوثیوں کی جانب سے سعودی جہازرانی اور تیل تنصیبات پر حملوں کا بھی معاہدے کے اراکین نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اسی دوران پاکستان کے عاصم منیر نے تہران کا دورہ کیا، جس کا مقصد امریکہ کے ساتھ بات چیت دوبارہ شروع کروانا تھا۔ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ ٹرمپ نے چند روز قبل عاصم منیر سے فون پر بات کی تھی۔ ایرانی صدر نے واضح کیا کہ 'جبر اور دھونس' اسلام آباد معاہدے کے نفاذ کے عمل کو مزید پیچیدہ ہی بنائیں گے۔ یہ معلوم نہیں کہ مکہ معاہدے میں شمولیت کی پیشکش پر بات ہوئی یا نہیں۔

پاکستان اور معاہدے کے دیگر اراکین کی جانب سے تہران کو، امریکہ کے ساتھ اس کی جاری کشیدگی کے باوجود، ساتھ ملانے کی کوششیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ ایران دراصل اس معاہدے کی تشکیل کی بنیادی وجہ نہیں ہے۔ مزید یہ کہ ایران کے پاس اسرائیل کے یکطرفہ اقدامات کا مقابلہ کرنے کی عسکری صلاحیت موجود ہے۔ اس صورت میں دو ہی ممکنہ وجوہات باقی رہ جاتی ہیں: اسرائیل اور ہندوستان۔ سعودی عرب کے اسرائیل کے ساتھ کاروباری تعلقات ہیں، جبکہ ہندوستان کے ساتھ اس کا مشترکہ سلامتی ورکنگ گروپ ہے، جس کا آخری اجلاس اسی سال جنوری میں ہوا، نیز دونوں کے درمیان گہرے تجارتی اور سفارتی تعلقات بھی قائم ہیں۔

ندائے حق

جیسے ہی 5 اگست کو معاہدہ مکہ پر دستخط ہوئے، اس بات کی قیاس آرائیاں شروع ہوگئیں کہ کون سے ممالک جلد از جلد اس معاہدے میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اس فہرست میں ایران سرِفہرست ہے لیکن زمینی حقائق اس منظرنامے کی حمایت نہیں کرتے۔

ہندوستان اور ترکی کی چند برسوں کی سردمہری کے بعد اپنے تعلقات کو دوبارہ بحال کرنے کی کوششوں میں ہیں۔ اگرچہ ترکی، چین کے ساتھ مل کر پاکستان کو اسلحہ اور دیگر عسکری امداد کی فراہمی جاری رکھے گا، لیکن کسی تصادم کی صورت میں اُس کی افواج بھیجنے کا امکان کم ہے۔ اس حمایت کا ثبوت اس وقت ملا جب کئی طیارے، مبینہ عسکری ساز و سامان — ممکنہ طور پر ڈرونز اور ان کے کنٹرول اسٹیشنز — لے کر حال ہی میں پاکستان اترے۔

مشرق وسطیٰ کے ممالک کے لیے ایران کا معاہدے میں شامل ہونا سب کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایران کو اپنے پڑوسی ممالک پر جوابی وار کرنا پڑا کیونکہ یہی وہ واحد راستہ تھا جس سے وہ انہیں امریکہ پر اپنے حملے روکنے کے لیے دباؤ ڈالنے پر مجبور کر سکتا تھا۔ ایران کے زیادہ تر اہداف پڑوسی ممالک میں موجود امریکی اڈے اور ریڈار تنصیبات تھیں، اگرچہ کچھ اقتصادی اہداف بھی نشانہ بنے۔

خطے کے ممالک کی بنیادی تشویش اسرائیل کی فوجی قوت، اس کی مرضی سے کہیں بھی نشانہ بنانے کی صلاحیت اور اسے حاصل امریکی حمایت ہے۔ اب ایران، جو اس کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، ایک مشترکہ حریف بن جائے گا۔ معاہدے میں شامل ممالک واشنگٹن اور تہران کے درمیان مستقبل کی بات چیت میں ثالث کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے اڈوں کو امریکی فوج کے ایران پر حملے کے لیے استعمال ہونے سے روک کر تہران کے خدشات کو دور کر سکتے ہیں۔ خطے کا کوئی بھی ملک ایک جوہری صلاحیت رکھنے والا ایران نہیں چاہتا، اور اس بات کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی کئی فوائد حاصل ہوں گے۔ بحیرہ احمر اور آبنائے ہرمز، جو سعودی تیل بردار جہازوں کے لیے بند ہیں، کھل جائیں گے۔ اس کے علاوہ حوثیوں اور عراق میں موجود ایرانی حمایت یافتہ گروہوں پر قابو پایا جاسکے گا۔ انہیں اسرائیل کے خلاف کارروائی کی آزادی حاصل ہوگی، مگر سعودیوں کے خلاف نہیں۔ ایران پر عائد اقتصادی پابندیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ بدلے میں خلیجی ریاستیں ایران کی تعمیرِ نو کے لیے فنڈز فراہم کرسکتی ہیں۔

اس اقدام سے یہ تاثر بھی ختم ہو جائے گا کہ مکہ معاہدہ ایک 'سنی نیٹو' ہے۔ یہ خطے کو متحد کرے گا، مزید ممالک کو اپنی طرف کھینچے گا، خطرات کم کرے گا، اور معیشتوں کو مضبوط کرے گا۔ اس صورت میں امریکہ کا کردار محدود ہو جائے گا، جو اسے ناپسند ہوگا۔

یہ اقدام چین کیلئے بھی فائدہ مند ہوگا کیونکہ فی الحال وہ ایران سے قربت کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہے، جو اس کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ امریکی کردار میں کمی اور ایران پر عائد اقتصادی پابندیوں کے خاتمے سے چین کے لیے اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے راستے کھل جائیں گے۔

ہندوستان کے لیے، جس کے مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ۔ ساتھ اسرائیل سے بھی اچھے اقتصادی اور سفارتی تعلقات ہیں، سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ کسی دہشت گردانہ کارروائی کے جواب میں ہندوستان کے کسی اقدام کے خلاف مکہ معاہدے کو استعمال کرنے کی پاکستان کی کسی بھی کوشش کو خاطر خواہ حمایت حاصل نہیں ہوگی۔ مجموعی طور پر، ایران کی مکہ معاہدے میں شمولیت مشرق وسطیٰ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوسکتی لیکن ایسا ہونا فی الحال ناممکن نظر آتا ہے۔

❖❖❖

مسلمانان ہند کے تحفظ کیلئے اکیاون رکنی کمیٹی

عدیل اختر

ملت اسلامیہ ہند کیلئے واقعی دردمندی رکھنے والے بزرگ محمد ادیب صاحب کئی سال کی جستجو کے بعد آخر ایک ایسی اجتماعیت قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں جسے مسلم پرسنل لاء بورڈ اور مسلم مجلس مشاورت جیسے ازکاررفتہ پلیٹ فارموں کا متبادل کہا جاسکتا ہے۔ یہ نیا پلیٹ فارم واقعی بروئے کار آسکے گا یا مسلمانان ہند کیلئے واقعی کارگر ثابت ہوگا اس بارے میں ابھی سے توقعات وابستہ کرلینا اگرچہ ایک خوش فہمی ہوگی اور اسے لاحاصل قرار دینا یا اس کے تئیں ناامیدی ظاہر کرنا بھی ابھی ایک قبل از وقت تبصرہ ہوگا۔ چنانچہ مناسب بات یہ ہے کہ اس پیش رفت کا استقبال کیا جانا چاہئے اور اس کے لئے نیک تمنائیں ظاہر کرنا چاہئیں۔ تاہم سردست جس اندیشے کا اظہار کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ ملت کا وہ گروہ جو اپنی ایک مضبوط جمعیت رکھتا ہے اور جسے فکری وجذباتی طور سیہند و نواز سمجھا جاتا ہے اور جس کا تاریخی ریکارڈ مسلمانوں کے لئے ایوانان حکومت میں نمائندگی سے زیادہ مسلمانوں میں حکومت واقتدار کے مفادات کے لئے کام کرنے کا رہا ہے، اس نئی اجتماعیت کو بھی بے اثر کرنے کی کوششیں اسی طرح سے کرے گا جس طرح مسلم پرسنل لاء بورڈ اور مسلم مجلس مشاورت کو غیر موثر بنانے کے لئے کرتا رہا ہے اور جس پر کئی ملی تنظیموں پر پابندی لگوانے میں خفیہ تعاون دینے کا شک کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ادیب صاحب اور ان کے خاص مشیروں کو اس طرف سے بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہوگی۔

خود اس اکیاون رکنی کمیٹی کے بڑے اور نمایاں چہروں میں بھی خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کی ملت کے لئے وفاداری کا ریکارڈ اچھا نہیں ہے، خاص طور سے بعض ایسی سیاسی شخصیات جو خود اپنے سیاسی مفادات کے لئے بی جے پی کے ساتھ معاہدے کر کے اسے تقویت اور اقتدار کے مواقع دے چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے کمزور کردار کے لوگ اس میں موجود ہیں جو اپنی سیاسی وابستگی کو ملت سے وابستگی پر ترجیح دیتے ہیں یا خود کو سیکولر دکھانے کے لئے مورتیوں کے آگے ہاتھ جوڑتے بھی دیکھے گئے ہیں۔ لیکن بہرحال! مسئلہ اب چوں کہ کل مسلمانوں کے وجود کا ہے اس لئے جو بھی اپنی مسلم شناخت کے ساتھ خود کو وابستہ کرتا ہے اسے مسلمانوں کے تحفظ کی اجتماعی کوشش میں شمولیت سے روکا نہیں جاسکتا بلکہ اس سے اگر کچھ فائدہ لیا جاسکتا ہے تو لیا جانا چاہئے۔ اس لئے یہ بات فی الحال نظرانداز کرنا ہی بہتر ہے۔ البتہ جو بات کسی بھی مسلم تنظیم کے لئے اہم بلکہ لازم ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے نظریات اور لائحہ عمل کے لئے اللہ اور رسول اللہ کی رہنمائی کو بنیاد و دلیل بنائے کیوں کہ مسلمان ملت اسلامیہ ہیں اور علامہ اقبال کے بقول قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں۔

آج مسلمانان ہند جس بحران سے دوچار ہیں وہ کوئی اچانک پیدا ہو جانے والی صورت حال نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک تاریخی تسلسل ہے۔ یہ کسی ایک خاص سیاسی پارٹی کے اقتدار سے پیدا شدہ خطرہ نہیں ہے بلکہ یہ ملک کے اکثریتی فرقے کے ساتھ مسلمانوں کے تعلق کا ایک دیرینہ سیاسی مسئلہ ہے جو فطری اور متوقع طور سے اب بہت زیادہ شدت اختیار کر گیا ہے اور اس میں بتدریج مزید شدت پیدا ہوتے چلے جانا ایک یقینی امر ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے اس مسئلہ کی صحیح تشخیص ضروری ہے اور ماضی کے ان معاملات سے عبرت لینا ضروری ہے جو قرآن وسنت کی واضح رہنمائی کے برخلاف کئے گئے اور آج کے حالات جن کا ایک فطری نتیجہ ہیں۔ پچھلی غلطیوں کے تدارک کی صورت اب یہ ہے کہ موجودہ صورت حال کی تاویل کرلی جائے اور قرآن و سنت کی روسے ان کی تشریح کی جائے۔

ملک کے نظام میں مسلمانوں کی شمولیت یا حصہ داری کی شرعی تشریح وہی ہے جو کبھی بعض بزرگوں نے کی تھی کہ یہ ایک معاہدے کی صورت ہے۔ دوسری قوموں کے ساتھ امن وامان سے رہنے اور اشتراک عمل کے لئے معاہدہ کرنا چوں کہ جائز ہے اور نبی کے وقت سے اس کی روایت چلی آرہی ہے اس لئے دستور ہند بھی گویا ایک معاہداتی دستاویز ہے۔ اس معاہدے میں اگرچہ باشندگان ہند کے متعدد فرقے اور گروہ شامل ہیں جنہیں کل ملا کر ایک ہندستانی قوم تصور کرلیا گیا ہے لیکن مسلمانوں کے لئے یہ بنیادی طور پر ہندو قیادت کے ساتھ معاہدہ امن وہمسائیگی تھا۔ کیوں کہ ہندو مسلم تعلقات کا سوال ہی برطانوی حکمرانوں کے سامنے ملک چھوڑنے سے پہلے سب سے بڑا سوال تھا، اسی سوال پر گول میز کانفرنسیں ہوئی تھیں اور اسی مسئلہ کی وجہ سے تقسیم بھی عمل میں آئی تھی۔ تقسیم کی مخالفت کرنے والے قائدین ملت کو اس وقت کے ہندو قائدین نے یہ بھروسہ دلا کر ہی ہندستان میں رہنے پر آمادہ کیا تھا کہ ملک میں سبھی فرقوں کو برابر کی آزادی حاصل ہوگی اور بقاء وترقی کے یکساں مواقع سب کو حاصل رہیں گے، پھر اسی بات کو یقینی بنانے کیلئے دستور ساز اسمبلی میں طویل بحثیں ہوئی تھیں اور مسلم قائدین نے دستور سازی کے عمل میں حصہ لیا تھا۔ اس لحاظ سے موجودہ مملکت ہندستان یہاں کے دو بڑے فرقوں کے درمیان مفاہمت کا نتیجہ ہے۔ رہا دروں یا دلتوں کا سوال تو وہ ہندو قوم کے داخلی فرقوں کا آپسی مسئلہ تھا اور ہے۔

لہٰذا، آج ہندستان میں مسلمانوں کے وجود کی فکر کرنے والی کسی اجتماعی تنظیم کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مسائل کو تاریخی تناظر میں دیکھے۔ 51 رکنی کمیٹی نے مسلمانوں کے ساتھ ہو رہے ظلم وستم پر وائٹ پیپر جاری کرنے کا ارادہ کیا ہے تو یہ اچھی بات ہے۔ لیکن اس وائٹ پیپر میں صرف حالیہ چند برسوں کے واقعات کا احاطہ کرنا کافی نہیں ہوگا اور سیاسی منطق کے لحاظ سے بھی یہ درست نہیں ہوگا۔ تشکیل مملکت سے لے کر اب تک کے تقریباً 80 سال میں مسلمانوں کو جو تجربات ہوئے ہیں ان سب کا احاطہ ہونا چاہئے۔ دستور کو اس کی روح کے ساتھ عملاً نافذ کرنے کی ذمہ داری کو فریق ثانی نے کتنی ایمان داری اور سنجیدگی سے پورا کیا ہے اس کا دوٹوک تجزیہ ہونا چاہئے۔ پھر اس بات پر غور ہونا چاہئے کہ معاہدے کے اسلامی ضابطوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کے لئے شرعی موقف کیا ہو۔ کیوں کہ کسی بھی قوم وملت کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے وجودی مسائل کیلئے دوراندیشی پر مبنی اور طویل مدتی تناظر کے ساتھ لائحہ عمل بنائے۔ محض وقتی طور سے اور ایڈہاک طریقے سے قوموں کے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ یہ قوموں کے مزید زوال کا سبب بنتے رہتے ہیں۔

ہندستان کے موجودہ سیاسی ماحول میں دو رجحانوں کا ٹکراؤ ظاہر ہونے لگا ہے۔ ایک رجحان ہندوؤں کی مذہبی وسماجی قیادت کا ہے جو ہندو دھارمک آستھاؤں کو ملک کے سیاسی نظام کی بنیاد بنانا چاہتی ہے اور ملک کو ہندو راشٹر بنانے کے عزم پر کاربند ہے۔ دوسرا رجحان ملک کو ایک سیکولر اسٹیٹ بنائے رکھنے اور موجودہ دستور کو عملاً نافذ کرنے کا ہے۔ اس رجحان کے حامل تمام غیر ہندو فرقے اور ہندو سماج کے پست، مظلوم اور محروم طبقات کے قائدین ہیں جو برہمن واد کے مخالف ہیں۔ عام ہندو سماج کے وہ لوگ بھی اس رجحان کے ساتھ ہیں جو ذہنی طور سے لبرل اور سیکولر ہیں اور ایک روادار سیاسی و سماجی ماحول کو پسند کرتے ہیں، یا نظریاتی طور سے سیکولر سیاسی پارٹیاں ہندو راشٹر کی مخالفت کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ اس کشمکش میں مسلمانوں کی اجتماعی قیادت کو اپنے لئے ایک جرآت مندانہ اور قائدانہ رول تلاش کرنا چاہئے۔ اس بات پر غور ہونا چاہئے کہ پورے ملک کو ہندو راشٹر بننے سے بچانے کی کوشش کے بجائے ملک کے کسی مخصوص اور محدود حصے میں ہندو راشٹر قائم کرنے کی پیش کش کیوں نہ کی جائے تاکہ باقی ماندہ ہندستان غیر ہندوتوادی فرقوں اور گروہوں پر مشتمل ایک مشترک اور سیکولر جمہوریہ کے طور پر محفوظ ہو جائے جس میں ہندوتوا کے لئے کوئی جگہ نہ ہو:

صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

○○○

'آپریشن ٹائیگر-4' کی آہٹ

ادھو ٹھاکرے کے 14 ارکان اسمبلی شندے کے رابطے میں

شندے گروپ کے رکن اسمبلی مرجی پٹیل کا سنسنی خیز دعویٰ 'جلد ہی یہ ارکان اسمبلی شندے کی شیوسینا میں شامل ہوں گے'

ممبئی: مہاراشٹر میں ایک بار پھر بڑی سیاسی ہلچل کے دعوے سامنے آئے ہیں۔ ایکناتھ شندے کی شیوسینا کے رکن اسمبلی مرجی پٹیل نے دعویٰ کیا ہے کہ ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا کے 14 ارکان اسمبلی شندے کے رابطے میں ہیں اور مستقبل میں شندے گروپ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مرجی پٹیل نے یہ دعویٰ اندھیری ایسٹ میں منعقدہ خواتین کے پروگرام کے دوران کیا۔ ان کے مطابق ٹھاکرے گروپ کے ارکان اسمبلی کے علاوہ متعدد بلدیاتی نمائندے بھی شندے کے رابطے میں ہیں اور مستقبل میں وہ بھی شندے کی شیوسینا میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ آنے والے چند دنوں میں ریاست میں 'آپریشن ٹائیگر-4' نظر آئے گا۔ آپریشن ٹائیگر سے متعلق سیاسی سرگرمیاں جنوری 2026 سے شروع ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ اپریل میں ٹھاکرے گروپ کے بعض ارکان پارلیمنٹ اور شندے گروپ کے درمیان رابطوں کی خبریں بھی سامنے آئی تھیں، تاہم اس وقت متعلقہ ارکان پارلیمنٹ نے پارٹی چھوڑنے کی تردید کی تھی۔ 17 جون 2026 کو ٹھاکرے گروپ کے نو لوک سبھا ارکان میں سے چھ ارکان کے الگ گروپ بنانے کی خبریں سامنے آئیں اور 22 جون کو سنجے جادھو، سنجے دیشمکھ، سنجے دینا پاٹل، ناگیش پاٹل آشٹیکر، اوم پرکاش راجے نمبالکر اور بھاؤ صاحب واگھ چورے نے شندے کی شیوسینا میں شمولیت اختیار کی۔ دوسری جانب ٹھاکرے گروپ کے 16 بلدیاتی نمائندوں کے انتخاب کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔ ان کے خلاف ذات کے سرٹیفکیٹ، اثاثوں کی تفصیلات اور مبینہ مجرمانہ معاملات سے متعلق معلومات چھپانے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ تاہم 14 ارکان اسمبلی کے شندے گروپ میں شامل ہونے کا دعویٰ فی الحال مرجی پٹیل کے بیان تک محدود ہے اور ان ارکان اسمبلی کے نام سامنے نہیں آئے ہیں۔

آپ ہجوم کے ساتھ ہیں یا قانون کے ساتھ؟

کنال کامرا کا پولس سے سوال، ممبئی میں اپنے دوبارہ ہونیوالے پروگرام کے تعلق سے فکرمند!

ممبئی: معروف مزاحیہ فنکار کنال کامرا نے ممبئی میں اپنے دوبارہ ہونے والے پروگرام سے قبل پولیس سے سوال کیا ہے کہ اگر کچھ لوگ زبردستی ان کا پروگرام رکوانے یا اس میں خلل ڈالنے کی کوشش کریں تو پولیس قانون کی حفاظت کرے گی یا ہجوم کو اپنی مرضی چلانے دے گی۔ کامرا نے کہا کہ ان کا پروگرام ایک بند ہال میں ہوگا، جس میں تقریباً 100 رضامند بالغ افراد شریک ہوں گے اور پروگرام تمام متعلقہ قوانین کے مطابق منعقد کیا جائے گا۔ انہوں نے پولیس سے سوال کیا کہ اگر 40 سے 50 افراد پروگرام بند کرانے، ہنگامہ کرنے یا مقام کو نقصان پہنچانے کے لیے پہنچ جائیں تو کیا پولیس انہیں ایسا کرنے کی اجازت دے گی۔ کامرا نے یہ بھی سوال اٹھایا کہ جن لوگوں نے پروگرام کے ٹکٹ تک نہیں خریدے، کیا انہیں ان افراد کی آزادی متاثر کرنے کا اختیار دیا جائے گا جو قانونی طور پر پروگرام میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ممبئی پولیس سے دوٹوک انداز میں پوچھا کہ وہ ہجوم کے ساتھ ہے یا قانون کے ساتھ۔ کامرا کا یہ بیان ان کے گزشتہ ممبئی پروگرام کے تنازع کے پس منظر میں سامنے آیا ہے۔ گزشتہ سال ممبئی کے کھار علاقے میں ان کے پروگرام کے دوران ان کے بعض مزاحیہ جملوں پر شدید احتجاج ہوا تھا اور پروگرام کے مقام پر توڑ پھوڑ بھی کی گئی تھی۔ اب کامرا دوبارہ ممبئی میں پروگرام کرنے کی تیاری کر رہے ہیں اور انہوں نے پولیس سے واضح طور پر جاننا چاہا ہے کہ انتظامیہ ان کے پروگرام کی حفاظت اور قانون کی بالادستی یقینی بنانے کے لیے کیا اقدامات کرے گی۔

دھاراوی میں گیس سلنڈر دھماکا، دو بچوں سمیت 5 زخمی

راجیوگاندھی نگر کے ایک مکان میں نصف شب خوف وہراس پھیل گیا، چار زخمی سائن اسپتال منتقل

ممبئی: دھاراوی کے راجیو گاندھی نگر میں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب گیس سلنڈر میں دھماکے سے دو بچوں سمیت پانچ افراد جھلس کر زخمی ہوگئے۔ واقعہ سائن-دھاراوی لنک روڈ پر راجیو گاندھی اسپورٹس کلب کے قریب واقع دومنزلہ عمارت کے کمرہ نمبر 43 میں نصف شب کے قریب پیش آیا۔ زخمی پونم جیسوال کے بھائی وشال جیسوال نے الزام عائد کیا کہ سلنڈر تبدیل کرنے کے لیے بلایا گیا گیس کاریگر بھی موقع پر موجود تھا اور اس کی مبینہ لاپروائی کے باعث گیس کا اخراج ہوا۔ ان کے مطابق کاریگر نے نیا سلنڈر لگاتے وقت اس کا والو خراب کردیا، جس کے بعد کمرے میں گیس بھر گئی، لیکن گیس کی شدید بو کے باوجود اس نے چولہا جلانے کی کوشش کی، جس سے دھماکا ہوگیا۔ وشال کے مطابق کاریگر بھی جھلس گیا تھا اور اسے سائن اسپتال لے جایا گیا، تاہم رشتہ داروں اور مقامی لوگوں کے غصے کے خوف سے وہ علاج کرائے بغیر اسپتال سے چلا گیا۔ دھماکے میں پونم جیسوال، 30، تقریباً 30 فیصد جھلس گئیں، پانچ سالہ روہن گپتا 5 فیصد، چار سالہ رودرا گپتا 8 فیصد اور 19 سالہ پاروتی گنڈیڈی 15 فیصد جھلسیں۔ روہن اور رودرا پڑوسی مکان میں رہتے تھے اور آگ لگنے کے وقت مشترکہ راہداری میں موجود تھے، جہاں دھماکے کی زد میں آکر دونوں زخمی ہوگئے۔ روہن کے ہاتھ اور ٹانگیں جبکہ رودرا کے سینے اور دونوں ٹانگوں پر جھلسنے کے زخم آئے۔ پونم کے چہرے اور ہاتھ جھلس گئے جبکہ پاروتی کے ہاتھ اور ٹانگیں متاثر ہوئیں۔ مقامی لوگوں نے دھماکے کے فوراً بعد موقع پر پہنچ کر بالٹیوں سے پانی ڈال کر آگ بجھانے کی کوشش کی۔ ممبئی فائر بریگیڈ کو رات تقریباً 11 بج کر 45 منٹ پر اطلاع ملی اور 12 بج کر 10 منٹ تک آگ پر قابو پالیا گیا۔ فائر بریگیڈ کے ڈپٹی چیف فائر افسر سنتوش ساونت کے مطابق اہلکاروں نے سب سے پہلے گیس سلنڈر کا والو بند کیا اور پھر آگ بجھائی۔ پولیس، فائر بریگیڈ اور بجلی و ٹرانسپورٹ کے متعلقہ عملے نے موقع پر کارروائی کی۔ پولیس نے متاثرہ مقام کو رات میں سیل کردیا تھا جسے اتوار کی صبح دوبارہ کھول دیا گیا۔ فائر بریگیڈ نے گیس سلنڈر کو مزید جانچ کے لیے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔

میئر ریتو تاوڑے نے وشا کھاراؤت کی رکنیت منسوخی کا اعلان کیا

چھ سال تک انتخاب لڑنے پر بھی پابندی، ٹھاکرے گروپ کے بلدیاتی ارکان کی تعداد گھٹ کر 64 ہوگئی

ممبئی: شیوسینا ادھو بالا صاحب ٹھاکرے گروپ کی بلدیاتی رکن وشا کھاراؤت کی رکنیت بالآخر منسوخ کردی گئی ہے۔ ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے میونسپل کارپوریشن کی جنرل باڈی میٹنگ میں ان کی رکنیت منسوخ کیے جانے کا اعلان کیا۔ ذات کی جانچ کے دوران وشا کھاراؤت کا ذات کا سرٹیفکیٹ غیر قانونی قرار دیا گیا تھا، جس کے بعد ان کی بلدیاتی رکنیت خطرے میں پڑ گئی تھی۔ وشا کھاراؤت نے اس فیصلے کے خلاف عدالت سے رجوع کیا تھا، تاہم انہیں وہاں بھی راحت نہیں ملی۔ رکنیت منسوخ ہونے کے ساتھ ہی انہیں آئندہ چھ سال تک انتخاب لڑنے سے بھی روک دیا گیا ہے، جس سے ان کے سیاسی مستقبل پر بڑا سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ وشا کھاراؤت ممبئی میونسپل کارپوریشن کے دادر علاقے کے وارڈ نمبر 191 سے او بی سی خواتین کے لیے مخصوص نشست پر منتخب ہوئی تھیں۔ انہوں نے انتخاب میں ایکناتھ شندے گروپ کے رہنما سدا سرونکر کی بیٹی پریا سرونکر کو شکست دی تھی۔ وشا کھاراؤت کو 13,326 ووٹ ملے تھے، جبکہ پریا سرونکر کو 13,039 ووٹ حاصل ہوئے تھے۔ اس طرح وشا کھاراؤت 287 ووٹوں سے کامیاب ہوئی تھیں۔ پریا سرونکر نے وشا کھاراؤت کے ذات کے سرٹیفکیٹ کی قانونی حیثیت اور دائرۂ اختیار پر اعتراض کرتے ہوئے ذات کی جانچ کمیٹی سے رجوع کیا تھا۔ معاملے کی تحقیقات کے بعد کمیٹی نے وشا کھاراؤت کا کنبی ذات کا سرٹیفکیٹ غیر قانونی قرار دے دیا۔ یہ سرٹیفکیٹ انہوں نے پال گھر ضلع ذات تصدیقی کمیٹی سے حاصل کر کے او بی سی خواتین کے لیے مخصوص نشست پر انتخاب لڑنے کے لیے پیش کیا تھا۔ ذات کا سرٹیفکیٹ منسوخ ہونے کے بعد وشا کھاراؤت نے سیاسی دباؤ اور سازش کا الزام عائد کیا تھا اور سدا سرونکر کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ اب ان کی بلدیاتی رکنیت منسوخ ہونے کے بعد ادھو ٹھاکرے گروپ کو ایک اور سیاسی جھٹکا لگا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن میں ادھو ٹھاکرے گروپ کے مجموعی طور پر 65 بلدیاتی ارکان منتخب ہوئے تھے۔ وشا کھاراؤت کی رکنیت منسوخ ہونے کے بعد یہ تعداد گھٹ کر 64 ہوگئی ہے، جبکہ شندے گروپ کی تعداد ایک نشست بڑھ کر 30 ہوجائے گی۔

انجینئرنگ داخلہ فراڈ کیس

11 واں ملزم گرفتار

ممبئی: انجینئرنگ کالج میں داخلہ دلانے کے نام پر دھوکہ دہی کے معاملے میں پولیس نے 11 ویں ملزم کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار شخص کی شناخت 21 سالہ ابوسیف کے طور پر ہوئی ہے، جو ورسوا کا رہنے والا ہے اور ایک سم کارڈ گیلری میں فروخت کا کام کرتا تھا۔ پولیس کے مطابق سیف نے رواں سال تقریباً 300 سم کارڈ ضروری دستاویزات کے بغیر فروخت کیے تھے۔ تفتیش کے دوران 23 ایسے سم کارڈز کا بھی پتہ چلا جو مبینہ طور پر مطلوبہ دستاویزات کے بغیر جاری کیے گئے تھے اور شبہ ہے کہ ان کا استعمال داخلہ فراڈ کے لیے کیا گیا۔ اس معاملے میں گزشتہ ماہ پونے کے وِمان نگر علاقے سے 10 افراد کو گرفتار کیا گیا تھا، جن کا تعلق انجینئرنگ کے شعبے سے بتایا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق ایک خاتون کو اس کے بیٹے کو حیدرآباد کے انجینئرنگ ادارے میں داخلہ دلانے کا جھانسہ دے کر لاکھوں روپے وصول کیے گئے تھے۔ تحقیقات کے دوران بینک کھاتوں، رقم کی منتقلی، نقد ادائیگیوں اور دیگر لین دین کی تفصیلات کا جائزہ لیا گیا۔ عدالت کی ہدایت پر متاثرہ خاتون کو 16 لاکھ 50 ہزار روپے واپس مل گئے ہیں۔ پولیس اب اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ بغیر دستاویزات جاری کیے گئے سم کارڈز کا استعمال کس طرح کیا گیا اور اس دھوکہ دہی کے نیٹ ورک میں مزید کتنے افراد شامل ہیں۔

بس کی زد میں آکر 60 سالہ خاتون ہلاک

ممبئی: ورلی کے ایس ٹی آفس ٹریفک سگنل کے قریب پیر کی صبح تقریباً 11 بج کر 25 منٹ پر ایک 60 سالہ خاتون ونمالا سپالے کی بس حادثے میں موت ہوگئی۔ واقعے کے وقت وہ سرخ سگنل پر بس کے برابر کھڑی ٹیکسی سے اتر رہی تھیں۔ سگنل سبز ہوتے ہی بائیکلہ اسٹیشن سے لوٹس جنکشن کی جانب جانے والی بس آگے بڑھی اور خاتون بس کے بائیں جانب کے پچھلے پہیے کی زد میں آگئیں، جس سے ان کے سر پر شدید چوٹ لگی اور سر و کان سے خون بہنے لگا۔ بس کے کنڈکٹر نے انہیں فوری طور پر نائر اسپتال پہنچایا، تاہم ڈاکٹروں نے تقریباً 12 بج کر 15 منٹ پر علاج شروع ہونے سے قبل ہی انہیں مردہ قرار دے دیا۔ بس ممبئی سینٹرل ڈپو کے ایک نجی معاہداتی ڈرائیور کے زیر انتظام تھی۔ واقعے کے بعد متعلقہ حکام اور بس انتظامیہ کے افسران موقع پر پہنچے اور حادثے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

خاتون مسافر سے دست درازی، ڈرائیور پر الزام

سنسان سڑک پر ڈرائیور نے گاڑی روک کر بدسلوکی کی، ملزم موقع سے فرار

نئی ممبئی: نئی ممبئی ایئرپورٹ کے قریب ایک خاتون مسافر نے ٹیکسی ڈرائیور پر مبینہ طور پر دست درازی اور حملے کی کوشش کا الزام عائد کیا ہے۔ پولیس کے مطابق واقعہ پیر کی رات تقریباً ڈیڑھ بجے ایئرپورٹ سروس روڈ پر پیش آیا، جو نوی ممبئی ایئرپورٹ سے تقریباً دو کلومیٹر دور ہے۔ خاتون چیمبور میں ایک تقریب میں شرکت کے بعد اپنی ایک دوست کی جانب سے بک کی گئی ٹیکسی میں پنویل جا رہی تھیں۔ راستے میں ڈرائیور نے یہ کہہ کر ایک سنسان مقام پر گاڑی روک دی کہ اسے پانی پینا ہے۔ پولیس کے مطابق ڈرائیور کچھ دیر بعد گاڑی میں واپس آیا اور خاتون کے برابر پچھلی نشست پر بیٹھ کر مبینہ طور پر ان کا ہاتھ پکڑا اور کپڑے اتارنے کی کوشش کی۔ خاتون نے مزاحمت کرتے ہوئے خود کو چھڑایا اور گاڑی سے باہر نکل گئیں، جس کے بعد ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا۔ متاثرہ خاتون نے اپنے اہل خانہ سے رابطہ کرنے کے بعد پنویل پولیس اسٹیشن پہنچ کر شکایت درج کرائی، تاہم جائے وقوع نوی ممبئی ایئرپورٹ پولیس کے دائرۂ اختیار میں ہونے کے باعث انہیں متعلقہ پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ پولیس نے خاتون کی شکایت پر محمد افضل شیخ کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے اور ملزم کی گرفتاری کے لیے تلاش شروع کردی گئی ہے۔ پولیس اس کی موجودگی کا پتہ لگانے کے لیے تکنیکی ذرائع سے بھی مدد لے رہی ہے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

مانسون کی بیماریوں پر بی ایم سی کی تیاریوں پر سوال۔۔۔ 23 ہزار سے زائد مریض اور 17 اموات

مچھر سے پھیلنے والی بیماریوں کی روک تھام، فوگنگ، وارڈ سطح کی منصوبہ بندی اور مرکزی ہیلپ لائن کا مطالبہ

ممبئی۔ مانسون کے دوران پھیلنے والی بیماریوں سے نمٹنے کے لیے بی ایم سی کی تیاریوں پر میونسپل کارپوریشن کی میٹنگ میں سوالات اٹھائے گئے۔ منسے کے گروپ لیڈر کلیدار کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراض کی حمایت کرتے ہوئے ایک میونسپل کارپوریٹر نے کہا کہ ملیریا، ڈینگو، گیسٹرو اور دیگر بیماریوں میں ہر سال ہونے والا اضافہ محض موسمی صورتحال نہیں بلکہ بارش سے قبل بی ایم سی کی تیاریوں میں موجود خامیوں کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ کارپوریٹر نے بی ایم سی کی شہری ڈائری 2026 اور وبائی امراض کے ماہرین کے شعبے کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ سال 2025 میں ملیریا کے 076,8 معاملات سامنے آئے اور 7 افراد کی موت ہوئی۔ ڈینگو کے 904,5 معاملات میں 5 اموات ہوئیں، جبکہ لیپٹو اسپائروسیس کے 770، ایچ ون این ون کے 508 معاملات اور اس بیماری سے 5 اموات درج کی گئیں۔ اسی طرح گیسٹرو کے 034,8 معاملات بھی ریکارڈ ہوئے۔ ان پانچ بیماریوں کے ہی تقریباً 23 ہزار معاملات اور 17 اموات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے بی ایم سی کی بیماریوں سے نمٹنے کی حکمت عملی پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعداد و شمار صرف بی ایم سی کے اسپتالوں میں درج معاملات پر مبنی ہیں، اس لیے حقیقی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔ ہر سال جون سے بارش، پانی جمع ہونے اور گندگی کی صورتحال پیدا ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں مچھروں کی افزائش، آلودہ پانی اور گیسٹرو جیسی بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ایسے میں بڑی تعداد میں لوگوں کے بیمار ہونے کو معمول کا واقعہ قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ میونسپل کارپوریٹر نے مختلف وارڈوں میں تعینات پی سی او ملازمین کے ذریعے کی جانے والی فوگنگ کے نظام پر بھی سوال اٹھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ مختلف وارڈوں میں فوگنگ کے لیے مختلف تعداد میں افرادی قوت فراہم کی گئی ہے، جبکہ ایم آئی ایس محکمہ میں پی سی او کے لیے 31 ملازمین کا انتظام بتایا گیا ہے۔ ان کے مطابق ایک ملازم دن میں چار مرتبہ فیوگنگ کرتا ہے اور ایک مرتبہ فیوگنگ تقریباً 15 منٹ تک چلتی ہے۔ اس حساب سے پورے دن میں تقریباً ایک گھنٹے کی ہی فوگنگ ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ فیوگنگ کے لیے تقریباً 400 ملی لیٹر پٹرول فراہم کیا جاتا ہے، یعنی روزانہ تقریباً 6.1 لیٹر پٹرول استعمال ہوتا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ فوگنگ کے پورے نظام کی حقیقت اور اس کے نتیجے میں بیماریوں کی روک تھام پر پڑنے والے اثرات کی جانچ کی جائے۔ میٹنگ میں فوگنگ مشینوں کے معیار کا معاملہ بھی اٹھایا گیا۔ کارپوریٹر نے دعویٰ کیا کہ فی الحال استعمال ہونے والی لانگرے کمپنی کی مشینیں کووڈ سے قبل خریدی گئی تھیں اور ملازمین کے مطابق یہ مشینیں جلد گرم ہو جاتی ہیں، جس سے کام متاثر ہوتا ہے۔ انہوں نے بہتر معیار اور جرمن ٹیکنالوجی سے تیار کردہ اچھی مشینیں فراہم کرنے کا مطالبہ کیا، تاکہ مچھروں کی افزائش والے علاقوں میں زیادہ مؤثر طریقے سے فوگنگ اور جراثیم کش دوا کا چھڑکاؤ کیا جا سکے۔ کارپوریٹر نے کہا کہ صرف محکمہ کی سطح پر ٹینڈر جاری کرنے کے بجائے ہر وارڈ کے لیے تفصیلی مائیکرو پلان تیار کیا جانا چاہیے۔ جس وارڈ میں ڈینگو، ملیریا یا مچھروں کا زیادہ پھیلاؤ ہو، وہاں فوری طور پر اضافی افرادی قوت تعینات کر کے بڑے پیمانے پر فوگنگ اور دوا کا چھڑکاؤ کیا جائے۔ انہوں نے انتظامیہ اور میونسپل کارپوریٹروں کے درمیان بہتر تال میل کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مقامی نمائندوں کو اپنے علاقوں کی زمینی صورتحال کا براہ راست علم ہوتا ہے، اس لیے بیماریوں کے پھیلاؤ کی روک تھام کے منصوبے میں ان کی معلومات اور تجاویز کو شامل کیا جانا چاہیے۔ میٹنگ میں سب سے اہم مطالبہ ڈینگو، ملیریا اور گیسٹرو سمیت مون سون کی بیماریوں کے مریضوں کے لیے مرکزی ہیلپ لائن شروع کرنے کا کیا گیا۔ کارپوریٹر نے بی ایم سی کمشنر اور میئر سے مطالبہ کیا کہ ایسا ایک مرکزی نمبر جاری کیا جائے جہاں فون کر کے شہری یہ معلوم کرسکیں کہ متعلقہ بیماری کے علاج کے لیے بی ایم سی کے کس اسپتال میں بستر دستیاب ہے۔ اس کے ساتھ ہی بی ایم سی کے تمام اسپتالوں میں دستیاب بستروں کی تازہ صورتحال آن لائن دکھانے کے لیے مرکزی اسپتال ڈیش بورڈ بنانے کی بھی مانگ کی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ موجودہ ڈیجیٹل دور میں مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو ایک اسپتال سے دوسرے اسپتال کے چکر لگانے کے بجائے ایک ہی پلیٹ فارم پر یہ معلومات دستیاب ہونی چاہیے کہ کس اسپتال میں کتنے بستر خالی ہیں اور مریض کو فوری طور پر کہاں علاج کے لیے لے جایا جا سکتا ہے۔ میونسپل کارپوریٹر نے میئر اور کمشنر سے مطالبہ کیا کہ مانسون کی بیماریوں سے نمٹنے کے لیے مؤثر فوگنگ، وارڈ وار مائیکرو پلان، جدید مشینری، مرکزی ہیلپ لائن اور اسپتالوں میں بستروں کی دستیابی کا مرکزی آن لائن ڈیش بورڈ ترجیحی بنیادوں پر نافذ کیا جائے۔

13/7 بم دھماکوں کے ملزم سے فوجداری وکیل تک

بم دھماکوں کے الزام میں 14 سال کی جیل، پھر قانون کی تعلیم اور فوجداری وکالت، ندیم شیخ کی جدوجہد کی داستان

ممبئی: 13 جولائی 2011 کو اوپیرا ہاؤس، زیوری بازار اور دادر میں ہونے والے سلسلہ وار بم دھماکوں کے معاملے میں ملزم بنائے گئے 36 سالہ ندیم اختر اشفاق شیخ نے جیل میں رہتے ہوئے قانون کی تعلیم حاصل کی اور ضمانت کے بعد اب فوجداری مقدمات کی پیروی کرنے والے وکیل بن گئے ہیں۔ ان دھماکوں میں 27 افراد ہلاک اور 127 زخمی ہوئے تھے جبکہ ندیم سمیت 11 افراد کو ملزم بنایا گیا تھا۔ بمبئی ہائی کورٹ نے رواں سال 10 فروری کو انہیں اس بنیاد پر ضمانت دی کہ مستقبل قریب میں مقدمے کی سماعت مکمل ہونے کے امکانات نہیں ہیں۔ ضمانت کے بعد ندیم نے مہاراشٹر و گوا بار کونسل سے وکالت کی سند حاصل کی اور جولائی سے عدالتوں میں پیش ہونا شروع کردیا۔ پہلی بار وکیل کا لباس پہن کر عدالت میں پیش ہونے کو انہوں نے زندگی کا انتہائی قابل فخر لمحہ قرار دیا۔ ندیم اصل میں بہار کے دربھنگہ کے رہنے والے ہیں اور 2002 میں خاندان کے ساتھ ممبئی آئے تھے۔ طالب علمی کے دوران وہ ایک رشتہ دار کے سم کارڈ کے کاروبار میں کام کرتے تھے اور ایک پیزا ترسیلی کمپنی میں جزوقتی ملازمت بھی کی۔ دھماکوں کے بعد ان کے رشتہ دار کی دکان سے بعض ملزمان کے سم کارڈ خریدنے کی بنیاد پر وہ بھی تفتیش کی زد میں آگئے۔ اس وقت ان کی عمر 22 سال تھی۔ انہیں مہاراشٹر منظم جرائم قانون سمیت سخت دفعات کے تحت جنوری 2012 میں ناگپاڑہ سے گرفتار کر کے آرتھر روڈ جیل بھیج دیا گیا۔ جیل میں رہتے ہوئے انہوں نے 2014 میں بی اے میں داخلہ لیا اور 2019 میں ریاستی داخلہ امتحان پاس کر کے تھانے کے ایک قانون کالج میں داخلہ حاصل کیا۔ جمعیت علماء ہند نے ان کے تعلیمی اخراجات میں مدد کی۔ امتحانات کے لیے انہیں پولیس کی نگرانی میں کالج لے جایا جاتا تھا۔ 2017 میں سیشن عدالت سے ضمانت مسترد ہونے کے بعد انہوں نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور اپنے وکیل انیس کے شیخ کی معاونت بھی کرتے رہے۔ استغاثہ نے مقدمے میں 400 سے زائد گواہوں کو پیش کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، تاہم ایک دہائی میں صرف 167 گواہوں کے بیانات ریکارڈ ہو سکے۔ اس دوران ندیم کے والد کا بھی انتقال ہوگیا۔ بالآخر فروری 2026 میں ہائی کورٹ نے مقدمے کی تکمیل میں تاخیر کو دیکھتے ہوئے انہیں ضمانت دے دی۔ وکالت کی سند حاصل کرنے کے بعد انہوں نے قتل کے ایک ملزم کا مقدمہ لڑا اور اس کے بعد مزید تین مقدمات اپنے ہاتھ میں لیے، جن میں ایک مقدمہ بلا معاوضہ بھی لڑ رہے ہیں۔ اب تک انہیں تقریباً 50 ہزار روپے فیس مل چکی ہے۔ ندیم کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کے مقدمے میں خود ملزم ہونے کے باوجود قیدی ان سے قانونی مدد لینے میں ہچکچاتے نہیں، کیونکہ وہ جیل میں رہنے والے ملزمان کے مسائل بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ رہائی کے بعد وہ اپنے تین بھائیوں اور ایک بہن سمیت خاندان کے قریب آگئے ہیں اور اب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دہشت گردی کے مقدمے میں انہیں جس طرح پیش کیا گیا، حقیقت میں وہ ویسے شخص نہیں ہیں۔

دادر: کار سوار نے بیسٹ بس ڈرائیور کو تھپڑ مارا، ویڈیو وائرل

ممبئی: دادر کے تلک پل کے قریب اتوار کی شام ٹریفک جام کے دوران راستہ دینے کے معاملے پر ایک کار سوار نے بیسٹ بس ڈرائیور سے مبینہ طور پر جھگڑا کیا اور بس میں داخل ہوکر اسے تھپڑ مار دیا۔ بیسٹ انتظامیہ کو دی گئی رپورٹ کے مطابق کار سوار نے پہلے بس کو اوورٹیک کر کے آگے اپنی گاڑی روک دی اور ڈرائیور سے بحث کے بعد مبینہ طور پر اس پر ہاتھ اٹھایا۔ واقعے کی مبینہ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے، جس میں تین افراد بس کے ڈرائیور کے قریب کھڑے نظر آتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص ڈرائیور کو تھپڑ مارتا دکھائی دیتا ہے۔ واقعے کے وقت بس مسافروں سے بھری ہوئی تھی۔ بتایا گیا ہے کہ بس نمبر 8215 سیوری بس اسٹیشن سے دندوشی کی جانب جا رہی تھی اور تقریباً ساڑھے سات بجے تلک پل کے قریب ٹریفک جام میں پھنس گئی۔ واقعے کے بعد بیسٹ ڈرائیور نے شیواجی پارک پولیس اسٹیشن پہنچ کر شکایت درج کرائی۔

ڈاکٹروں پر حملہ: ایسے لوگوں کو سڑکوں پر گھومنے کا حق نہیں

سپریم کورٹ کا رمیش مہترے کو نوٹس، تین ہفتے میں جواب داخل کرنے کی ہدایت

تھانے: تھانے کے اسپتال میں ڈاکٹروں پر مبینہ حملے کے معاملے میں ریاست کی جانب سے ضمانت کے خلاف دائر درخواست پر سپریم کورٹ نے شیوسینا کے کارپوریٹر رمیش مہترے سے جواب طلب کرلیا۔ عدالت نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ایسے لوگوں کو سڑکوں پر آزادانہ گھومنے کا حق نہیں ہونا چاہیے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا پر مشتمل بنچ نے رمیش مہترے کو نوٹس جاری کرتے ہوئے تین ہفتے میں جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے اور معاملے کی اگلی سماعت 28 ستمبر کو مقرر کی ہے۔ سماعت کے دوران بنچ نے کہا کہ حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں اور گزشتہ روز پال گھر میں بھی ڈاکٹروں پر حملے کا ایک اور واقعہ پیش آیا ہے، جس میں اسی گروہ کے لوگوں کے ملوث ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ عدالت نے کہا کہ ایسا واضح پیغام جانا چاہیے جس سے معاشرے میں دوسروں کے لیے عبرت پیدا ہو۔ سپریم کورٹ میں یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب بمبئی ہائی کورٹ کی جانب سے رمیش مہترے پر عائد ضمانتی شرائط کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر سماعت ہو رہی تھی۔ بعد ازاں رمیش مہترے کو اپنی درخواست واپس لینے کی اجازت دے دی گئی۔ سپریم کورٹ اس سے قبل بھی کہہ چکی ہے کہ بمبئی ہائی کورٹ کا ازخود اس معاملے کا نوٹس لینا اور ماتحت عدالت کی جانب سے رمیش مہترے کو دی گئی ضمانت پر روک لگانا بالکل درست اقدام تھا۔ عدالت نے یہ بھی کہا تھا کہ ڈاکٹروں پر حملہ کرنے والے افراد ضمانت کے مستحق نہیں ہیں۔ 18 جولائی کو بمبئی ہائی کورٹ نے ماتحت عدالت کی جانب سے دی گئی ضمانت پر روک لگاتے ہوئے اس حکم کو "ناقابل قبول" قرار دیا تھا اور رمیش مہترے کو پولیس کے سامنے خودسپردگی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ تاہم 7 اگست کو ہائی کورٹ نے رمیش مہترے کو ضمانت دے دی اور مقدمے کی سماعت تیزی سے مکمل کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے اس معاملے میں تین دیگر ملزمان کو بھی ضمانت دی تھی۔ رمیش مہترے کلیان ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن کے کارپوریٹر ہیں اور انہوں نے ہائی کورٹ کی جانب سے ضمانت دیتے وقت عائد کی گئی شرائط کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ واقعہ 6 جولائی کو پیش آیا تھا جب ایک خاتون مریضہ کے علاج میں مبینہ تاخیر کے معاملے پر اس کے اہل خانہ اور اسپتال کے عملے کے درمیان تنازع پیدا ہوگیا۔ الزام ہے کہ اسی دوران رمیش مہترے اور دیگر ملزمان اسپتال پہنچے اور وہاں موجود ڈاکٹروں کے ساتھ مبینہ طور پر مارپیٹ کی۔ یہ واقعہ تھانے کے شاستری نگر اسپتال میں پیش آیا تھا، جہاں حاملہ خاتون کے اہل خانہ نے اسپتال کے عملے پر علاج میں تاخیر کا الزام عائد کیا تھا۔ تھانے کی عدالت نے 14 جولائی کو رمیش مہترے کو ضمانت دے دی تھی، جس پر بعد میں بمبئی ہائی کورٹ نے روک لگا دی تھی۔

اتراکھنڈ کی ترقی کا راستہ ماحولیات اور معیشت کے درمیان توازن سے ہوگا

وزیر اعلیٰ نے یوم ہمالیہ کی یاد میں منعقدہ 'ہمالیہ نام ناگادھیراجہ' پروگرام میں شرکت کی، وزیر اعلیٰ نے 'ہمالیہ وبھوتی سمان' کو سالانہ دینے کا اعلان کیا

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے پیر کو ویر مادھو سنگھ بھنڈاری اتراکھنڈ ٹیکنیکل یونیورسٹی، دہرادون میں یوم ہمالیہ کی یاد میں منعقد "ہمالیہ نام ناگادھیراجہ" پروگرام میں شرکت کی۔ اس موقع پر، وزیر اعلیٰ نے ہمالیہ کونسل میں بنیادی ڈھانچے اور وسائل کو بڑھانے کے لیے 1 کروڑ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ "ہمالیہ وبھوتی سمان" ان محققین، سائنس دانوں، سماجی کارکنوں اور ہمالیہ کے خطے کے لیے وقف ممتاز شخصیات کو دیا جائے گا جنہوں نے ہمالیہ کے تحفظ، فروغ اور پائیدار ترقی کے میدان میں شاندار کام کیا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر سال یوم ہمالیہ کے موقع پر دیا جائے گا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق پانچ پوسٹرز جاری کیے۔ ان میں ساتویں دہرادون بین الاقوامی سائنس اور ٹیکنالوجی فیسٹیول، سائنس اور ٹیکنالوجی پریمیئر لیگ، فرنٹیئر چلڈرن سائنس کانگریس، گیانوتکرش، اور 21 ویں اتراکھنڈ اسٹیٹ سائنس کانفرنس کے پوسٹر شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ نے سائنس کو مقبول بنانے پر توجہ مرکوز کرنے والے میگزین "وگیان سنپریشن" کا پانچواں سالانہ شمارہ بھی جاری کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمالیہ ہمارے لیے صرف ایک پہاڑی سلسلہ نہیں ہے بلکہ ہماری شناخت، ثقافت اور وجود کی بنیاد ہے۔ زمانہ قدیم سے ہمالیہ ہمارے باباؤں، سنتوں، متلاشیوں اور مفکرین کا مسکن رہا ہے۔ گنگا اور جمنا سمیت کئی زندگی بخش دریا ہمالیہ سے نکلتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی اور گلوبل وارمنگ آج پوری دنیا کو درپیش بڑے چیلنجز ہیں اور ان کے اثرات ہمالیہ کے خطوں میں واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔ گلیشیئرز پر بڑھتا ہوا دباؤ، پانی کے روایتی ذرائع کو لاحق خطرات، اور ضرورت سے زیادہ بارشیں، لینڈ سلائیڈنگ، جنگلات میں آگ اور سیلاب جیسے واقعات مسلسل نئے چیلنجز کو جنم دے رہے ہیں۔ ہمالیہ کی حساسیت کا احترام کرتے ہوئے، سائنس، ٹیکنالوجی، سلامتی اور فطرت کے درمیان توازن قائم کرتے ہوئے ترقی میں آگے بڑھنا ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی کسی بھی ریاست یا ملک کو اپنی حدود کا تعین کرنے سے متاثر نہیں کرتی ہے۔ یہاں تک کہ ہمالیائی خطوں کو، جو ماحولیاتی نقصان میں بہت کم حصہ ڈالتے ہیں، انہیں بھاری قیمت چکانا پڑ سکتی ہے۔ لہٰذا، موسمیاتی تبدیلیوں کی ذمہ داری اور اس سے نمٹنے کی کوششیں مشترکہ ہونی چاہئیں۔ ہمالیائی ریاستوں کے تحفظات اور آوازوں کو قومی اور عالمی پلیٹ فارمز پر مزید مضبوطی سے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمالیائی گلیشیئرز اور پانی کے ذرائع کا اثر دریاؤں، زراعت، پینے کے پانی اور لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کرتا ہے۔ لہٰذا، ہمالیہ کا تحفظ صرف ایک ماحولیاتی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ ہمارے مستقبل کا معاملہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات پر زور دیا کہ نئی نسل ماحولیات کے حوالے سے باشعور ہے۔ آج نوجوان ہمالیہ، ندیوں، جنگلات، صاف ہوا اور پانی جیسے مسائل پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ آنے والی نسلیں نہ صرف اونچی عمارتوں اور چوڑی سڑکوں کا حساب مانگیں گی بلکہ صاف ہوا، صاف پانی، دریاؤں اور جنگلات کا بھی حساب مانگیں گی۔ اس لیے ہمیں آج ہی فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہم آنے والی نسلوں کے لیے کیسا اتراکھنڈ چھوڑنا چاہتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمالیہ کے تحفظ کے لیے عوام کی شرکت بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے 2 ستمبر کو بگیال ڈے سے لے کر 9 ستمبر کو یوم ہمالیہ تک پورے ہفتے کو 'ہمالیہ ڈے ہفتہ' کے طور پر شروع کیا گیا ہے۔ ہمالیہ کا تحفظ صرف سرکاری پروگراموں اور سیمیناروں تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے ایک عوامی تحریک بننا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بگیال ہماری حیاتیاتی تنوع اور آبی وسائل کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ جنگلات ہماری ہوا، پانی اور مٹی کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور دریا ہماری تہذیب کی جان ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمالیہ کے تحفظ کو پہاڑوں کی خوشحالی سے بھی جوڑا جانا چاہیے۔ دیہاتوں میں روزگار کے مواقع، مقامی مصنوعات کی منڈیوں، خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے، قدرتی زراعت اور ماحول دوست سیاحت کو فروغ دے کر نقل مکانی کو کم کیا جا سکتا ہے۔ ہمالیہ کا تحفظ اور پہاڑی خوشحالی متضاد نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل ہیں۔ ہمارے جنگلات، بگیال، حیاتیاتی تنوع، دریا، روایتی علم اور مقامی مصنوعات ہماری ماحولیاتی دولت ہیں اور مستقبل میں ہماری معاشی طاقت بھی بن سکتی ہیں۔ اس موقع پر ایم ایل اے شری کشور اپادھیائے، حیسکو کے بانی اور پدم بھوشن ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر انیل پرکاش جوشی، ویر مادھو سنگھ بھنڈاری اتراکھنڈ ٹیکنیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ترپتا ٹھاکر، COST-U کے ڈائرکٹر جنرل پروفیسر درگیش پنت، ویر مادھو سنگھ بھنڈاری یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر ترپتا ٹھاکر، ڈاکٹر رجنہ سنگھ بھنڈاری، حیسکو کے بانی ڈاکٹر انیل پرکاش اور دیگر موجود تھے۔ اپادھیائے، COST-U کے جوائنٹ ڈائریکٹر شری D.P. یونیال اور دیگر معززین موجود تھے۔

پہاڑی علاقوں کو سڑکوں، بجلی، اچھی تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور روزگار کی ضرورت

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پہاڑی علاقوں کو سڑکوں، بجلی، اچھی تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور روزگار کی ضرورت ہے، لیکن اتراکھنڈ کے ترقیاتی ماڈل کو ریاست کے جغرافیائی حالات اور ضروریات کے مطابق بنایا جانا چاہیے۔ اتراکھنڈ کی ترقی کا راستہ ماحولیات اور معیشت کے درمیان توازن میں ہے۔ ہمیں ایسی ترقی کی ضرورت ہے جو سڑکیں بنائے اور جنگلات کو محفوظ رکھے، روزگار میں اضافہ کرے، صاف دریاؤں کو برقرار رکھے، سیاحت کو فروغ دے، اور پہاڑوں کی اٹھانے کی صلاحیت کو بھی مدنظر رکھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے دنیا کو "مشن لائف" یعنی "ماحول کے لیے طرز زندگی" کا موثر منتر پیش کیا ہے۔ ماحولیات کا تحفظ صرف حکومتی پالیسیوں سے حاصل نہیں ہوگا۔ ہر فرد کو اپنے طرز زندگی میں بھی تبدیلی لانی چاہیے۔ پانی اور بجلی کی بچت، پلاسٹک کے استعمال کو کم کرنے، صفائی ستھرائی کو برقرار رکھنے، مقامی مصنوعات کو اپنانے اور فطرت کے تئیں ذمہ دارانہ برتاؤ جیسی چھوٹی کوششیں مل کر ایک بڑی تبدیلی لا سکتی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں 'نمامی گنگے'، 'ہمالیائی ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھنے کے لیے قومی مشن'، اور 'وائبرنٹ ولیج پروگرام' جیسی کوششیں ہمالیائی خطوں کے تحفظ اور پائیدار ترقی کو تیز کر رہی ہیں۔ ریاستی حکومت اتراکھنڈ کو ہمالیہ کے تحفظ کے لیے ایک ماڈل ریاست بنانے کے عزم کے ساتھ بھی کام کر رہی ہے۔ ہماری کوشش اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اتراکھنڈ صرف ایک ریاست نہ ہو جو ہمالیہ کے تحفظ کے لیے اپنی تشویش کا اظہار کرے، بلکہ پورے ملک کو ہدایت اور رہنمائی فراہم کرنے والی ریاست بھی ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے، ہمالیہ کے خطوں کو درپیش چیلنجز کا پائیدار حل روایتی علم کو جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کے ساتھ ملا کر تلاش کرنا ہوگا۔

الیکشن جیتنے میں کانگریس ناکام، گندے سیاسی ہتھکنڈوں کا لے رہی سہارا

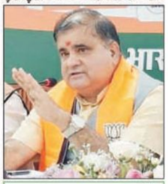

کانگریس، عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام، عوام کے باہمی اعتماد کو توڑنے میں مصروف ہے: بی جے پی

دہرہ دون: ریاستی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن اسمبلی مہیندر بھٹ نے کانگریس پارٹی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ جو جماعتیں جمہوری طریقے سے بی جے پی کو شکست دینے میں ناکام ہیں وہ اب اقتدار حاصل کرنے کے لیے گندے سیاسی حربوں کا سہارا لے رہی ہیں۔ عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام کانگریس اب عوام کے باہمی اعتماد کو توڑنے میں مصروف ہے۔ مختلف چینلوں کے ذریعہ میڈیا کے ذریعہ پوچھے گئے سوالات پر مبنی بیان جاری کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس عوام کا دل اور اعتماد جیتنے میں مسلسل ناکام رہی ہے۔ انتخابات میں بار بار کی شکست سے مایوس کانگریس اب سماج کے تانے بانے کو پھاڑنے کی سازش کر رہی ہے۔ عوام میں باہمی ہم آہنگی اور اعتماد کو توڑنے کے لیے کانگریس اب منفی اور خطرناک ذات پات پر مبنی سیاست کا سہارا لے رہی ہے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر نے زور دے کر کہا کہ جب سے دیو بھومی اتراکھنڈ کے باشعور عوام نے کانگریس کو ہر محاذ پر مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے، کانگریس لیڈر مایوسی کے عالم میں پوری ریاست اتراکھنڈ کو قومی سطح پر بدنام کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ ان کا سیاسی میدان پھسلتا دیکھنا، ریاست کے امن اور ترقی کے امیج کو نقصان پہنچانا انتہائی افسوس ناک اور قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج اتراکھنڈ کانگریس کے پاس اپنا کوئی ویژن یا پالیسی نہیں ہے۔ ریاستی کانگریس یونٹ صرف دہلی میں اپنے "کراؤن پرنس" کو خوش کرنے اور ان کے نادان بیانات کو درست ثابت کرنے پر مرکوز ہے۔ کانگریس لیڈروں کو نہ تو دیو بھومی کے لوگوں کی پرواہ ہے اور نہ ہی ریاست کی ترقی کی کوئی فکر ہے۔ مسٹر بھٹ نے کہا کہ دیو بھومی کے بھگوان نما لوگ کانگریس کے ان تمام سیاسی حربوں، سازشوں اور منفی عزائم کو پوری طرح سمجھ چکے ہیں۔ جس کا وہ صحیح وقت پر اپنے حق رائے دہی کے ذریعے جمہوری طریقے سے منہ توڑ جواب دیں گی۔

کھرگے کی توہین، خواتین کے خلاف جرائم، پیپر لیک، اور نوکریوں کی فروخت کے خلاف کانگریس کا تاریخی 'ہلا بول'

ریاستی کانگریس کمیٹی نے وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کا محاصرہ کیا، اور کانگریس کے اراکین نے حکومت کے خلاف شدید احتجاج کیا: راجیو مہرشی

دہرہ دون: ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں کانگریس کے قومی صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف شری ملیکارجن کھرگے کی تاریخی عوامی ریلی کے بعد آج راجدھانی دہرادون میں ایک تاریخی "ہلا بول" (حملہ) پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں ریاستی انچارج کماری سیلجا کی موجودگی میں، بی جے پی کے مبینہ توہین آمیز سلوک کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ ریاست میں خواتین کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم، پیپر لیک کا کاروبار، سرکاری ملازمتوں کی مبینہ فروخت، کسانوں پر ظلم اور زمین کی غیر اخلاقی نیلامی۔ ریاستی کانگریس کے صدر شری گنیش گوڈیال، اتراکھنڈ میں اپوزیشن کے لیڈر شری یشپال آریہ، ریاستی انتخابی مہم کمیٹی کے چیئرمین شری پریتم سنگھ، سی ڈبلیو سی کے رکن شری گردیپ سنگھ سپل، قومی سکریٹری اور ریاستی شریک انچارج سریندر شرما اور قومی سکریٹری اور ریاستی شریک انچارج شری منوج یادو، سی ڈبلیوسی کے رکن شری کرن مہارا، ریاستی الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے انچارج ڈاکٹر ہرزی سنگھ، ریاستی انتخابی کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر راجہ راجہ اور ڈاکٹر راجہ راجہ نے بھی شرکت کی۔ نظام الدین، سابق قومی سکریٹری اور مغربی بنگال کے انچارج شری پرکاش جوشی کے ساتھ ساتھ پارٹی کے تمام ایم ایل ایز، سابق ایم ایل اے، سابق ایم پیز، ریاستی عہدیداروں، اے آئی سی سی اور پی سی سی ممبران، وابستہ تنظیموں کے محکموں اور سیلوں کے صدور کے ساتھ ساتھ ریاست بھر سے کانگریس کے کارکنوں اور عہدیداروں کی بڑی تعداد نے پروگرام میں شرکت کی اور ریاستی حکومت کی پالیسیوں اور کام کاج کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ پلے کارڈز، بینرز اور جھنڈے لے کر کانگریس کارکنان نے حکومت کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے چیف منسٹر کی رہائش گاہ کی طرف مارچ کیا۔ ریاستی انچارج کماری سیلجا نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسٹر ملکارجن کھرگے نہ صرف کانگریس پارٹی کے قومی صدر ہیں بلکہ ملک کے ایک سینئر دلت لیڈر اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر بھی ہیں۔ ان کے ساتھ کسی قسم کی بے عزتی جمہوری اور آئینی اقدار کی توہین ہے۔ کانگریس پارٹی اس قسم کی ذات پرستی اور جمہوریت مخالف ذہنیت کو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ ریاست میں خواتین کے خلاف جرائم بدستور تشویشناک ہیں۔ خواتین کی حفاظت کے بلند بانگ دعوے کرنے والی بی جے پی حکومت خواتین کو محفوظ ماحول فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کانگریس نے خواتین کے خلاف جرائم کے خلاف موثر کارروائی، متاثرین کو انصاف فراہم کرنے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

کانگریس قائدین نے کہا کہ ریاست کے نوجوانوں کے مستقبل سے بھی سمجھوتہ کیا جا رہا ہے۔ بھرتی کے امتحانات میں پیپر لیک ہونے اور بے ضابطگیوں نے ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کے خواب چکنا چور کر دیئے۔ کانگریس کا واضح طور پر الزام ہے کہ اگر بھرتی کا عمل مکمل طور پر شفاف ہے تو حکومت کو بار بار سامنے آنے والے تنازعات اور بے قاعدگیوں کا جواب دینا چاہیے۔ "نوکریاں بیچنا بند کریں، نوجوانوں کو روزگار دیں" کے نعرے کے ساتھ کانگریس کارکنوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ بھرتی کے تمام امتحانات کو شفاف اور منصفانہ بنائے، اور اس بات کو یقینی بنائے کہ بھرتی گھوٹالے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں اور مجرموں کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ کانگریس نے کسانوں کے مسئلہ پر بھی حکومت کو نشانہ بنایا۔ قائدین نے کہا کہ ریاست کے کسان پہلے ہی مہنگائی، بڑھتی لاگت اور بازار کے مسائل سے دوچار ہیں اور ہراساں کرنے کی شکایات انتہائی سنگین ہیں۔ کانگریس نے انصاف، منصفانہ معاوضہ اور کسانوں کے مسائل کے فوری حل کا مطالبہ کیا۔ غیر اخلاقی اور مشکوک زمینوں کی نیلامی کا معاملہ بھی بھرپور طریقے سے اٹھایا گیا۔ کانگریس لیڈروں نے کہا کہ ریاست کی زمین اور قدرتی وسائل اتراکھنڈ کے لوگوں کی میراث ہیں۔ کانگریس کسی بھی مبہم یا غیر اخلاقی عمل کے ذریعے زمین کی نیلامی یا منتقلی کی سختی سے مخالفت کرے گی۔ کانگریس قائدین نے کہا کہ آج کا "ہلہ بول" (وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کا محاصرہ) محض ایک احتجاج نہیں ہے، بلکہ ریاست کے نوجوانوں، خواتین، کسانوں اور عام لوگوں کے حقوق کے لیے ایک آواز ہے۔ حکومت کو عوام کی آواز سننی چاہیے اور عوامی مفاد کے تمام سنگین مسائل پر فوری جواب دینا چاہیے۔ کانگریس نے انتباہ دیا کہ اگر حکومت ان مسائل پر فوری اور ٹھوس کارروائی نہیں کرتی ہے تو کانگریس پارٹی ریاست بھر میں مزید وسیع عوامی تحریک شروع کرے گی اور عوام کی آواز کو سڑکوں سے لے کر ایوان تک پرزور طریقے سے اٹھاتی رہے گی۔ اس موقع پر روڑکی کے سابق میئر یشپال رانا، سابق چیف اور 2002 کے اسمبلی امیدوار بھوپیش کھرول، منوج سینی، رویندر آنند، رام کمار والیا اور ایڈوکیٹ سچن کمار نے اپنے سینکڑوں حامیوں کے ساتھ کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔

کانگریس کے مبینہ صاف گوئی کے خلاف بی جے پی کا ریاست گیر احتجاج

سماجی ہم آہنگی اور احترام کے مسئلہ پر بی جے پی شیڈول کاسٹ مورچہ کا ریاست گیر احتجاج

دہرہ دون: پیر کو، بھارتیہ جنتا پارٹی شیڈولڈ کاسٹ مورچہ کی کال پر، ریاست بھر کے ضلع ہیڈکوارٹرس پر ایک دن بھر احتجاج کیا گیا، جس میں سماجی ہم آہنگی، سماجی ہم آہنگی، مساوی مواقع، اور سماج کے ہر طبقے کے لیے احترام کو فروغ دینے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ دہرادون کے گاندھی پارک میں منعقدہ احتجاج میں بی جے پی کارکنوں سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرے کے دوران مقررین نے کہا کہ سماجی احترام، مساوات اور ہم آہنگی کا مسئلہ کسی مخصوص جماعت کی سیاست تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کی جڑیں ملک کے سماجی تانے بانے اور جمہوری اقدار میں گہری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے لوگ آج کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے سے پوچھنا چاہتے ہیں: کانگریس پارٹی کے طویل دور حکومت میں دلتوں، محروموں اور پسماندہ طبقات کی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی ترقی کے لیے کون سے ٹھوس اور موثر اقدامات کیے گئے؟ مقررین نے نوٹ کیا کہ بھارت رتن ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے اپنی پوری زندگی سماجی انصاف، مساوات اور پسماندہ افراد کے حقوق کے لیے جدوجہد کی۔ اس کے باوجود انہیں ان کے خیالات اور شراکت کے لیے بھارت رتن ایوارڈ سے نوازا نہیں گیا ہے۔ جب کہ کانگریس پارٹی نے اپنے کئی رہنماؤں کو بھارت رتن ایوارڈز سے نوازا ہے، کانگریس پارٹی نے ڈاکٹر امبیڈکر کے نظریات کو ادارہ جاتی طور پر آگے بڑھانے اور پسماندہ افراد کو مرکزی دھارے میں ضم کرنے کے لیے اپنے دور حکومت میں کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں عوام کو سوال پوچھنے کا حق حاصل ہے اور سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ حقائق کے ساتھ ان سوالات کے جوابات دیں۔ بی جے پی شیڈول کاسٹ مورچہ سماج میں کسی قسم کی تقسیم کے لیے نہیں بلکہ سماجی ہم آہنگی، مساوی مواقع، باہمی احترام اور شمولیت کے جذبے کو مضبوط کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

مقررین نے کہا کہ بی جے پی کا واضح عقیدہ ہے کہ سماج کا ہر طبقہ احترام اور مساوی مواقع کا مستحق ہے۔ سماجی ہم آہنگی تب ہی مضبوط ہو گی جب سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر معاشرے کے آخری فرد کے احترام اور حقوق کو ترجیح دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے تمام ضلعی ہیڈکوارٹرس پر ہونے والے احتجاج اور مظاہروں کے ذریعے سماجی اتحاد، بھائی چارہ، مساوات اور احترام کا پیغام دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مظاہروں اور مظاہروں کے ذریعے بی جے پی شیڈول کاسٹ مورچہ کے کارکنان سماجی اتحاد، بھائی چارے، مساوات اور احترام کے ساتھ ساتھ محروم اور پسماندہ طبقات کے احترام اور سماجی ہم آہنگی کے لیے اپنی آواز بلند کرتے رہیں گے۔ اس موقع پر اتراکھنڈ کی کابینہ وزیر ریکھا آریہ، کابینی وزیر گنیش جوشی، دہرادون کے میئر سوربھ تھپلیال، ریاستی ترجمان کملیش رمن، سابق میئر سنیل یونیال (گاما)، ونے گوئل، ایم ایل اے ونود چمولی، رنجیت سنگھ جاکھی، دیارام، اور دھیرج بھنڈاری کے ساتھ بی جے پی کے عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔

اتراکھنڈ میں حتمی ووٹر لسٹ 3 اکتوبر کو شائع کی جائے گی

چیف الیکٹورل آفیسر نے پریس کانفرنس میں یہ اطلاع دی، -2.4 ملین غیر میپ شدہ اور متضاد نوٹسوں میں سے 99% سے زیادہ سنا گیا ہے

دہرہ دون: چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر B.V.R.C پروشوتم نے پیر کو سکریٹریٹ کے میڈیا سنٹر میں ایک پریس کانفرنس کی تاکہ نظرثانی کی خصوصی مہم کے بارے میں معلومات فراہم کی جا سکیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے اتراکھنڈ میں ووٹر لسٹ کی حتمی اشاعت کی تاریخ میں 3 اکتوبر 2026 تک توسیع کر دی ہے۔ پہلے جاری کردہ شیڈول کے مطابق خصوصی نظرثانی مہم کے تحت حتمی ووٹر لسٹ 15 ستمبر 2026 کو شائع کی جانی تھی۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ ریاست میں 924 ملین سے زیادہ نوٹس کی سماعت ہوئی ہے۔ مزید برآں، فارم 6، 7 اور 8 کی 40 فیصد سماعتیں بھی مکمل ہو چکی ہیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے جاری کردہ نئے شیڈول کے مطابق 28 ستمبر تک دعووں اور اعتراضات کی سماعت کی جائے گی جس کے بعد حتمی ووٹر لسٹ 3 اکتوبر کو شائع کی جائے گی۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر وجے کمار جوگدنڈے، ڈپٹی چیف الیکٹورل آفیسر مسٹر کشن سنگھ نیگی اور اسسٹنٹ چیف الیکٹورل آفیسر مسٹر مستو داس موجود تھے۔

عام لوگ ٹکٹ کے خواہشمند رہنماؤں اور حامیوں کے اجتماع سے دور رہیں

کانگریس کی ریلی موقع پرستوں کا اجتماع، ذات پات پر مبنی سیاست کو کانگریس کارکنوں نے مسترد کر دیا: بی جے پی

دہرہ دون: بی جے پی نے کانگریس کے وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کے گھیراؤ کو مکمل فلاپ قرار دیتے ہوئے اسے سیاسی موقع پرستوں کا اجتماع قرار دیا۔ ریاستی میڈیا انچارج منویر سنگھ چوہان نے کہا کہ کانگریس کا تفرقہ انگیز اور ذات پات پر مبنی چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ دریں اثنا، عوام نے واضح کیا ہے کہ وہ بی جے پی حکومت کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہیں، جس کا مقصد اتحاد، ہم آہنگی، ترقی اور عوامی بہبود ہے۔ پارٹی ہیڈکوارٹر میں نامہ نگاروں کو جواب دیتے ہوئے چوہان نے کہا کہ عوام نے خود غرضی کی وجہ سے پیدا ہونے والے شور کو قبول نہیں کیا ہے۔ ذات پات پر مبنی اور جھوٹے مسائل کا سہارا لے کر اپنا کھویا ہوا سیاسی میدان دوبارہ حاصل کرنے کی کانگریس کی کوشش مکمل طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔ عوام سمجھ چکے ہیں کہ کانگریس کا واحد ایجنڈا انتشار پھیلانا اور ریاست میں ہم آہنگی کے ماحول کو تباہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس جس طرح سے ناپاکیوں اور دیگر مسائل کا غیر ضروری، سپانسرڈ بیانیہ پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے اسے عام لوگوں کی حمایت حاصل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریس کی ریلی میں صرف ان لوگوں نے یا ان کے حامیوں نے شرکت کی جو ٹکٹ کے لیے لائن میں کھڑے تھے۔ نہ صرف عام لوگ بلکہ کانگریس کارکنان بھی ریلی سے دور رہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں فلاپ ہونے والی کانگریس جھوٹ پھیلانے کے لئے زیادہ تر مرکزی قائدین کے کندھے کا سہارا لے رہی ہے اور اس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہو رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عوام نے سچائی جان کر کانگریس کی اس سیاسی چال سے خود کو دور کر کے اپنے ارادوں کو واضح کر دیا ہے۔ ریاست کے عوام ریاست کے اتحاد، سماجی ہم آہنگی، تیز رفتار ترقی اور ریاستی حکومت کی عوامی فلاحی پالیسیوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہیں۔ یہ یقینی ہے کہ کانگریس کو ہر حربے کی قیمت چکانی پڑے گی۔

بستی سے غیر ملک پہنچا 25,000 کوئنٹل گڑ

یوپی کی دیہی معیشت کو ملا گلوبل بازار

بستی : اتر پردیش میں زراعت پر مبنی صنعتیں اب مقامی مارکیٹ اور غیر ملکی مارکیٹ دونوں میں جگہ حاصل کر رہی ہیں۔ بستی سے 25,000 کوئنٹل گڑ کی برآمد اس کی ایک اہم مثال ہے، جس سے ریاست کو تقریباً 500,000 امریکی ڈالر کا زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو ایکسائز ایکسپورٹ کے اہم اعداد و شمار میں شامل نہیں کیا جاتا ہے۔ گنے اور اناج سے متعلقہ صنعتوں کے لیے عالمی منڈی تک رسائی کے ساتھ، پروسیسنگ اور ویلیو ایڈیشن کے مواقع بڑھ گئے ہیں۔ گنے سے گڑ جیسی ضمنی مصنوعات بھی تیار ہوتی ہیں، جنہیں اب غیر ملکی منڈیوں میں برآمد کیا جا رہا ہے۔

پہلی سہ ماہی میں 45.4 فیصد بڑھی برآمدات : یوگی

حکومت کی تین سالہ ایکسائز ایکسپورٹ پالیسی 2026-29 کا مقصد پیداوار میں اضافہ اور برآمدات کو فروغ دینا ہے۔ مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی میں، اتر پردیش کی ایکسائز برآمدات میں پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 45.4 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس عرصے کے دوران قومی شرح نمو 18.3 فیصد رہی۔ اپریل-جون 2026 میں اتر پردیش کی ایکسائز ایکسپورٹ $12.78 ملین تھی، جو پچھلے سال $8.79 ملین تھی۔ یہ تقریباً $3.99 ملین کے اضافے کی نمائندگی کرتا ہے۔ بستی کے گڑ سے ملنے والے $500,000 الگ ہیں۔

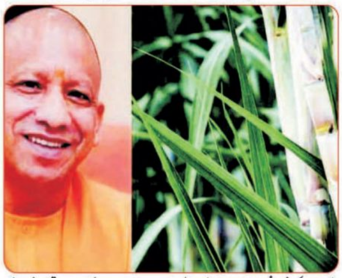

کھیت سے غیر ملکی مارکیٹ تک بن رہی ہے زنجیر: ایکسائز کمشنر ڈاکٹر آدرش سنگھ نے وضاحت کی کہ برآمدات میں اضافہ کے فوائد صرف ایکسائز یونٹس تک محدود نہیں ہیں۔ گنے، گڑ اور اناج سے لے کر بوتلنگ، پیکیجنگ، کیپنگ، لیبلنگ، اسٹوریج اور ٹرانسپورٹیشن تک متعدد شعبے شامل ہیں۔ جیسے جیسے برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے، ان شعبوں میں معاشی سرگرمیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ یہ فارم سے فیکٹری اور پھر غیر ملکی منڈی تک، برآمدی سلسلہ کو مضبوط کرتا ہے۔

پولیس نے اجے رائے کو سہارنپور جانے سے پہلے ہی حراست میں لیا

لکھنؤ: (پی این ایس) پیر کو لکھنؤ میں کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ وہ پارٹی وفد کے ساتھ سہارنپور جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ پولیس نے انہیں کانگریس ہیڈکوارٹر سے حراست میں لیا اور پولیس لائنز لے گئی۔ اجے رائے سہارنپور کلکٹریٹ کمپلیکس میں واقع مسجد پر بلڈوزر کی کارروائی کا جائزہ لینے اور متاثرین اور مسجد کمیٹی کے ارکان سے ملاقات کرنے جا رہے تھے۔ اجے رائے کی حراست کی خبر پھیلتے ہی کانگریس ہیڈکوارٹر کے باہر بڑی تعداد میں پارٹی کارکن جمع ہوگئے۔ جب پولیس اجے رائے کو لے جانے لگی تو کارکنوں نے احتجاج کیا اور نعرے لگائے۔ اس کے بعد پولیس انہیں گاڑی میں بٹھا کر پولیس لائنز کے لیے روانہ ہوگئی۔ انتظامیہ نے سہارنپور کلکٹریٹ کمپلیکس میں واقع مسجد کو سرکاری زمین پر غیر مجاز تعمیر ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے منہدم کر دیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق یہ کارروائی عدالتی احکامات اور قائم قانونی عمل کے مطابق کی گئی۔ اس کارروائی نے اتر پردیش میں سیاست کو گرما دیا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں بشمول کانگریس اور سماج وادی پارٹی نے حکومت پر سوال اٹھائے ہیں۔ کانگریس ایم پی عمران مسعود سمیت کئی اپوزیشن لیڈروں نے بھی انہدام پر حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ اجے رائے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے الزام لگایا کہ پولیس نے طاقت کا استعمال کیا اور انہیں اور دیگر کارکنوں کو "بی جے پی حکومت کے کہنے پر" حراست میں لیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس فورس اور جابرانہ ہتھکنڈوں سے کانگریس پارٹی کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ متاثرین کو انصاف دلانے کی جنگ جاری رہے گی۔

بی ایس پی میں پھر کنارے ہوئے آکاش آنند!

مایاوتی نے چھوٹے بھائی ایشان کو 15 ریاستوں کی ذمہ داری سونپی

لکھنؤ : یوپی سیاست، اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی ہلچل کے درمیان، بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے اندر ایک بڑی تنظیمی تبدیلی سامنے آئی ہے۔ مایاوتی نے اپنے بھتیجے اور آکاش آنند کے چھوٹے بھائی ایشان آنند کو تقریباً 15 ریاستوں میں پارٹی کے کاموں کا جائزہ لینے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ تاہم، آکاش آنند کے پاس فی الحال کوئی تنظیمی ذمہ داری نہیں ہے۔ ایشان آنند کو چیف سیکٹر انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ان ریاستوں میں بی ایس پی کی تنظیمی سرگرمیوں اور پارٹی کی کارکردگی کا جائزہ لیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنی رپورٹ اپنے والد، بی ایس پی کے قومی نائب صدر آنند کمار کو سونپیں گے۔

آکاش آنند نے ایک بار پھر سوشل میڈیا بائیو کو تبدیل کیا: ایشان کی تقرری کے درمیان، آکاش آنند کا بدلا ہوا سوشل میڈیا بائیو بھی خبروں میں ہے۔ کچھ دن پہلے، انہوں نے اپنے بائیو سے "قومی کنوینز" کا خطاب ہٹا دیا اور خود کو "BSP ورکر" بتایا۔ اب، اس نے اسے بھی بدل دیا ہے، صرف "BSP سپورٹر" لکھا ہے۔ پارٹی کی نئی تنظیمی تبدیلیوں میں آکاش آنند کا نام کسی عہدے یا ذمہ داری پر نظر نہیں آتا۔ اس کے نتیجے میں، ان کی زندگی میں جاری تبدیلیوں کو پارٹی کے اندر ان کے بدلتے ہوئے کردار سے جوڑا جا رہا ہے۔ تاہم آکاش آنند نے باضابطہ طور پر بی ایس پی سے علاحدگی کا اعلان نہیں کیا ہے۔ لہٰذا، پارٹی سے ان کی علاحدگی کی تصدیق صرف ان کے سوشل میڈیا بائیو کی بنیاد پر نہیں کی جا سکتی۔ دوسری جانب ایشان آنند کی تقریباً 15 ریاستوں کے لیے ذمہ داری پر تقرری کو تنظیم میں ان کے بڑھتے ہوئے کردار کی علامت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

یوپی الیکشن 2027: پی ڈی اے کے جواب میں بی جے پی کا نیا اقدام

ونود تاوڑے نے یوپی تنظیم کو دی خصوصی ہدایات

لکھنؤ: یوپی نیوز- بی جے پی نے 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے لیے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ پارٹی کے یوپی انچارج اور قومی جنرل سکریٹری ونود تاوڑے کے لکھنؤ کے دو روزہ دورے کے دوران تنظیم کو مضبوط کرنے سے لے کر بوتھ سطح کی حکمت عملی تک مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ تاوڑے نے انتخابی تیاریوں کا جائزہ لینے کیلئے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، دونوں نائب وزیراعلیٰ اور تنظیم کے سینئر لیڈروں سے ملاقات کی۔

تاوڑے نے پارٹی عہدیداروں کو ہر بوتھ کے لئے علیحدہ ایکشن پلان تیار کرنے کی ہدایت کی۔ ان بوتھوں کی نشاندہی پر زور دیا گیا جہاں بی جے پی 2022 میں خراب کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور وہاں تنظیم کو مضبوط بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی تعداد کم ہونے کے باوجود کسی بھی ذات کو پارٹی کی پہنچ سے باہر نہیں کیا جانا چاہئے۔ پارٹی قائدین کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے متعلقہ اسمبلی حلقوں میں زیادہ وقت گزاریں اور بوتھ سطح پر نوجوانوں کے ساتھ مشغول رہیں۔

2022 میں ہاری ہوئی سیٹوں کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ان علاقوں پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے جہاں این ڈی اے کی کارکردگی خراب رہی ہے۔ تاوڑے نے سماج وادی پارٹی کے پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) نعرے کو بھی نشانہ بنایا۔ انہوں نے پی ڈی اے کو "کسی اور کا پیسہ، ہمارا اپنا" کہہ کر ایس پی پر سیاسی تنقید کی۔ انہوں نے تمام سماجی طبقات کو متحد کرنے اور اپوزیشن کی تیاریوں پر نظر رکھنے پر بھی زور دیا۔ پارٹی ذرائع کے مطابق اپوزیشن کے مضبوط امیدواروں کے لیے مخصوص حکمت عملی تیار کرنے اور ان کی طاقت اور کمزوریوں کا جائزہ لینے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ تاوڑے نے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ اور دونوں نائب وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی اور حکومت اور تنظیم کے درمیان بہتر تال میل پر تبادلہ خیال کیا۔ پارٹی کے منصوبوں اور حکومت کے کاموں کو عوام تک پہنچانے پر بھی زور دیا گیا۔ تاوڑے نے قائدین سے کہا کہ وہ لکھنؤ میں زیادہ وقت گزارنے کے بجائے اپنے تفویض کردہ علاقوں کا دورہ کر کے تنظیم کو مضبوط کریں CityGuide تلاش کریں۔ پارٹی کی توجہ اب 2027 کے انتخابات کے لیے بوتھ سطح کی تیاریوں کو مضبوط بنانے پر ہے۔

لکھنؤ میں ڈرانے لگا سوائن فلو 7 اور مریض ملے، ایکٹو کیسز کی تعداد 66 تک پہنچی

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں سوائن فلو کے تیزی سے بڑھتے ہوئے کیسز کے درمیان شہر میں 7 نئے معاملے سامنے آئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ان میں سے تین مریضوں کو ان کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جب کہ چار ڈاکٹروں کی نگرانی میں ہوم آئسولیشن میں ہیں۔ اسپتال میں داخل مریضوں میں سے دو کو بلرام پور اسپتال اور ایک کو لکھنؤ میڈیکل کالج (کے جی ایم یو) میں داخل کرایا گیا ہے۔ ان نئے معاملات کے ساتھ، لکھنؤ میں سوائن فلو کے فعال مریضوں کی کل تعداد 66 ہوگئی ہے۔ محکمہ صحت کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ہفتہ کو ضلع میں سوائن فلو کے 22 نئے مریض پائے گئے جن میں سے چار سنگین مریضوں کو مختلف ہسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔ جہاں انفیکشن کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، وہیں صحت یابی بھی دیکھی جا رہی ہے۔

لکھنؤ : سماج وادی پارٹی ہیڈکوارٹر میں بابو جگدیو پرساد کشواہا کی تصویر پر پھول چڑھاتے ہوئے اکھلیش یادو

12 گھنٹے میں مسجد گرانے کی کیا ضرورت تھی؟

سہارنپور مسجد کے انہدام پر اکھلیش یادو نے اٹھائے سوال

لکھنؤ: (پی این ایس) سہارنپور میں مسجد کے انہدام کو لے کر سیاست بھڑک اٹھی ہے۔ اپوزیشن بی جے پی حکومت پر مسلسل حملہ کر رہی ہے۔ پیر کو اکھلیش یادو نے کہا کہ جو لوگ آج قانون کی پیروی نہیں کر رہے ہیں وہ کل ایسا کریں گے۔ انہوں نے سوال کیا کہ 12 گھنٹے میں مسجد گرانے کی کیا ضرورت تھی؟ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ذریعے انصاف ملتا تھا۔ اکھلیش یادو نے کہا، جب انصاف مل سکتا تھا تو مسجد کو 12 گھنٹے میں گرانے کی کیا ضرورت تھی؟ جب انصاف کیلئے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ موجود ہیں، یہ سوچی سمجھی سازش ہے، وہ اپنے افسروں کے ذریعے پوری ریاست کو فرقہ وارانہ راستے پر لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ پہلے ہی اپنی تقریروں میں فرقہ پرست تھے، اور اب وہ اپنی تقریروں میں بھی فرقہ پرست بن چکے ہیں۔

اس دوران سہارنپور اور لکھنؤ میں 2013 کے مظفر نگر فسادات کا حوالہ دینے والے متنازعہ پوسٹر لگائے گئے۔ اس سے سیاسی تنازعہ چھڑ گیا ہے۔ یہ خاص طور پر ایسے وقت میں آیا ہے جب سہارنپور کلکٹریٹ کمپلیکس کے اندر ایک پرانی مسجد کے انہدام کو لے کر تناؤ پہلے ہی زیادہ ہے۔ ان پوسٹروں میں سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کی تصویر تھی اور مظفر نگر فسادات کا حوالہ دیا گیا تھا۔ پوسٹروں پر لکھا تھا، "ہم نہ بھولے ہیں، نہ بھولیں گے- 7 ستمبر، مظفر نگر" پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے جائے وقوعہ سے پوسٹرز ہٹا دیئے۔ ان پوسٹروں کو لگانے والوں کی شناخت اور ان کا سراغ لگانے کے لیے اب تلاش شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس تحقیقات کے حصے کے طور پر قریبی علاقوں کے سی سی ٹی وی کیمرے کی فوٹیج اور دیگر دستیاب شواہد کی جانچ کر رہی ہے۔

'یوگی سے بیر نہیں، نگر نگم کی خیر نہیں'

لکھنؤ میں بی جے پی کارکنوں کا احتجاج

لکھنؤ: بی جے پی کارکنوں نے پیر کو لکھنؤ میں میونسپل کارپوریشن اور جل نگم کے کام کاج کے خلاف مظاہرہ کیا۔ انہوں نے زون 8 کے دفتر کے باہر نعرے لگائے۔ وہ بینرز، پوسٹرز اور پلے کارڈز لے کر پہنچے۔ احتجاج کے دوران جگہ کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور کوڑا کرکٹ کو باقاعدہ اٹھانے کا کام نہیں کیا جا رہا۔ سڑکوں کی خستہ حالی کو بھی حادثات کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ سنجیو مشرا نے کہا کہ بار بار کی شکایات اور یاد دہانیوں کے باوجود میونسپل

"یوگی سے بیر نہیں، نگر نگم کی خیر نہیں،" جیسے نعرے لگائے گئے۔ بی جے پی کے ضلع منتری سنجیو مشرا نے کہا کہ بھدروخ علاقہ کے سینکڑوں لوگ بنیادی سہولیات کی کمی سے دوچار ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ علاقے میں پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے۔ بار بار کی شکایت کے باوجود جل نگم اور میونسپل کارپوریشن گٹروں کی صفائی نہیں کر رہے ہیں۔ علاقہ مکینوں اور کارکنوں کا کہنا تھا کہ گٹر کی باقاعدہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر پانی بھرا ہے۔ مزید برآں، جگہ کارپوریشن اور جل نگم کے افسران مسائل کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر پانی بھرنے، سیوریج، صفائی ستھرائی اور سڑکوں کی مرمت کا کام جلد شروع نہیں کیا گیا تو مقامی باشندے اور بی جے پی کارکنان شدید احتجاج شروع کریں گے۔ احتجاج کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری اور میونسپل کارپوریشن کے اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچے۔ عہدیداروں نے انہیں مسائل کے جلد حل کی یقین دہانی کرائی۔ جس کے بعد مظاہرین پرسکون ہوگئے۔

جشنِ فاطمیہ کا جنت البقیع میں ہوا انعقاد

لکھنؤ: جنت البقیع سُپّہ میں ہوئی محفل حجۃ الاسلام والمسلمین عالی جناب مولانا سیّد ڈاکٹر کلب جواد صاحب قبلہ امام جمعہ کے دست

مبارک سے شعرائے کرام کو ایوارڈ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ محفل کو خطاب کیا مولانا سیّد فیض عباس مشہدی صاحب نے تلاوت جناب مولانا سیّد تفسیر حسن صاحب، نظامت کے فرائض مرثیہ خوان جناب کامل رضوی صاحب نے انجام دیئے۔ جن مرثیہ خوان نے شرکت کی ان کے نام ذیل ہیں: مرثیہ خوان جناب ڈاکٹر سیّد علی امام زیدی گوہر لکھنوی، جانشین انیس جناب کرنل جرار احمد صاحب، مرثیہ خوان جناب خورشید فتح پوری، مرثیہ خوان جناب صحی زیدی، مرثیہ خوان جناب کامل رضوی، مرثیہ خوان جناب فیض باقری، مرثیہ خوان جناب افسر دبیری، مرثیہ خوان جناب قاضی احمد، مرثیہ خوان جناب عون رضوی (جانشین آفتاب مرثیہ خوان)، مرثیہ خوان جناب سیّد قاضی ابرار رضوی، مرثیہ خوان جناب مرزا افضل دبیری، مرثیہ خوان جناب ارمان رضوی، مرثیہ خوان جناب سیّد زمان حیدر رضوی، مرثیہ خوان جناب قاسم رضا، مرثیہ خوان جناب معز عباس، مرثیہ خوان جناب علی ارحم باقری وغیرہ نے اپنا کلام پیش کیا۔

محفل کے کنوینر رضوان علی دانش سماجی کارکن نے تمام شرکاء محفل کا شکریہ اور مبارکباد پیش کی۔ قائد تحریک جنت البقیع جناب وصی حیدر صاحب کی جانب سے بعد محفل مومنین کے لئے نذر امام زمانہ علیہ السلام کا بھی اہتمام کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس وقت کناڈا میں ہونے کے سبب یہاں موجود نہیں ہیں لیکن جنت البقیع میں عالیشان مزار کی تعمیر تک خاموش نہیں بیٹھیں گے۔

'اگر سڑک بنے گی تو دھنسے گی' کیشو موریہ کے بیان سے مچا ہنگامہ

'حکومت بدعنوانی کو معمول بنا رہی ہے': دان بہادر سنگھ

لکھنؤ: پریاگ راج میں رام ونگمن پتھ کی سڑک دھنس کا معاملہ اب سیاسی تنازعہ بن گیا ہے۔ جب ڈپٹی چیف منسٹر کیشو پرساد موریہ سے سڑک کی حالت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا "اگر سڑک بنے گی تو دھنسے گی، اگر دھنسے گی، تو بنائی جائے گی۔ یہ معمول ہے۔" کیشو موریہ نے کہا کہ اگر تیز بارش ہوتی ہے تو سڑک کے ساتھ بڑے پل بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے نیپال میں سیلاب کا حوالہ دیا جہاں پل بھی بہہ گئے۔ حالانکہ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر معیار میں کوئی کمی پائی گئی تو جانچ کی جائیں گی اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ دھنسی سڑک کی مرمت کی جائے گی۔ ایس پی کا حکومت سے سوال: سماج وادی پارٹی کے ترجمان دان بہادر سنگھ نے نائب وزیر اعلیٰ کے بیان پر حکومت پر تنقید کی۔ انہوں نے اسے شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ سڑکوں کے ٹوٹنے کو معمول پر لانا

کرپشن کو معمول پر لانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عوام کے ٹیکس کا پیسہ ہے اور اس کی ذمہ داری ٹھیکیدار، متعلقہ افسران اور ملازمین اور حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ دان بہادر سنگھ نے رام کے نام پر بننے والے پروجیکٹ میں بدعنوانی کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ کیشو موریا پہلے پی ڈبلیو ڈی وزیر رہ چکے ہیں، اور ان کے دور میں ایکسپریس وے، پانی کے ٹینکوں اور ہر گھر جل یوجنا کی تعمیر پر سوالات اٹھائے گئے تھے۔ ایس پی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ حکومت احتساب سے بچ رہی ہے اور عوام انتخابات میں جواب دیں گے۔ اس پروجیکٹ کی مالیت 4,400 کروڑ روپے: رام ونگمان پتھ پروجیکٹ کے تحت ایودھیا سے چترکوٹ تک 210 کلو میٹر لمبی چار لین سڑک بنائی جا رہی ہے۔ اس پروجیکٹ پر تقریباً 4,400 کروڑ روپے خرچ ہونے کی امید ہے۔ یہ راستہ ایودھیا، سلطان پور، پرتاپ گڑھ، شرنگاور پور دھام، کوشامبی اور چترکوٹ کو جوڑے گا۔

بریلی نیوز: رام گنگا ندی کے پانی کی سطح میں اضافہ

ڈی ایم نے کشتی کے ذریعے ساحلی علاقوں کا کیا معائنہ، افسران کو الرٹ رہنے کی دی ہدایت

بریلی: دریائے رام گنگا کے پانی کی سطح مسلسل بڑھنے کے پیش نظر ضلع مجسٹریٹ اویناش سنگھ نے پیر کو کشتی کے ذریعے ندی اور آس پاس کے ساحلی علاقوں کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے پانی کی سطح، پشتوں کی حالت، کٹاؤ کا شکار علاقوں اور دریا کے کنارے واقع دیہات کا جائزہ لیا۔ ڈی ایم نے متعلقہ عہدیداروں کو انتہائی چوکسی برقرار رکھنے اور راحت اور بچاؤ کاموں کیلئے تیار رہنے کی ہدایت دی۔ ضلع مجسٹریٹ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر گھنٹے رام گنگا ندی کے پانی کی سطح کی نگرانی کریں اور فوری طور پر ضلع ڈیزاسٹر کنٹرول روم کو معلومات فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ پانی کی سطح اور موسم میں مسلسل تبدیلیوں کو دیکھتے ہوئے کسی بھی سطح پر کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ معائنہ کے دوران، پشتوں کی مضبوطی اور کٹاؤ کے امکانات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ڈی ایم نے ہدایت دی کہ غیر محفوظ مقامات پر اضافی مانیٹرنگ ٹیمیں تعینات کی جائیں اور کٹاؤ کے شکار علاقوں میں فوری طور پر ضروری حفاظتی اقدامات کیے جائیں۔ متاثرہ گاؤں کو الرٹ کرنے اور امدادی سامان تیار رکھنے کی ہدایات: ڈی ایم نے ایس ڈی ایم صدر اور تحصیلدار صدر کو ہدایت دی کہ وہ ممکنہ طور پر متاثرہ گاؤں کی تازہ ترین فہرست کو برقرار رکھیں اور گاؤں میں اکاؤنٹنٹ اور دیگر عملہ تعینات کریں۔ گاؤں والوں کو عوامی اعلانات اور دیگر ذرائع سے مسلسل چوکنا رہنے کی ہدایت دی گئی ہے ضرورت پڑنے پر لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے بھی انتظامات کیے گئے ہیں۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فلڈ پوسٹوں کو مکمل طور پر فعال رکھیں اور کشتیوں، لائف جیکٹس، رسی، ٹارچ، امدادی سامان، پینے کے پانی، غذائی اجناس اور ابتدائی طبی امداد کی مناسب فراہمی کو یقینی بنائیں۔

شنکراچاریہ کو جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی سازش؟

پریاگ راج POCSO کورٹ نے آشوتوش برہمچاری کے خلاف تحقیقات کا دیا حکم

پریاگ راج : آشوتوش برہماچاری پوکسو کیس- پریاگ راج کی خصوصی پوکسو عدالت نے جیوتر پیٹھادھیشور جگد گرو شنکراچاریہ سوامی اویمکتیشورانند سرسوتی اور ان کے شاگرد سوامی پرتیاک چیتیا مکندن گیناری کے معاملے میں تحقیقات کا دائرہ وسیع کرنے کا حکم دیا ہے۔ خصوصی جج ونود کمار چورسیہ نے یہ حکم بی این ایس ایس کی دفعہ 175(3) کے تحت شاگرد کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت کے بعد جاری کیا۔ عدالت نے پہلے درج کی گئی ایف آئی آر نمبر 58/2026 کی تحقیقات کی بھی ہدایت دی جس میں آشوتوش برہمچاری، ان کے ساتھیوں، کچھ نامعلوم پولیس والوں اور آج تک سے وابستہ افراد کے کردار کو شامل کیا جائے۔ عدالت نے روزنامہ بھاسکر کے ذریعہ نشر کئے گئے ویڈیو انٹرویو کی تحقیقات کا بھی حکم دیا۔ اس نے الزام لگایا کہ نابالغ اور اس

کے خاندان پر خالی کاغذات پر دستخط کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا اور ان کا شنکراچاریہ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، 26 فروری 2026 کو آج تک پر نشر ہونے والے پروگرام کی اصل اور غیر ترمیم شدہ فوٹیج کے ساتھ ڈیجیٹل میٹا ڈیٹا اور اس کی نشریات کی اجازت دینے میں ملوث میڈیا اہلکاروں کے کردار کی چھان بین کی جائے گی۔ عدالت نے آشوتوش برہماچاری کی سوشل میڈیا پوسٹس، 10 جون کو انٹرویو، واٹس ایپ چیٹس اور کال ڈیٹیل کے ریکارڈ کی فرانزک اور تکنیکی جانچ کا بھی حکم دیا۔ ڈیلیٹ کیے گئے ڈیجیٹل شواہد کو بھی تفتیش میں شامل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ تفتیش صرف ایک فریق کے شواہد تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ دستاویزات، الیکٹرانک ریکارڈز، اور ڈیجیٹل شواہد بھی اکٹھے کیے جائیں جو کیس کی سچائی سے پردہ اٹھانے یا الزامات کے پیچھے کسی غلط کام کی تصدیق کر سکیں۔

کانگریس اور سماجوادی لیڈران کو پولیس نے سہارنپور پہنچنے سے قبل ہی نظر بند کیا

حکومت وانتظامیہ کا یہ قدم خلاف آئین اور جمہوریت کے قتل کے مترادف ہے: اقراء حسن

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور کلکٹریٹ احاطہ میں واقع مسجد کو شہید کئے جانے کے بعد سیاسی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔مسجد مسماری کا یہ معاملہ اب پورے ملک میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔اسی درمیان سماجوادی پارٹی اور کانگریس پارٹی کے وفود کے سہارنپور پہنچنے سے پہلے ہی پولیس نے دونوں پارٹیوں کے کئی لیڈران کو ان کے گھروں میں نظر بند کردیا ہے۔لیڈران کے گھروں کے باہر پولیس فورس تعینات کردی گئی ہے۔اور انہیں اپنے گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جارہی ہے۔پولیس وانتظامیہ کی اس کارروائی سے سماجوادی پارٹی اور کانگریس پارٹی کے لیڈران میں سخت ناراضگی ہے۔

واضح ہو کہ مسجد مسماری سے متعلق سیاسی پارٹیوں کے وفد سہارنپور پہنچکر متاثرہ افراد اور مقامی لیڈران سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔سماجوادی پارٹی کا 22/رکنی وفد سہارنپور کے کمشنر ڈاکٹر روپیش کمار سے ملاقات کے لئے جانے والا تھا لیکن انتظامیہ نے ان تمام لیڈران وعہدیداران کو رات کے کسی وقت نظر بند کردیا۔پارٹی لیڈران نے پولیس وانتظامیہ کے اس اقدام کو جمہوریت کا قتل بتاتے ہوئے سخت تنقید کی اور کہا کہ یہ کارروائی آئین کے خلاف ہے۔بتادیں کہ سماجوادی پارٹی کے قائد اکھلیش یادو کی ہدایت پر مجوزہ وفد کو پیر کے روز کمشنر ڈاکٹر روپیش کمار سے ملاقات کرنی تھی۔اس سلسلہ میں کمشنر کو تحریری طور پر مطلع کیا گیا تھا۔اس وفد میں لال بہاری یادو، سماجوادی پارٹی کے ضلع صدر چودھری عبدالواحد، شہر صدر حاجی نواب انصاری، ممبر پارلیمنٹ ہریندر ملک، ایم پی اقراء حسن، صوبائی جنرل سکریٹری، چودھری رودر سین، سابق ایم پی حاجی فضل الرحمٰن، ایم ایل اے آشو ملک، عمر علی خان، اتل پردھان، رام اور تارسینی، ایم ایل سی کرن پال کشیپ، سابق ایم ایل اے معاویہ علی، سماجوادی پچھڑے طبقہ سیل کے قومی صدر راہل بھارتی، سابق وزیر مملکت مانگے رام کشیپ، سابق وزیر ونود تیجان، صوبائی مجلس عاملہ کے رکن فیصل سلمانی، سماجوادی لیڈر شایان مسعود، مسٹر ابھیشیک ٹنکوا روڑہ، مظفرنگر کے ضلع صدر ضیا چودھری، سماجوادی پارٹی اقلیتی سیل کے ضلع صدر اسامہ گاڑا اور اسمبلی حلقہ کے صدر کاشف علوی شامل تھے لیکن وفد کے سہارنپور پہنچنے سے قبل ہی متعدد لیڈران کو ان کے گھروں میں نظر بند کردیا گیا۔آشو ملک نے کہا کہ ہم رکنے والے نہیں ہیں، قانون کے دائرہ میں رہ کر لڑائی لڑیں گے اور اپنے اعتراف وشکایات درج کرائیں گے۔مظفرنگر کے ایم پی ہریندر ملک نے کہا کہ حکومت وانتظامیہ کی تاناشاہی نہیں چلنے دی جائیگی۔انہوں نے کہا کہ چند لوگ ہی کسی طرح یہاں تک پہنچ پائے ہیں جس میں ایم پی اقراء حسن بھی شامل ہیں انہوں نے کہا کہ وہ کمشنر سے ملاقات کرکے میمورنڈم دیں گے۔

کنویں کی تحقیقات کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچی ٹیم

افسران نے کنویں میں اتر کر کنویں کا رقبہ، گہرائی اور اینٹ کی ساخت کا تفصیلی جائزہ لیا

دیوبند (عارف عثمانی) کلکٹریٹ احاطے میں مسجد کے نیچے پائے گئے کنویں کی تحقیقات کے لیے پہنچی ٹیم کی جانچ تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ایک تفتیشی ٹیم سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں مسجد کے نیچے پائے گئے کنویں کی تحقیقات کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچی۔ٹیم نے پہلے کنویں کا معائنہ کیا۔

اس کے بعد تحقیقاتی ٹیم نے سٹی مجسٹریٹ کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹے کی ملاقات کے بعد تحقیقاتی ٹیم کنویں میں داخل ہوئی اور تفصیلی تفتیش کی۔ٹیم کنویں کی گہرائی، چوڑائی اور ساخت کے بارے میں معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔ وہ کنویں کی اینٹوں کا بھی جائزہ لے رہے ہیں تاکہ ان کی عمر اور اس کی تعمیر کی قدیمی کا تعین کیا جاسکے۔تحقیقاتی ٹیم کنویں کے تمام پہلوؤں پر غور کر رہی ہے۔ حکام کے مطابق تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی کنویں کی اصل حالت اور آثار واضح ہوں گے۔

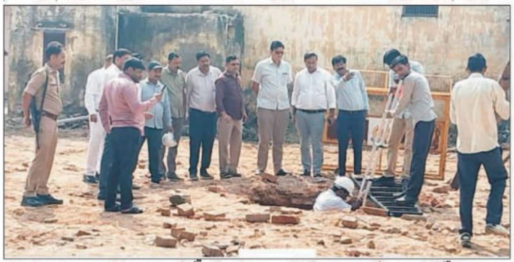

پولیس کے سخت پہرہ کو توڑ کر ہریندر ملک سہارنپور پہنچے

مسجد مسماری سے متعلق افسران کو میمورنڈم دے کر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا

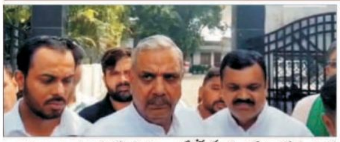

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور کلکٹریٹ احاطہ میں 5/ستمبر کو مسجد کو شہید کئے جانے کی کارروائی کے خلاف سماجوادی پارٹی کا ایک 22/رکنی وفد سہارنپور آنے والا تھا۔اس وفد میں ممبر پارلیمنٹ، ایم ایل اے اور سینئر لیڈران شامل تھے۔لیکن پولیس وانتظامیہ نے وفد میں شامل تمام لیڈران وعوامی نمائندوں کو ان کے گھروں میں نظر بند کردیا اور کئی لیڈران کو راستہ میں ہی روک لیا۔

سہارنپور دیہی علاقہ کے ایم ایل اے آشو ملک کو ان کے کیمپ آفس سے نکلتے ہی پولیس نے روک دیا۔لیکن اسی درمیان مظفرنگر سے سماجوادی پارٹی کے ایم پی ہریندر ملک نے پولیس کی نگرانی کے باوجود سہارنپور پہنچ کر اپنے ہمت وحوصلہ کا مظاہرہ کیا۔بعد ازاں ہریندر ملک نے کمشنر کے دفتر پہنچ کر افسران کو ایک میمورنڈم دیا اور بعد میں سماجوادی پارٹی کے لیڈران وفد کے ساتھ سرکٹ ہاؤس بھی پہنچ گئے۔سماجوادی پارٹی کے قائد اکھلیش یادو نے مسجد مسماری کی حقیقت جاننے کے لئے نیز رپورٹ پیش کرنے کے لئے 22/رکنی وفد تشکیل دیا تھا۔اس وفد میں ہریندر ملک بھی شامل تھے۔پولیس نے ان لیڈران میں سے متعدد لیڈران کو ان کے گھروں میں نظر بند کردیا تھا۔ہریندر ملک کو نظر بند کئے جانے کی خبر گردش میں تھی لیکن اس کے باوجود ہریندر ملک سہارنپور پہنچ گئے اور انہوں نے کمشنر کے دفتر پہنچ کر افسران سے ملاقات کرکے مسجد مسماری معاملہ میں ایک میمورنڈم دیا۔بعد ازاں وہ سرکٹ ہاؤس پہنچ گئے جہاں سماجوادی پارٹی لیڈران کو نظر بند رکھا گیا تھا۔

ہریندر ملک کی اس سرگرمی اور حوصلہ کی وجہ سے سماجوادی پارٹی کارکنان میں بھی زبردست جوش وخروش دیکھا گیا۔ہریندر ملک کے اس اقدام کو سوشل میڈیا میں زبردست ستائش دی جارہی ہے۔وہیں دوسری جانب مقامی مسلم لیڈران اور ایم ایل اے کے کردار کو لے کر سوشل میڈیا میں سوالات کے ساتھ ساتھ تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

ڈی ایم نے کیا ضلع ہومیوپیتھک ہسپتال کا معائنہ، ماڈل یوگا سینٹر تیار کرنے کی ہدایت

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجیند ر پنسیا نے انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے پیر کو ٹاؤن ہال کے سامنے واقع ڈسٹرکٹ ہومیو پیتھک اسپتال اور پورے کیمپس کا معائنہ کیا۔انہوں نے متعلقہ حکام سے ہسپتال میں دستیاب صحت کی سہولیات، صفائی ستھرائی، کیمپس کی حالت اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی خدمات کے بارے میں دریافت کیا اور ضروری سدھار کی ہدایت کی۔معائنہ کے دوران ڈی ایم نے پہلی منزل پر چل رہے یوگا سینٹر کا بھی معائنہ کیا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ تقریباً 60 سے 70 لوگ روزانہ یوگا پریکٹس کے لیے سنٹر آتے ہیں۔ڈی ایم نے ہدایت دی کہ یوگا سینٹر کو ضلع کے ماڈل یوگا سینٹر کے طور پر تیار کیا جائے اور آنے والوں کے لیے بہتر اور منظم سہولیات فراہم کی جائیں۔چیف میڈیکل آفیسر اور محکمہ ٹرانسپورٹ کے افسران کو ہدایت کی گئی کہ وہ احاطے میں کھڑی پرانی اور ناقابل استعمال گاڑیوں کی نیلامی قواعد کے مطابق کریں۔ان سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ خستہ حال اور ناقابل استعمال عمارتوں کی نشاندہی کریں اور مسمار کرنے کی کارروائی شروع کریں۔میونسپل کارپوریشن کے افسران کو ہدایت دی گئی کہ وہ احاطے میں جامع صفائی کو یقینی بنائیں۔ڈی ایم نے داخلی دروازے کے آس پاس دکانداروں کی طرف سے تجاوزات پر بھی برہمی کا اظہار کیا۔انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ داخلی راستوں کو تجاوزات سے پاک اور منظم رکھا جائے تاکہ مریضوں اور عام لوگوں کو آنے جانے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

رام گنگا میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے 80 سینٹی میٹر نیچے

سیلاب سے متاثرہ دیہات میں نگرانی میں اضافہ، پی اے سی کی دو کشتیاں تعینات

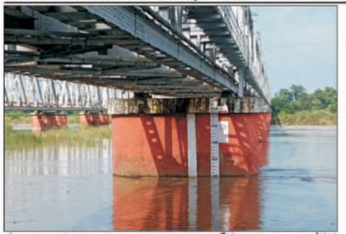

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مسلسل بارش کے درمیان انتظامیہ ضلع کی بڑی ندیوں کے پانی کی سطح پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔پیر کو فلڈ کنٹرول ڈپارٹمنٹ کی یومیہ بارش کی پیمائش کی رپورٹ کے مطابق، رام گنگا ندی میں پانی کی سطح 189.80 میٹر ریکارڈ کی گئی۔خطرے کا نشان 190.60 میٹر ہے۔نتیجتاً، رام گنگا اس وقت خطرے کے نشان سے 80 سینٹی میٹر نیچے بہہ رہی ہے۔ٹھاکردوارہ اور منڈھاپانڈے علاقوں کے سیلاب سے متاثرہ دیہاتوں بشمول مان پور پٹی، لال پور تیتری، کھڑک، شریف نگر، سرجن نگر، بھگت پور ٹانڈہ اور آس پاس کے نشیبی علاقوں میں نگرانی بڑھا دی گئی ہے۔ پی اے سی کی دو کشتیاں راحت اور بچاؤ کاموں کے لیے تعینات کی گئی ہیں۔یہ کشتیاں پانی کی سطح میں اضافے یا کسی ہنگامی صورت حال میں دیہاتیوں کو محفوظ مقام پر پہنچانے کے لیے استعمال کی جائیں گی۔گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ضلع میں 34.4 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔15 جون سے 7 ستمبر تک مجموعی طور پر 939.6 ملی میٹر بارش ہوئی ہے، جبکہ گزشتہ 10 سالوں میں مون سون کے موسم میں اوسط بارش 891.64 ملی میٹر ہے۔اس سال بارش عام اوسط سے تقریباً 48 ملی میٹر تک بڑھ گئی ہے۔بجنور بیراج پر گنگا کے پانی کی سطح 218.80 میٹر ریکارڈ کی گئی، جب کہ خطرے کی سطح 220 میٹر ہے۔ہریدوار بیراج پر گنگا 286.20 میٹر اور دجلہ میں 200.65 میٹر ریکارڈ کی گئی۔کالاگڑھ ڈیم میں رام گنگا پانی کی سطح 354.790 میٹر رہا۔محکمہ فلڈ کنٹرول کے مطابق حسن پور بند فیزا اور II، پاپسرہ رنگ باندھ، محمد آباد رنگ باندھ اور دجلہ رنگ باندھ کی مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔بڑے پشتے اس وقت محفوظ ہیں۔حکام رام گنگا کے پانی کی سطح پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں، اور فلڈ کنٹرول روم کو فعال کردیا گیا ہے۔متاثرہ دیہات میں ریسکیو کے وسائل تیار ہیں تاکہ پانی کی سطح میں اچانک اضافے کی صورت میں فوری کارروائی کی جاسکے۔

میڈیا سینٹر میراں پور کے صحافیوں نے کارگزار صدر کا منایا یومِ پیدائش

دیوبند (عارف عثمانی)

میڈیا سینٹر میراں پور کے کارگزار صدر راجیش شرما کا یوم پیدائش بڑے جوش وخروش کے ساتھ صحافی برادران نیز پولس انتظامیہ کے ذریعہ مشترکہ طور پر منایا گیا۔گولڈن ٹاؤن ریسٹورنٹ میں منعقد ایک تقریب میں سب نے مل کر کیک کاٹا اور راجیش شرما کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ یوم پیدائش کی مبارکباد پیش کی۔واضح رہے کہ راجیش شرما نہ صرف ایک صحافی وٹرپل ایس کے ڈائریکٹر ہیں بلکہ ایک سماجی خدمت گار بھی ہیں۔قصبہ میراں پور واطراف میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ان کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔اس موقع پر میراں پور تھانہ انچارج راجیو شرما، رام راج تھانہ انچارج گیانندر سروہی، کرائم انسپکٹر سشیل مشرا، سدھارتھ راجونشی موجود تھے۔

شادی کی تقریب کے دوران دو فریقوں میں زبردست مار پیٹ

پولیس نے زخمی افراد کا میڈیکل کرانے کے بعد قانونی کارروائی شروع کی: کوتوالی انچارج

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند میں منعقدہ شادی کی ایک تقریب کے دوران مہمانوں کے دو گروپ میں زبردست مار پیٹ ہوگئی۔پرانی رنجش کے سبب ہونے والی اس مار پیٹ میں دو افراد شدید طور پر زخمی ہوگئے۔متاثرہ فریق نے تقریباً ایک درجن لوگوں کے خلاف دیوبند کوتوالی میں شکایت درج کرائی۔تفصیل کے مطابق دیوبند کے قاسم پورہ روڈ پر واقع ایک شادی ہال میں پیر کے روز محلہ خانقاہ کے باشندہ عرفان کی بیٹی کی شادی کی تقریب چل رہی تھی۔اسی دوران پورقاضی قصبہ سے بارات بھی شادی ہال پہنچ گئی۔بارات پہنچنے کے بعد محلہ خانقاہ کے باشندہ نثار کے بیٹے محرم اور ان کے بھائی مکرم پر کھانا کھانے کے دوران کچھ لوگوں نے حملہ کردیا۔الزام ہے کہ دیوبند کے محلہ خانقاہ اور جنٹول گاؤں کے تقریباً ایک درجن لوگوں نے پرانی رنجش کی سبب لاٹھی ڈنڈوں سے دونوں بھائیوں پر حملہ کردیا جس کے نتیجہ میں وہ شدید طور پر زخمی ہوگئے۔بتایا جاتا ہے کہ سنیچر کے روز ملزمان اور متاثرہ فریق کے درمیان کینڈی گاؤں میں شادی کی ایک تقریب کے دوران تلخ کلامی ہوگئی تھی لیکن اس وقت معاملہ کو رفع دفع کردیا گیا تھا۔اسی پرانی رنجش کے سبب آج ملزمان کے گروپ نے محرم اور ان کے بھائی مکرم پر اس وقت حملہ کردیا جب وہ شادی ہال میں کھانا کھا رہے تھے۔اچانک ہونے والی اس مار پیٹ کی وجہ سے شادی ہال میں افراتفری پیدا ہوگئی۔محرم نے تقریباً ایک درجن لوگوں کے خلاف کوتوالی دیوبند میں تحریر دے کر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے وہیں دوسری فریق نے بھی مار پیٹ کا الزام عائد کرتے ہوئے پولیس کو ایک تحریر دی ہے۔پولیس نے زخمی افراد کا میڈیکل کرانے کے بعد قانونی کارروائی شروع کردی ہے۔

سہارنپور کلکٹریٹ مسجد کا انہدام عجلت پسندانہ اور انصاف کے تقاضوں کے منافی

جمعیۃ علماء ہر ممکن قانونی جدوجہد کیلئے تیار: مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی

دیوبند (عارف عثمانی)

سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع تاریخی مسجد کے انہدام کے بعد پیدا ہونے والی صورتِ حال کا جائزہ لینے اور مسجد کمیٹی کے اراکین وخدام اور قاضی شہر ندیم اختر سے ملاقات، دستیاب دستاویزات کا جائزہ لینے کے بعد جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود مدنی کی ایماء اور ریاستی صدر مفتی سید محمد عفان منصورپوری کی ہدایت پر جمعیۃ علماء اترپردیش کا ایک اعلیٰ سطحی وفد ریاستی جنرل سکریٹری مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی قیادت میں آج سہارنپور پہنچا۔ وفد نے مسجد کمیٹی، متولی، مقامی علماء، دانشوروں اور مسجد واراضی کے مسلم فریق سے تفصیلی ملاقات کی اور معاملے کے قانونی ودستوری پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ کے لائحہ عمل پر گفتگو کی۔مقامی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے کہا کہ کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کے معاملے میں انتظامیہ کی جانب سے جس سرعت کے ساتھ انہدام کی کارروائی کی گئی، اس نے متعدد بنیادی قانونی سوالات پیدا کردیے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں سٹی مجسٹریٹ کی عدالت نے 16 جولائی 2026ء کو اترپردیش پبلک پریمسز ایکٹ کے تحت مسجد کو سرکاری اراضی پر غیر مجاز قبضہ قرار دیتے ہوئے بے دخلی کا حکم دیا تھا، جس کے خلاف مسجد کمیٹی نے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے رجوع کیا۔ڈسٹرکٹ عدالت نے بھی مسجد فریق کی اپیل خارج کرتے ہوئے سٹی مجسٹریٹ کے حکم کو برقرار رکھا؛ تاہم مسجد فریق کا کہنا ہے کہ اس کے بعد بھی اعلیٰ عدالت سے رجوع کے قانونی راستے موجود تھے اور فوری انہدام نے ان قانونی امکانات کو عملاً محدود کردیا۔مولانا عبداللہ قاسمی نے کہا کہ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ جب اراضی کی ملکیت، مسجد کی قدامت، اس کے تاریخی وبلدیاتی ریکارڈ اور وقف کی حیثیت سے متعلق متعدد دستاویزات خود مسلم فریق کی جانب سے عدالت کے سامنے پیش کی گئی تھیں تو ان تمام پہلوؤں کا مکمل اور غیر جانب دارانہ جائزہ لیے بغیر اتنی عجلت میں انہدام کی کارروائی کیوں کی گئی؟۔انہوں نے کہا کہ مسلم فریق کا موقف ہے کہ متعلقہ اراضی کے قدیم ریونیو ریکارڈ میں واحد خان اور یعقوب خان کے نام درج ہیں، جبکہ مسجد کے وقف میں رجسٹریشن سے متعلق بھی دستاویزات پیش کی گئی ہیں۔ان دعووں اور دستاویزات کی مکمل قانونی حیثیت کا فیصلہ عدالتوں میں ہونا چاہیے، نہ کہ محض انتظامی کارروائی کے ذریعے معاملہ ختم کردیا جائے۔

مولانا عبداللہ قاسمی نے مزید کہا کہ اس کارروائی کے حوالے سے 1991 کے "Places of Worship (Special Provisions) Act" کے تحت بھی سنجیدہ قانونی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔مذکورہ قانون کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ 15 اگست 1947 کو کسی عبادت گاہ کا جو مذہبی کردار تھا، اسے برقرار رکھا جائے اور اس کے مذہبی کردار میں تبدیلی کو روکا جائے۔مسجد فریق کا واضح موقف ہے کہ مذکورہ عبادت گاہ 1947 سے قبل بھی مسجد کی حیثیت سے موجود تھی اور اس کی مذہبی حیثیت کے متعلق قدیم ریکارڈ اور شواہد موجود ہیں۔ایسی صورت میں ایک قائم شدہ مسجد کو منہدم کرنے کی کارروائی 1991 کے قانون کی روح اور اس کے تحفظاتی مقصد کے منافی نظر آتی ہے۔انتظامیہ کی جانب سے اگر یہ موقف اختیار کیا جاتا ہے کہ مذکورہ قانون اس معاملے پر لاگو نہیں ہوتا تو اس بنیادی قانونی سوال کا فیصلہ بھی اعلیٰ عدالت میں ہونا چاہیے۔جمعیۃ علماء اس پہلو کو بھی اپنی آئندہ قانونی کارروائی میں پوری قوت کے ساتھ اٹھائے گی اور عدالت سے استدعا کرے گی کہ 1991 کے قانون کے تقاضوں اور اس کے بنیادی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اس کارروائی کا ازسرِنو قانونی جائزہ لیا جائے۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ انتظامیہ کی جانب سے کارروائی کو عدالتی احکامات کی تعمیل قرار دیا جارہا ہے، لیکن یہ بھی ایک اہم قانونی سوال ہے کہ عدالت کے فیصلے میں فوری انہدام کا واضح حکم موجود تھا یا صرف بے دخلی کے سابقہ حکم کو برقرار رکھا گیا تھا۔اس پہلو کی بھی اعلیٰ عدالت میں قانونی جانچ ضروری ہے۔مولانا عبداللہ قاسمی نے کہا کہ مذہبی عبادت گاہ کا انہدام ایک نہایت حساس معاملہ ہے، جس سے لوگوں کے مذہبی جذبات اور احساسات وابستہ ہوتے ہیں۔ایسے معاملے میں جس عجلت کے ساتھ کارروائی کی گئی، اس سے عوام کے اندر شدید بے چینی پیدا ہوئی ہے اور یہ صورتِ حال مستقبل میں صوبے اور ملک کے امن وامان اور باہمی ہم آہنگی کے لیے بھی تشویش کا باعث بن سکتی ہے۔قانون نافذ کرنے والے اداروں، ضلعی انتظامیہ اور حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے حساس معاملات میں غیر معمولی احتیاط، بصیرت اور تحمل کا مظاہرہ کریں اور ملک کو کسی بھی ممکنہ بدامنی، انتشار اور کشیدگی سے محفوظ رکھیں۔جمعیۃ علماء اپنے بنیادی مقصد اور اپنی ذمہ داری کو سامنے رکھتے ہوئے اس معاملے میں پوری قوت کے ساتھ قانونی جدوجہد کرے گی۔جن ذمہ دار افراد یا اداروں کی جانب سے اگر کوئی غیر قانونی کارروائی ثابت ہوتی ہے تو ان کے خلاف بھی قانون کے مطابق مقدمہ لڑا جائے گا، اور مسجد کے قانونی وشرعی تحفظ، اس کی بحالی اور دوبارہ تعمیر کے لیے بھی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔مولانا عبداللہ قاسمی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند اس معاملے میں خاموش نہیں بیٹھے گی اور مسجد کمیٹی کو قانونی معاونت فراہم کرتے ہوئے ضرورت کے مطابق ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک معاملہ لے جایا جائے گا۔وفد میں جمعیۃ علماء مغربی اترپردیش کے صدر مولانا محمد عاقل قاسمی، صوبائی نائب صدر مفتی محمد بنیامین قاسمی، صوبائی سکریٹری قاری عبدالمعید چودھری، جمعیۃ سدبھاؤنا منچ کے صوبائی کنوینر مولانا موسیٰ قاسمی، جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے صدر مولانا محمد گلفام مظاہری، ضلعی جنرل سکریٹری مولانا سرتاج مظاہری، مولانا فرید احمد مظاہری، مولانا احسان الحق قاسمی سمیت دیگر سرکردہ علماء وذمہ داران موجود تھے۔

"روم ٹو ریڈ" مہم کے تحت گاؤں گاؤں پہنچے گی موبائل لائبریری

ڈی ایم نے ربن کاٹ کر جھنڈی دکھا کر موبائل لائبریری کا آغاز کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) بچوں میں پڑھنے کی عادت اور کتابوں میں دلچسپی کو فروغ دینے کے لیے شروع کی گئی "روم ٹو ریڈ" مہم کے تحت پیر کو ایک موبائل لائبریری کا آغاز کیا گیا۔ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجندر پنسیا نے کلکٹریٹ کے احاطے میں ربن کاٹ کر اور اسے جھنڈی دکھا کر موبائل لائبریری کا افتتاح کیا۔ڈی ایم نے کہا کہ موبائل لائبریری گاؤں سے گاؤں اور شہر سے شہر کا سفر کرے گی، بچوں اور کمیونٹی کو کتابوں سے جوڑے گی۔

اس سے بچوں میں علم، تخیل اور شخصیت کی نشوونما کو فروغ ملے گا۔موبائل لائبریری ضلع میں تین دن تک رہے گی۔ڈی ایم نے "ایک پھول، ایک کتاب" مہم کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ سالگرہ، شادیوں اور دیگر مبارک مواقع پر گلدستوں کے بجائے کتابیں تحفے میں دیں۔انہوں نے کہا کہ اس سے نہ صرف پڑھنے کے کلچر کو فروغ ملے گا بلکہ ادب کے اسکالرز کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی۔انہوں نے کہا کہ موبائل لائبریری اور "ایک پھول، ایک کتاب" جیسی کوششیں بچوں اور عام لوگوں کو کتابوں سے جوڑنے کے لیے اہم اقدامات ہیں۔انہوں نے تمام لوگوں پر زور دیا کہ وہ ان مہمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔اس موقع پر ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر ریتو تومر، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر امیت سنگھ اور دیگر متعلقہ افسران شامل رہے۔

مقبوضہ مغربی کنارہ: یہودی آبادکاروں کے جرائم میں اضافہ

فلسطینی حلقوں کی جانب سے مقابلے کے لیے مشترکہ کوششیں تیز کرنے کا مطالبہ

فلسطین کی قومی اور اسلامی قوتوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آباد کاروں کے جرائم قابض حکومت کی فراہم کردہ پشت پناہی اور اس کی فوج کی سرپرستی کے تناظر میں بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فلسطینیوں، ان کی زمینوں اور مقدس مقامات پر ہونے والی مسلسل زیادتیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تمام کوششیں مجتمع کرنے کی دعوت دی ہے۔

رام اللہ شہر میں منعقدہ ایک اجلاس کے بعد قومی اور اسلامی قوتوں نے اسلامی اور مسیحی مقدس مقامات پر قابض دشمن کے جاری حملوں کی نشاندہی کی جن میں حرم ابراہیمی میں اذان دینے پر پابندی، مسجد اقصیٰ مبارک کے تقدس پامال کرنے کے دھاوے، عبادت گاہوں اور پناہ گزین کیمپوں کو نشانہ بنانا اور مغربی کنارے میں جاری یلغار و مسماری کے آپریشنز شامل ہیں۔

نصابِ تعلیم اور سکولوں کو نشانہ بنانے کی پالیسی مسترد کی

قومی اور اسلامی قوتوں نے نصابِ تعلیم کو تبدیل کرنے کی کوششوں بالخصوص مقبوضہ بیت المقدس میں انہیں سختی سے مسترد کر دیا اور اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے امداد اور کام کرنے والے ادارے یعنی انروا کے سکولوں کو بند کرنے کی کوششیں فلسطینی عوام کے حقوق اور ان کے قومی مسلمات کو نشانہ بنانے کے تسلسل کو ظاہر کرتی ہیں۔

انہوں نے زیتون کے سیزن کی آمد کے پیش نظر یہودی آبادکاروں کے بار بار ہونے والے حملوں کے تناظر میں کوششیں تیز کرنے کی دعوت دی جن میں درختوں کو کاٹنا، فصلیں چرانا اور کسانوں کو ان کی زمینوں تک پہنچنے اور پھل توڑنے سے روکنا شامل ہے۔ انہوں نے زیتون کے سیزن کے تحفظ میں مختلف فلسطینی عوام کے افراد کی شرکت کی اہمیت پر زور دیا کیونکہ یہ ہزاروں فلسطینی کسانوں کا بنیادی روزگار کا ذریعہ ہے۔

آبادکاری کی حمایت پر تنبیہ

قومی اور اسلامی قوتوں نے یہودی بستیوں کے لیے عارضی گھر فراہم کرنے میں کسی بھی فریق کے ملوث ہونے کو مسترد کر دیا خواہ وہ تیاری، نقل و حمل یا تنصیب کے ذریعے ہو، اور اسی طرح مقبوضہ فلسطینی سرزمین پر قائم یہودی بستیوں کے اندر تعمیراتی منصوبوں اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق ٹینڈرز کے ساتھ معاملہ کرنے کے خلاف بھی خبردار کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ

ان تنبیہات میں وہ ٹھیکیدار اور آلات بھی شامل ہیں جو تعمیراتی منصوبوں بالخصوص بائی پاس سڑکوں میں استعمال ہوتے ہیں جن کا مقصد آبادکاری کو فروغ دینا، فلسطینی شہروں، دیہاتوں اور کیمپوں کا محاصرہ کرنا اور شہریوں پر مزید پابندیاں مسلط کرنا ہے۔

انتخابات اور قومی مذاکرات کو کامیاب بنانے کی دعوت

قومی اور اسلامی قوتوں نے آئندہ اٹھائیس نومبر کو طے شدہ فلسطینی انتخابات کو کامیاب بنانے کی ضرورت پر زور دیا اس کے ساتھ ساتھ فلسطینی نیشنل کونسل کے انتخابات کے لیے جاری تیاریوں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے مختلف قوتوں اور فریقوں کی شرکت کے ساتھ فلسطینی قومی مذاکرات کو کامیاب بنانے کے لیے کوششیں یکجا کرنے کی بھی دعوت دی جو قومی اتحاد کو مضبوط بنانے اور موجودہ چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں معاون ثابت ہوں۔

میدانی جارحیت کا تسلسل

اسی سیاق و سباق میں طوباس کے جنوب مشرق میں واقع علاقے الرأس الاحمر میں ایک یہودی آباد کار نے طوباس گورنری میں انسداد آبادکاری فائل کے ذمہ دار معتز بشارات کے مطابق، شہری خضر محمد بنی عودہ اور ان کی گاڑی کو اس وقت روکے رکھا جب وہ اپنے گھر واپس جا رہے تھے۔ بیت لحم گورنری میں یہودی آباد کاروں نے شہر کے مشرق میں واقع قصبے المنیا کے علاقے جبل القرن میں zaitoon کے متعدد درخت اکھاڑ دیے اور شہریوں کی ملکیت زرعی زمینوں کو ہل چلا کر خراب کر دیا۔

اسی طرح رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع قصبے المغیر کے مغرب میں واقع علاقے شعب اللوز میں یہودی آبادکاروں کی اشتعال انگیز نقل و حرکت دیکھی گئی جو کہ اس علاقے میں قائم کی گئی بستیوں کی طرف لکڑیوں کی مقدار منتقل کرنے کی صورت میں تھی جبکہ اس دوران شہریوں کی زمینوں پر نئی تنصیبات قائم کرنے اور موجودہ بستیوں کو وسعت دینے کے خدشات پائے جاتے ہیں۔

رام اللہ کے شمال مغرب میں ایک نیا خیمہ

رام اللہ کے شمال مغرب میں واقع قصبے دیر ابو مشعل میں جبل القرانع پر یہودی آبادکاروں نے پیر کے روز ایک نیا خیمہ نصب کیا جو کہ ایک بستی قائم کرنے اور قصبے کی مزید زمینوں پر قبضہ کرنے کی بار بار کی جانے والی کوششوں کا حصہ ہے۔

یہ قدم اسی علاقے میں بستی قائم کرنے کی مہینوں پرانی ایک پچھلی کوشش کے بعد اٹھایا گیا ہے جس دوران درجنوں شہری اس مقام تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور قابض اسرائیلی فوج کے ساتھ ہونے والی جھڑپ کے دوران اسے منہدم کر دیا تھا۔

مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں قابض فوج اور یہودی آباد کاروں کے مظالم کا سلسلہ جاری ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ فلسطینیوں کے عزم کو مضبوط بنانے اور آبادکاری اور جاری حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے عوامی اور قومی کوششیں تیز کرنے کے مطالبات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

ہالینڈ سے لے کر لندن تک، یورپ کے آسمان پر غزہ کے بچوں سے یکجہتی کے پتنگوں کی بہار

ایمسٹرڈم: کاغذ کے وہ جہاز جو بچوں کے دلوں میں کھیل اور خوشی کی علامت سمجھے جاتے ہیں، کئی یورپی شہروں میں محاصرہ زدہ پٹی کے معصوم بچوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کا مؤثر وسیلہ بن گئے ہیں۔ یہ سلسلہ گیارہ ہالینڈ کے شہروں میں یکجہتی تقریبات کے انعقاد کے بعد شروع ہوا، جن کے ساتھ ہی برطانوی دارالحکومت لندن میں بھی ایک ایسی ہی تقریب منعقد کی گئی۔ یہ اقدامات قابض اسرائیل کی طرف سے اس جارحانہ اقدام

کے ردعمل میں کیے گئے جس میں غزہ سے کاغذ کے جہاز اڑانے کو ایک 'سکیورٹی خطرہ' قرار دیا گیا تھا۔ ہالینڈ کے شہروں میں ہفتے کے روز منعقد ہونے والی ان تقریبات کا اہتمام 'زیتون کا پودا اگاؤ' نامی تنظیم نے کیا تھا، جس کا مقصد غزہ پر ہونے والے وحشیانہ حملوں کی طرف توجہ مبذول کرانا اور فلسطینیوں کو زبردستی بے گھر کرنے نیز حملوں کی اسرائیلی دھمکیوں کی شدید مذمت کرنا تھا۔ اس اسرائیلی اشتعال انگیزی کی آڑ غزہ کی سرحد کے قریب واقع اسرائیلی بستیوں میں کاغذ کے جہاز گرنے کو بنایا گیا تھا۔ روٹرڈیم شہر میں بچوں اور بڑوں کی بڑی تعداد 'نورڈ رائلینڈ' کے میدان میں جمع ہوئی، جہاں انہوں نے غزہ کے بچوں کے ساتھ یکجہتی کے طور پر آسمان میں کاغذ کے جہاز اڑائے۔ اس دوران ان طیاروں پر 'آزاد فلسطین' اور 'غزہ کو بچاؤ' جیسے نعرے تحریر کیے گئے تھے جبکہ ان پر فلسطینی پرچم کے نقش و نگار بھی بنائے گئے تھے، اور کچھ جہازوں کو خصوصی طور پر فلسطینی پرچم کی شکل دی گئی تھی۔ ہالینڈ میں ہونے والی ان تقریبات کے اختتام پر عوام میں معلوماتی پمفلٹ تقسیم کیے گئے تاکہ عام لوگوں میں آگاہی بیدار کی جا سکے اور قطاع غزہ کی موجودہ ابتر صورتحال سے متعلق آگاہی فراہم کی جا سکے۔ اسی روز یکجہتی کا یہ پیغام لندن تک پھیل گیا، جہاں 'ریجنٹس پارک' کے سبزہ زار میں 'فلسطین کے لیے کاغذی جہاز' کے عنوان سے ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس کا اہتمام برٹش پیلسٹین فورم نے فلسطینی اسیران کے ساتھ یکجہتی کرنے والی مہم 'سرخ فیتیں' کے تعاون سے کیا تھا۔ اس پرجوش تقریب میں بچوں، سماجی کارکنوں اور فلسطین کے منصفانہ نصب العین کے حامیوں نے بھرپور شرکت کی، جن میں وہ فلسطینی بچے بھی شامل تھے جو جنگ کے دوران زخمی ہونے کے بعد علاج کی غرض سے برطانیہ منتقل کیے گئے تھے۔ شرکاء نے اپنے ہاتھوں سے کاغذی جہاز تیار کیے، انہیں خوبصورتی سے سجایا اور ان پر یکجہتی کے ولولہ انگیز کلمات درج کیے جن میں 'آزاد فلسطین' کا نعرہ بھی شامل تھا، اور پھر انہیں پارک کے کھلے آسمان میں فضا کے حوالے کر دیا۔ تقریب کے منتظمین کا کہنا تھا کہ کاغذی جہازوں کا انتخاب اس حقیقت کے پیش نظر کیا گیا کہ یہ بچپن اور اس کے روایتی کھیلوں کی علامت ہیں، اور اس کے ذریعے غزہ کے بچوں کے جنگ سے دور کھیلنے اور پرامن زندگی گزارنے کے حق کی یاد دہانی مقصود تھی۔ معروف اداکارہ اور سماجی کارکن نکول جینس نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی اس تقریب میں شرکت کا مقصد غزہ کے بچوں کی زندگیوں پر جنگ کے تباہ کن اثرات کو اجاگر کرنا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ جنگ اور بربادی کے دلدل میں پھنسے ہوئے قطاع کے بچوں کو کھیلنے اور مسکرانے کے بنیادی حقوق سے بھی جبری محروم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ تقریب دنیا کے لیے ایک واشگاف پیغام ہے کہ بچوں کے تحفظ اور جنگی ماحول سے دور ان کی معمول کی زندگی کے حق کو ہر صورت یقینی بنایا جائے۔ یہ تمام تر سرگرمیاں ایسے وقت میں سامنے آئیں جب قابض اسرائیل کی طرف سے ان کاغذی جہازوں اور غباروں کے خلاف جارحیت میں خطرناک حد تک اضافہ کر دیا گیا ہے جن کے بارے میں اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ وہ قطاع غزہ سے چھوڑے جاتے ہیں۔ گذشتہ تیئیس اگست سنہ 2026ء کو قابض اسرائیل کے وزیراعظم بنجمن نیتن یاھو نے اپنی فوج کو یہ احکامات جاری کیے تھے کہ وہ ڈرونز کے مبینہ خطرے سے نمٹنے کے لیے 'ہر ممکنہ ضروری اقدام' کرے، جو کہ غزہ سے کاغذ کے جہاز اڑائے جانے کی اطلاعات کے بعد سامنے آیا تھا۔

لبنان میں قابض اسرائیلی جارحیت سے 4381 شہید، 12402 زخمی

لبنانی وزارت صحت نے پیر کی شام اعلان کیا کہ دو مارچ کے بعد سے لبنان پر قابض اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں چار ہزار تین اکیاسی شہری شہید اور بارہ ہزار چار سو دو دیگر زخمی ہو چکے ہیں۔

وزارت نے ایک بیان میں واضح کیا کہ آٹھ اکتوبر سنہ 2023 سے لبنان پر قابض اسرائیلی جارحیت کے مجموعی شہداء کی تعداد، اس کے اعداد و شمار کے مطابق بڑھ کر آٹھ ہزار نو چالیس شہداء اور تیس ہزار چھ سو انیس زخمیوں تک پہنچ گئی ہے۔

قابض اسرائیل کے طیاروں نے پیر کو جنوبی اور مشرقی لبنان کے مختلف علاقوں میں بمباری کی جبکہ اسی دوران ان علاقوں میں عمارتوں کو بارود سے اڑانے کے آپریشنز بھی عمل میں لائے گئے۔ یہ سب کچھ قابض اسرائیل کی طرف سے جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزیوں کے تناظر میں ہو رہا ہے جس کا اعلان امریکہ اور ایران کے درمیان دستخط شدہ مفاہمت کی یادداشت کے تحت کیا گیا تھا۔

حماس کا نکولے ملادی نوف کو جواب، خلاف ورزیوں کو روکنے اور غزہ کی تعمیر نو شروع کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جائے

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے 'امن کونسل' کے نمائندے نکولے ملادی نوف کے اس بیان کی سخت مذمت کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ غزہ ابھی تعمیر نو کے عمل کے آغاز سے بہت دور ہے۔ انہوں نے اسے کونسل میں ان کے ذمے دار کردار سے فرار کے مترادف قرار دیا۔ حازم قاسم نے ایک پریس بیان میں نکولے ملادی نوف سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا کردار ادا کریں اور قابض اسرائیلی دشمن پر دباؤ ڈالیں تاکہ اسے طے شدہ معاہدات کا پابند بنایا جا سکے اور جنگ بندی کے معاہدے کی اس کی مسلسل خلاف ورزیوں کا خاتمہ کیا جا سکے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ روڈ میپ کے نفاذ کے لیے کام کیا جائے جس پر فلسطینی دھڑوں نے جنگ کے خاتمے کے لیے ملادی نوف اور امریکی انتظامیہ کے ساتھ اتفاق کیا تھا، جماعت اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ قابض حکومت اسے لاگو کرنے سے انکار کر رہی ہے۔

غزہ میں 'امن کونسل' کے سینیئر نمائندے نکولے ملادی نوف نے ابوظبی میں تیسرے 'ہیلی' انٹرنیشنل فورم میں شرکت کے دوران کہا تھا کہ پٹی کی تعمیر نو کے مرحلے تک پہنچنا ابھی بہت دور ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ غزہ کے باسی انتہائی کٹھن انسانی حالات میں زندگی گزار رہے ہیں اور انہوں نے خبردار کیا کہ قطاع کے اندر اسرائیل کی طرف سے فوجی کارروائیوں کا جاری رہنا بڑے انسانی اثرات کا حامل ہوگا۔ انہوں نے دنیا کے کئی ممالک کی طرف سے غزہ کی تعمیر نو کے حوالے سے موجود وعدوں کا اشارہ کیا اور تعمیر نو کے عمل کے آغاز کی طرف پیش رفت کو تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ملادی نوف نے گذشتہ مئی میں 'الغد' اخبار کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو کے دوران اس بات پر زور دیا تھا کہ جنگ کے خاتمے کے لیے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے کے نفاذ پر پیش رفت کی جائے جس میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' اور فلسطینی دھڑوں کے ہتھیار ڈالنا اور ایک ایسی مدنی حکومت کی تشکیل شامل ہے جو قطاع میں روزمرہ کے امور کا انتظام سنبھالے۔ انہوں نے اس وقت واضح کیا تھا کہ غزہ میں جنگ بندی اب بھی کمزور ہے اور انہوں نے قطاع سے اسرائیلی انخلا اور تعمیر نو کے لیے ضروری تعمیراتی مواد کے داخلے کا مطالبہ کیا تھا، اور یہ واضح کیا تھا کہ اس مقصد کے لیے جمع کی گئی رقوم اب بھی ناکافی ہیں۔ انہوں نے جنگ بندی کے منصوبے کے نفاذ کی حمایت کے مقصد سے مصر، قطر، ترکیہ اور امریکہ کے ساتھ جاری تعاون کا اشارہ کیا۔ اتوار کے روز ابوظبی میں تیسرے 'ہیلی' انٹرنیشنل فورم کے کام کا آغاز ہوا جو کہ ''خلیج ایک دوراہے پر: تنازع، اثرات اور راستے کی درستگی'' کے عنوان سے دو دن تک جاری رہے گا، اور اس کا اہتمام مشترکہ طور پر امارات سینٹر فار سٹریٹیجک سٹڈیز اینڈ ریسرچ اور انور قرقاش ڈپلومیٹک اکیڈمی نے کیا ہے۔

ترک ڈرائیور کا خوبصورت عمل، ایک معمولی سفر فلسطین کے لیے محبت کے پیغام میں بدل گیا

انقرہ: ایک پرخلوص انسانی منظر میں استنبول میں ایک ترک ٹیکسی ڈرائیور نے دو فلسطینی خواتین سے ان کے سفر کا کرایہ لینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس بات پر زور دیا کہ اسے اس عمل پر آمادہ کرنے والی چیز فلسطینیوں کے ساتھ اخوت اور یکجہتی کا جذبہ ہے۔ ڈرائیور، مراد یورتسیفن نے اپنے اس عمل کو ایک وڈیو میں محفوظ کیا اور اسے سوشل میڈیا پر اپنے اکاؤنٹ پر شیئر کیا، جس کے اوپر ''فلسطین آزاد'' کا جملہ درج تھا، جبکہ دونوں خواتین اس کے اصرار پر حیرت زدہ ہو کر کرایہ چکانے کی کوشش کرتی دکھائی دیں۔ خواتین میں سے ایک نے وجہ جاننے کی کوشش کی تو ڈرائیور نے ترکیہ اور انگریزی کے امتزاج اور ترجمے کی مدد سے انہیں سمجھایا کہ ترک اور فلسطینی عوام کے درمیان رشتہ ممالک کی حدود سے ماورا ہے، وہ دونوں اس کے لیے حقیقی بہنوں کی طرح ہیں۔ ان میں سے ایک خاتون نے انگریزی میں اس سے پوچھا ''کیوں؟'' جس پر ڈرائیور نے اسے بار بار دہرایا: ''تم میری بہن ہو۔ تم میری بہن ہو''، اور کرایہ ادا کرنے کے اصرار کے باوجود اس نے رقم لینے سے پھر انکار کر دیا۔ اس وڈیو نے ترک اور فلسطینی صارفین کے درمیان وسیع پیمانے پر پذیرائی حاصل کی، جنہوں نے اس رویے اور اس کے اندر موجود یکجہتی اور محبت کے جذبات کو سراہا، جبکہ فلسطینیوں نے اس گرمجوشی پر اپنے جذبات کا اظہار کیا جو انہیں ترکی میں ملتی ہے۔ ایک فلسطینی خاتون صارف نے لکھا کہ محبت کے اس منظر نے ''میری آنکھوں میں آنسو لے آئے''، انہوں نے ترک عوام کا شکریہ ادا کیا، جبکہ ایک اور صارف نے اپنے بچوں کے ہمراہ استنبول اور بورسا کے دورے کو یاد کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی کہ انہوں نے اس سفر کے دوران صرف اس بات کا علم ہونے پر کہ وہ فلسطینی ہیں، ''گرمجوشی، محبت اور مہمان نوازی'' کے جذبات محسوس کیے۔ بعض فالوورز نے ڈرائیور کو اعزاز سے نوازنے اور اس طرح کے انسانی رویوں کی حوصلہ افزائی کرنے کا مطالبہ کیا، جبکہ ایک صارف نے اشارہ کیا کہ یہ منظر اتنا مؤثر تھا کہ اس نے اسے رونے پر مجبور کر دیا۔ ترک صحافیوں اور مصنفین نے بھی اس کلپ کو بڑے پیمانے پر شیئر کیا، جن میں ترک مصنف یوسف کابلان بھی شامل ہیں، جنہوں نے سرحدوں سے ماورا اخوت کے تناظر میں اس واقعے کا ذکر کیا، جبکہ ایک ترک فعال نے انتہائی مشکل حالات میں ڈرائیور کے اس موقف کو ''اخوت کی ایک خوبصورت مثال'' قرار دیا۔ یورتسیفن استنبول میں ٹیکسی ڈرائیور اور کونٹینٹ کریٹر کے طور پر کام کرتے ہیں، اور وہ انسٹاگرام پلیٹ فارم پر ''کاریوکی ٹیکسی استنبول'' (Karaoke Taxi Istanbul) کے نام سے اکاؤنٹ چلاتے ہیں، جس کے ذریعے وہ تفریح، کاریوکی اور انسانی اقدامات کو یکجا کرنے والے مختلف مناظر کو دستاویزی شکل دیتے ہیں۔ ڈرائیور اپنے اکاؤنٹ کے ذریعے دیگر اقدامات کو بھی اجاگر کرتے ہیں، جن میں ضرورت مند افراد کو مفت سواری فراہم کرنا، نابینا افراد کی مدد کرنا، دھوکہ دہی کا شکار ہونے والے افراد کا ساتھ دینا، اور مسافروں کی طرف سے ٹیکسی میں چھوڑی گئی اشیاء کو واپس کرنا شامل ہے۔ یورتسیفن خود کو ایک ''عام ٹیکسی ڈرائیور'' کے طور پر بیان کرتے ہیں، لیکن دو فلسطینی خواتین کے ساتھ پیش آنے والے ایک چھوٹے سے واقعے نے استنبول کی گلیوں کے ایک مختصر سفر کو ایک ایسی انسانی کہانی میں بدل دیا جس کی گونج کار اور شہر سے باہر نکل کر ہزاروں پیروکاروں تک ایک ہی پیغام کے ساتھ پہنچی: اخوت کو کسی زبان کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کسی سرحد کو مانتی ہے۔

غزہ کا ملبہ جب ملبے کی منتقلی گمشدہ افراد کے خلاف جرم اور جنگی شواہد کا صفایا بن جائے

غزہ: غزہ کی پٹی کے تباہ شدہ محلوں میں جمع ہونے والا ملبہ اب محض جنگ کا کوئی معمولی اثر یا تعمیرِ نو کی راہ میں حائل کوئی عام رکاوٹ نہیں رہا، بلکہ یہ ہزاروں خاندانوں کے لیے ان کے پیارے مفقودین تک پہنچنے والا آخری نکتۂ وصال بن چکا ہے۔ یہ خاندان اس بات پر شدید خوف میں مبتلا ہیں کہ قابض فوج کی جانب سے ملبے کو توڑنے اور اسے اس کے مقامات سے منتقل کرنے کا عمل کسی ایسے نئے المیے کی شکل اختیار نہ کر لے جس کا کوئی اختتام نہ ہو۔ بالخصوص اس وقت جب ہزاروں شہداء کے اجساد اور باقیات تباہ شدہ عمارتوں کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ اس سلسلے میں تازہ ترین انتباہ جاری کرتے ہوئے ''فلسطینی مرکز برائے لاشوں و جبری گمشدگان'' نے اتوار کے روز قابض فوج کی طرف سے غزہ پٹی کے تباہ شدہ علاقوں کے ملبے کو توڑنے اور منتقل کرنے کی 'منظم کارروائیوں' کی شدید مذمت کی ہے۔ ملبہ ہٹانے کی کارروائیاں اقدامات مفقودین کے باقیات کو نیست و نابود کرنے اور ان کے انجام کو بے نقاب کرنے والے فارنسک شواہد کو مٹانے کا سبب بن رہے ہیں۔

مرکز نے اپنے ایک بیان میں بتایا ہے کہ میدانی حقائق اور انسانی حقوق کی رپورٹوں کی رُو سے قابض فوج نے روزانہ کی بنیاد پر سیکڑوں ٹن ملبہ منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ کارروائیاں کسی بھی منظم انسانی کوشش کے تحت متاثرین کی تلاش اور ان کے انخلا کے لیے نہیں ہو رہی ہیں بلکہ بند فوجی زمروں کے اندر یکطرفہ طور پر کی جا رہی ہیں۔

مرکز کے مطابق اس عمل کی اصل خطرناکی صرف جنگ کی تباہ کردہ عمارتوں کو ہٹانا نہیں ہے، بلکہ ان مقامات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ہے جو اب بھی متاثرین کے باقیات، لاشوں، ذاتی املاک، عدالتی شواہد اور مکانی علامات کی شکل میں قیمتی ورثہ سنبھالے ہوئے ہیں، جو مستقبل میں یہ واضح کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں کہ کیا ہوا تھا اور گمشدگان کا کیا انجام ہوا۔

ملبے کے نیچے ہزاروں مفقودین

فلسطینی مرکز برائے لاشگراں و جبری گمشدگان کے تخمینے کے مطابق غزہ پٹی میں گم شدہ افراد کی تعداد تقریباً سات ہزار افراد تک پہنچتی ہے، جن میں سے چار ہزار سے پانچ ہزار کے قریب ایسے افراد ہیں جن کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے کہ وہ اب بھی ملبے تلے دبے ہوئے ہیں اور بچاؤ ٹیمیں انہیں نکالنے سے قاصر ہیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ تمام لوگ لازماً ہمیشہ کے لیے لاپتہ رہیں گے، لیکن ایسے مقامات پر ان کا مسلسل موجود رہنا جن کی باقاعدہ اور منظم انداز میں تلاش نہیں کی گئی، حقیقت تک رسائی کو اسی وقت تک موقوف رکھتا ہے جب تک وہ مقامات اس وقت تک محفوظ رہیں جب تک ماہر ٹیمیں وہاں نہ پہنچ جائیں۔

غزہ میں تلاش اور انخلا کے مشکل حالات کی وجہ سے یہ اعداد و شمار اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر جاتے ہیں، جہاں کسی بھی تباہ شدہ عمارت کو ہٹانے کے لیے بھاری مشینری، انجینئرنگ کی مہارت، ریسکیو ٹیموں اور فارنسک میڈیسن کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ کنکریٹ کے بلاکس کے ساتھ بے قاعدہ سلوک کرنے سے باقیات اپنی جگہ سے ہل سکتی ہیں یا دستاویزی شکل میں لانے سے پہلے ہی تباہ ہو سکتی ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں مرکز کا ماننا ہے کہ ملبے کی منتقلی محض مفقودین کی تلاش میں تاخیر نہیں ہے، بلکہ یہ ان کے خاندانوں کو ان کے بارے میں حتمی سچائی جاننے کے حق سے بھی محروم کر سکتی ہے۔

جب ملبہ قبرستان بن جائے

مرکز تباہ شدہ علاقوں کو محض 'تعمیراتی کچرے' کے حامل مقامات کے طور پر دیکھنے سے انکار کرتا ہے، اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ ان کے نیچے مفقودین کے اجساد دفن ہیں، اور ان میں سے کچھ مقامات اس کے بقول ''عارضی قبریں'' اور ''جرم کے ہال'' کی حیثیت رکھتے ہیں، اور یہی نکتہ مرکز کی طرف سے جاری کردہ انتباہ کی بنیاد ہے، کیونکہ خود ملبہ ہی شواہد کا امین بن چکا ہے۔ عمارت کے گرنے کی جگہ، اس کے منہدم ہونے کا طریقہ، باقیات کے ملنے کا مقام، گھر، گاڑی یا ذاتی املاک کے بچے ہوئے حصے، یہ سب کچھ متاثرین کی شناخت کرنے اور پیش آنے والے حالات کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس ملبے کو توڑنا، اسے منتقل کرنا اور دیگر مواد کے ساتھ خلط ملط کرنا شواہد کو ان کے مکانی سیاق و سباق سے الگ کر دیتا ہے اور تحقیقات اور متاثرین کی شناخت کے عمل کو انتہائی مشکل بنا دیتا ہے۔

مرکز خبردار کرتا ہے کہ باقی ماندہ اجساد کو پیس ڈالنا اور باقیات کو ملبے اور کوڑے کرکٹ میں ملا دینا مستقبل میں ڈی این اے ٹیسٹ (DNA) کے انعقاد اور متاثرین کی شناخت کو ناممکن یا انتہائی پیچیدہ بنا سکتا ہے۔

مرکز کے مطابق اصل مسئلہ ملبے کو ہٹانے کے بنیادی اصول سے نہیں ہے، کیونکہ غزہ کو آخر کار اپنے شہروں کی تعمیرِ نو، راستوں کی بحالی اور رہائش گاہوں کی تعمیر کے لیے دسیوں ملین ٹن ملبے سے نجات حاصل کرنے کی ضرورت ہے، بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ملبے کو اس کے نیچے دبی ہوئی چیزوں کی منظم تلاش کے بغیر ہٹایا جا رہا ہے۔ مرکز کا مطالبہ ہے کہ منتقلی اور صفائی کے تمام اقدامات سے پہلے تلاش، انخلا اور توثیق کا عمل مکمل کیا جائے، اور ریسکیو ٹیمیں، فارنسک کے ماہرین، عدالتی شواہد کے کارندے اور بین الاقوامی غیر جانبدار کمیٹیاں ان تمام مقامات پر پہنچیں جہاں مفقودین کی موجودگی کا شبہ ہو۔ مرکز یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ مستقبل میں ملبے کو ہٹانے کی کارروائیاں خصوصی فلسطینی اور بین الاقوامی اداروں کی نگرانی میں اور مفقودین کے خاندانوں کی شرکت کے ساتھ انجام دی جائیں، تاکہ ملبہ ہٹانے کا عمل ایسی کارروائی نہ بن جائے جس میں خاندان اپنے پیاروں کا انجام جاننے کا آخری موقع بھی کھو بیٹھیں۔

یہ مطالبہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مفقودین کا مسئلہ صرف ان لوگوں تک محدود نہیں ہے جو ملبے تلے دبے ہوئے ہیں، بلکہ گزشتہ مئی میں مرکز کی ڈائریکٹر ندی نبیل نے بتایا تھا کہ غزہ میں مفقودین کی تخمینی تعداد سات ہزار (7,000) سے آٹھ ہزار (8,000) افراد کے درمیان ہے، جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ملبے تلے ہیں اور وہ بھی جن کے بارے میں جبری گمشدگی کا شبہ ہے، جبکہ مرکز نے پانچ سو (500) سے زائد کیسز کی دستاویزات تیار کی ہیں اور مفقودین سے متعلق چار ہزار (4,000) شکایات موصول کی ہیں۔

خطرہ صرف لاشوں تک محدود نہیں

ملبے کی منتقلی کے خطرات صرف لاشوں کی شناخت کی مشکل تک محدود نہیں ہیں، بلکہ مرکز اس بات سے بھی خبردار کرتا ہے کہ علاقوں کی جغرافیا تبدیل کرنا اور ان کی توڑ پھوڑ کرنا مستقبل میں ان تمام افراد کے جبری گمشدگی کے کیسز کو ٹریک کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنے گا جو ان علاقوں میں شہری زندگی گزار رہے تھے۔ بعض صورتوں میں مفقودین کے خاندانوں کے پاس آخری معلومات کسی مخصوص مقام، گھر، گلی، چیک پوسٹ، عام عمارت یا نقل مکانی کے زون سے جڑی ہوتی ہیں، اور اگر جگہ کے آثار ہی مٹ جائیں یا اس کا ملبہ کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے تو کسی گمشدہ شخص کے راستے کا سراغ لگانا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرکز کے نزدیک ملبہ جنگ کا ایک مادی آرشیو ہے، نہ کہ کوئی ایسی شے جسے یونہی ضائع کر دیا جائے۔

صفائی کے عمل میں سول کمپنیوں کی شرکت

مرکز ملبے کو توڑنے اور منتقل کرنے کے عمل میں سول کمپنیوں کی شرکت کے خلاف بھی خبردار کرتا ہے، اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ متاثرین کے باقیات اور عدالتی شواہد کو تباہ کرنے یا چھپانے میں ان کا حصہ انہیں قانونی اور بین الاقوامی جوابدہی کے کٹہرے میں لا کھڑا کر سکتا ہے۔

یہ نکتہ اس لیے اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ ملبہ ہٹانے کا عمل، تعمیرِ نو کے مرحلے میں کتنا ہی ضروری کیوں نہ ہو، ان مقامات کی نوعیت سے الگ نہیں کیا جا سکتا جہاں کام جاری ہے۔ جو کمپنیاں ملبے سے نمٹ رہی ہیں انہیں یہ معلوم ہونا لازمی ہے کہ آیا وہ جس علاقے میں کام کر رہی ہیں وہاں مفقودین یا شواہد کے موجود ہونے کا کوئی امکان ہے یا نہیں، اور ان کے پاس کوئی ایسی واضح میکانزم ہونی چاہیے جو وہاں ملنے والی کسی بھی باقیات، اشیاء یا شواہد کا تحفظ کر سکے۔

اس کے بغیر، ایک ایسا انجینئرنگ عمل جو بظاہر تعمیرِ نو کی راہ ہموار کرنے کے لیے کیا جا رہا ہو، ناقابلِ واپسی طور پر شواہد کے اس حصے کو مٹا سکتا ہے جس کی مستقبل میں متاثرین کے خاندانوں اور عدالتی اداروں کو سخت ضرورت ہوتی ہے۔ مفقودین کے خاندانوں کے لیے لاش کا مل جانا خود مصیبت کا خاتمہ نہیں ہوتا بلکہ اس مصیبت کے ساتھ جینے کی صلاحیت کا نقطۂ آغاز بنتا ہے۔ وہ خاندان جو یہ نہیں جانتا کہ اس کا بیٹا، شوہر یا والد کہاں ہے، وہ دو امکانات کے درمیان معلق رہتا ہے: موت یا زندگی کا باقی رہنا۔ جب تک معلومات کی غیر موجودگی طویل ہوتی جاتی ہے، یہ گمشدگی مسلسل عذاب کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرکز اس بات پر زور دیتا ہے کہ ملبے کی مسلسل منتقلی خاندانوں کے نفسیاتی عذاب کو بڑھا دیتی ہے، اور انہیں اس بنیادی حق سے محروم کر دیتی ہے کہ وہ اپنے پیاروں کا انجام جان سکیں، ان کی باقیات کو واپس لے سکیں اور انہیں باعزت طریقے سے دفنا سکیں۔ مرکز اپنے اس انتباہ میں بین الاقوامی انسانی قانون کے ان اصولوں پر بھی انحصار کرتا ہے جو مردوں کی باقیات کے احترام، ان کی تلاش، ان کی شناخت اور ان کے خاندانوں تک ان کی رسائی کو آسان بنانے سے متعلق ہیں، جن میں 1949ء کے جنیوا کنونشنز اور اس کا پہلا اضافی پروٹوکول شامل ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپنے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔